تیرے شعورِ نعت میں آقاؐ کی جستجو
مقبول کیوں کہے نہ، اے قائم تجھے سلام

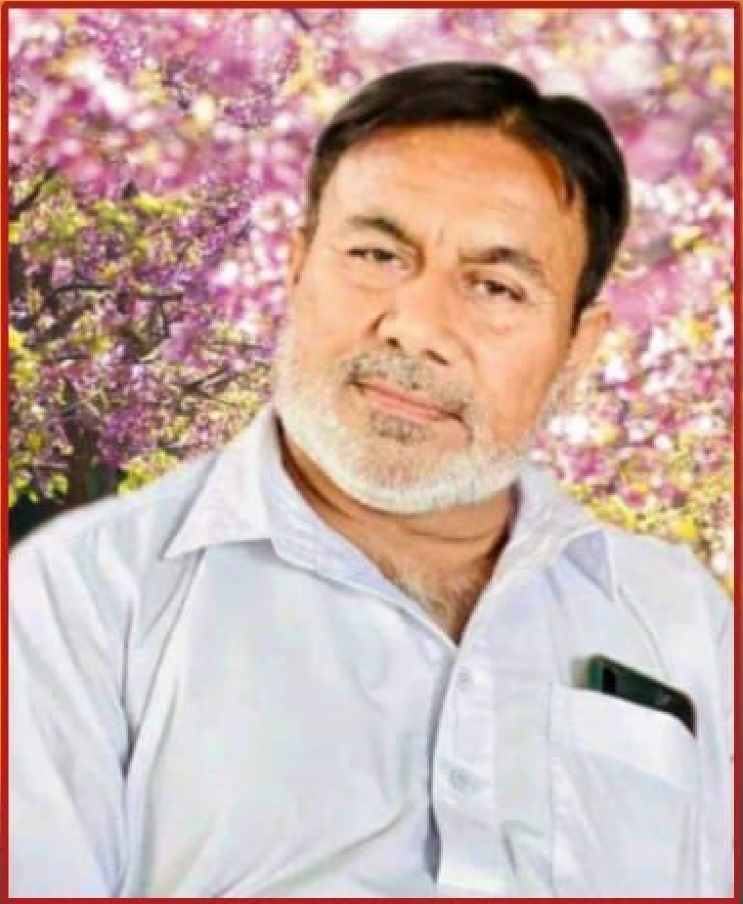

سید حب دار قائم: جگمگاتا ستارہ

(شخصیت اور فن)

مؤلف

مقبول ذکی مقبول

سید حُب دار قائم سے مقبول ذکی مقبول اور مقبول ذکی سے طارق اقبال حاوی کی بدولت شناسائی ہوئی نیک لوگ ہیں نیکی عام کرتے ہیں ۔راہ الفت میں عقیدت صبح و شام کرتے ہیں۔ادب کی دُنیا بھی ایسی ہی دُنیا ہے جہاں یہ پیغمبرانہ کام عام ہے ۔شخصیت فرد کے ذہنی، جسمانی، شخصی، برتاؤ، رویوں، اوصاف اور کردار کے مجموعہ کا نام ہے۔اسی طرح قلم ایک صاحبِ قلم کا طاقتور ہتھیار ہے،ایک لکھاری علم، تجربات،سوچ، جذبات،مشاہدات،احساسات، مہارت اور تخلیقی صلاحیت کے ذریعے اپنا پیغام قارئین تک پہنچاتا ہے۔جس طرح مصوری کو تصویری زبان کہا جاتا ہے اسی طرح تحریر کو الفاظ کی زبان کہا جاتا ہے۔شخصیت عادات و اطوار سے قلمکار قلم کی تخلیق سے اپنی چمک پھیلاتے ہیں۔سید حُب دار قائم کی سحر انگیز شاعری ونثر نے جہاں اپنا نام اپنے کام سے چمکایا ہے وہی مقبول ذکی مقبول کی عاجزی و انکساری لائق تحسین ہے۔سید حُب دار قائم متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اپنے نام کی طرح چمکتے دمکتے کلام اور نثر سے دنیائے ادب کے افق پر پوری آب و تاب سے روشن ہیں۔مقبول ذکی مقبول اس رنگ بدلتی دُنیا میں جہاں دوسرے کی کامیابی کھٹکتی ہے،بجائے بغض و عناد کی ڈگر پر چلنے کے اعتراف فن و شخصیت کو فروغ دینے میں کوشاں ہیں یہی محبتیں عظمتوں کے چراغ ہیں جن سے ادب روشن و شفاف ہے۔

عقل کی ہو اڑان جتنی بھی
فکر سے ماورا نہیں ہوتی

یہی تخلیقی وفکری لوگ ہیں جو عقل سے ماورا ہیں۔ بندی خُدا کی جانب سے مصنف" سید حُب دار قائم : جگمگاتا ستارہ" اور مؤلف مقبول ذکی مقبول کو ڈھیروں مبارکباد و دلی دُعا کرتی ہے اللہ ان چراغوں کی خیر فرمائے کبھی بنجر خیال کی بے حس ہوائیں ان چراغوں کی لو بجھا نہ سکیں یونہی اپنے حصہ کے چراغ جلاتے ہیں اور اپنے کام سے روشن رہیں آمین۔

شاعرہ وکالم نگار،ڈاکٹر زرقا نسیم غالب لاہور پاکستان

سید حُب دار قائم...جگمگاتا ستارہ

(شخصیت اور فن)

مقبول ذکی مقبول

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب : سید حُب دار قائم: جگمگاتا ستارہ
مولف : مقبول ذکی مقبول
سرورق : ممتاز غزنی
سن اشاعت : 2025
قیمت : 1200 روپے
اہتمام اشاعت : بزم اوج ادب، منکیرہ (بھکر)
1۔بانی و چیئرمین مقبول ذکی مقبول
3۔صدر عامر اقبال بھکر
2۔جنرل سیکرٹری ریحانہ بتول بھکر

رابطہ خط و کتابت

بستی شمالی وارڈ نمبر 8 محلّہ جھینہ والا نزد دربار شہزادہ علی اکبر علیہ السلام، تحصیل منکیرہ ضلع بھکر (پنجاب پاکستان)

03319231214

03474581414

03026155514

وٹس ایپ

03127631214

Email:maqboolzaki1214@gmail.com

انتساب!

استاد الشعرا سئیں امان اللہ کاظم کے نام

مقبول ذکی مقبول کی کتابیں

۞ ''سجدہ'' سرائیکی اسلامی شاعری (21 مئی 2017ء)

ناشر: اُردو سخن ڈاٹ کام پاکستان، چوک اعظم، لیّہ۔

۞ ''منہتائے فکر'' مجموعہ سلام (7 اگست 2020ء)

ناشر: اُردو سخن ڈاٹ کام پاکستان، چوک اعظم، لیّہ۔

۞ ''سُنہرے لوگ'' نام ور ادبی شخصیات کے انٹرویوز (جون 2023ء)

ناشر: القلم رائٹرز فورم پاکستان، لاہور

۞ ''روشن چہرے'' معروف ادبی شخصیات سے مصاحبے (جولائی 2023ء)

ناشر: القلم رائٹرز فورم پاکستان، لاہور

۞ ''اعترافِ فن'' عاصم بخاری تحقیق و تنقید (جنوری 2024ء)

ناشر: ایم ارسلان پبلشرز، ملتان

۞ ''شذراتِ مقبول'' مضامین و تبصرے (جنوری 2024ء)

ناشر: القلم رائٹرز فورم پاکستان، لاہور

۞ ''یہ میرا بھکر'' فردیات (فروری 2024ء)

ناشر: القلم رائٹرز فورم پاکستان، لاہور

۞ ''اندازِ بیاں دیکھ'' اُردو پنجابی اور سرائیکی شاعری (اگست 2024ء)

ناشر: القلم رائٹرز فورم پاکستان، لاہور

۞ ''عاصم بخاری: شخص اور شاعر'' کیفِ منظوم (فروری 2025ء)

ناشر: ایم۔ارسلان پبلشرز، ملتان

۞ ''حُب دار قائم: جگمگاتا ستارہ'' شخصیت اور فن (فروری 2025ء)

ناشر: ممتاز پبلی کیشنز، لاہور

کتابیں ملنے کا پتہ: بخاری بک ڈپو، کروڑ (لیّہ) 03068668516

فہرست مضامین

- مقبول ذکی مقبول ایک مولف، ایک محقق (پروفیسر ڈاکٹر گل عباس) 8
- مقبول ذکی مقبول، ایک متحرک لکھت کار (پروفیسر عمران میر) 10
- سید حب دار قائم کی نعتیہ شاعری (سید محمد اکبر بخاری) 11
- تعارف سید حب دار قائم، مقبول ذکی مقبول 12
- آسمانِ تقدیس پر جگمگاتے تارے۔اشفاق احمد غوری 18
- معاصرِ شعری اسلوب سے واقفیت۔ڈاکٹر ریاض احمد مجید 20
- سید حب دار قائم اور ''مدح شاہ زمن''۔نسیم سحر 22
- سیّد حُب دار قائم اور'' روح جمال''۔نسیم سحر 26
- مدحِ شاہِ زمن کے خالق، ڈاکٹر عبدالرشید 28
- سید حب دار قائم کی ''مدحِ شاہِ زمن''۔پروفیسر عاصم بخاری 31
- حب دار کے شعری اخلاص کی کونپل۔سید عرفی ہاشمی آسٹریلیا 34
- زمانہ بدل گیا۔ثاقب خیر آبادی کراچی 35
- نعت نگاری کا مقدس عمل۔محمد عارف قادری واہ کینٹ 36
- خدا کا ذکر روح کی غذا۔پروفیسر نعمان نذیر راولپنڈی 37
- تبصرہ کتاب۔نمازِ شب۔عابد ہاشمی آزاد کشمیر 38
- نماز شب کے اکتشافی فیوض۔ثاقب امام رضوی 41
- لہجے کی شستگی۔پروفیسر ریاض احمد شیخ 42

- سید حب دار قائم کی شاعری پر ایک نظر۔ پروفیسر ریاض احمد قادری 43
- قائم کی ''مدح شاہ زمن۔ سعادت حسن آس 50
- مدحِ شاہِ زمن از سید حب دار قائم۔ مبصر ابرار حنیف مغل 56
- دل نشین ولطیف جذبوں کی ترجمانی۔ سید اسد بخاری 60
- مدحِ شاہِ زمن پر ایک نظر۔ داؤد تابش 62
- مدحِ شاہِ زمن از سید حب دار قائم۔ ڈاکٹر سید عطاء المصطفیٰ 64
- مدحِ شاہِ زمن۔ شمائلہ منیب شمائل فیصل آباد 66
- نعتیہ مجموعہ مدحِ شاہِ زمن۔ سجاد حسین سرمد مدیر دھنک رنگ 76
- سید حب دار قائم اور روحِ جمال۔ سجاد حسین سرمد مدیر دھنک رنگ 77
- سید حب دار قائم۔ پی ٹی سی ایل آفس۔ سجاد حسین سرمد 78
- اکھیاں وچ زمانے۔ سید مبارک علی شمسی 80
- مدحِ شاہِ زمن۔ ابرار شاکر 84
- سید حب دار قائم۔ شہزاد افق 88
- تبصرہ کتب مدحِ شاہِ زمن۔ گوہر رحمان گہر مردانوی 89
- ارتسام خیال۔ گوہر رحمان گوہر مردانوی 92
- تقریظ۔ گوہر رحمان گوہر مردانوی 94
- صبح نعت کے حب دار۔ مظہر علی خان کھٹڑ 98
- میرے استاد۔ مظہر علی خان کھٹڑ 101
- سید حب دار قائم کی ادبی خدمات۔ ڈاکٹر شجاع اختر اعوان 104
- چھانگلا ولی موجِ دریا سیرت و کردار، شجاع اختر اعوان 107

- جذبات کی نزاکتوں سے مالا مال سیدحب دارقائم ۔اقبال زرقاش 110
- مدحِ شاہِ زمن اور سیدحب دارقائم ۔سیدتصور بخاری 113
- سیدحب داارقائم کی ’’مدحِ شاہِ زمن سیدتصور بخاری 116
- مدحِ شاہِ زمن ۔حسین امجد 117
- تبصرہ درکتاب ’’مدحِ شاہِ زمن ۔ساحرہ صحرا 120
- ’’مدحِ شاہِ زمن کا خالق سیدحب دارقائم ۔رائے عابدعلی 123
- سیدحُب دارقائم کی ’’مدحِ شاہِ زمن ۔صدام فدا 125
- تبصرہ کتاب مدحِ شاہِ زمن ۔ارشادڈیروی 132
- سیدحُب دارقائم اورصبحِ نعت ۔نیازخان اعوان 140
- اندھیرے سے اجالے دریافت کرنے کا سفر ۔نویدملک 142
- مجموعہءنعت ،مدحِ شاہِ زمن ،،گل احمدبخشالوی 144
- معروف شاعروادیب سیدحب دارقائم سے مصاحبہ، 146

مقبول ذکی مقبول ایک مؤلف، ایک محقق

یوں لگتا ہے کہ مقبول ذکی مقبول ادب سوچتا ہے، ادب اوڑھتا ہے، ادب پہنتا ہے ہر روز، ہر لمحہ ادب کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔ سید حُب دار قائم ایک عرصہ سے مدحِ شاہِ زمن لکھنے میں مصروف ہیں۔ اب تو اس میدان میں اپنا نام بھی بنا چکے ہیں۔ مقبول ذکی کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مختلف ناقدین سے مضامین لکھنے کی گزارش کی ملک بھر کے ناقدین سے رابطہ کیا یہ احباب بھی بہت مصروف لوگ ہوتے ہیں۔ یقیناً ذکی ان سے روز رابطہ کرتے ہوں گے بعض لوگ مصروفیت کی بنا پر فون نہیں سن سکتے۔ یقیناً ذکی کی دِل آزاری بھی ہوتی ہو گی مگر عزمِ پیہم پر کار بند ہمارے مقبول ذکی ان سے رائے لکھوانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

کتاب میں موجود مضامین کی فہرست بہت متنوع ہے۔ ان میں لطیف نکات بھی اٹھائے گئے ہیں لطافت اور ادبیت سے پُر یہ مضامین ہمیں اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں مثلاً

حُب دار کے شعری اخلاص کی کونپل۔ از سید عرفی ہاشمی آسٹریلیا

تبصرہ کتاب نمازِ شب۔ از عابد ہاشمی آزاد کشمیر

دل نشین و لطیف جذبوں کی ترجمانی۔ از سید اسد بخاری

اندھیرے سے اجالے دریافت کرنے کا سفر۔ از نوید ملک

مقبول محترم سید حُب دار قائم کا ایک بھرپور تعارف کراتے ہیں سید حُب دار قائم پنڈی گھیب کے نواحی گاؤں غریبوال میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک عرصہ تک پاک فوج میں خدمات سرانجام دینے والے محترم سید حُب دار قائم ساری عمر قلم سے بھی جڑے رہے قلم سے محبت نے انہیں حُب دار ثابت کر دیا ہے۔

ان کے کلام میں پختگی لطافت اور شعریت انہیں ایک مستند شاعر کے مقام پر متمکن کرتی ہے۔مقبول ذکی کی یہ کاوش اُردو ادب میں ایک شاندار اضافہ ہے مقبول ذکی ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔آپ نے کتاب کا انتساب جناب امان اللہ کاظم (لیّہ) کے نام کیا ہے یہ ادب سے آپ کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے ڈھیروں جیئیں پیارے۔

پروفیسر ڈاکٹر گل عباس اعوان (لیّہ)

مقبول ذکی مقبول۔ایک متحرک لکھت کار

مقبول ذکی مقبول کا نام شعر و ادب کی دُنیا میں ایک وقار اور اعتبار بھرا نام ہے۔مقبول ذکی نے مسلسل محنت، لگن اور ریاضت سے وہ مقام حاصل کیا ہے جس کی لوگ خواہش کرتے ہیں۔ فی زمانہ جس طرح لوگوں پہ زندگی کٹھن کر دی گئی ہے۔ان پہ مسلط جبر کے سائے دراز کر دیئے گئے ہیں ایسی بنجر رتوں میں حسِ جمالیات کو سنبھالنا اور جہل کی تیرگی کے مقابل چراغ بکف ہونا بذات خود ایک کارنامہ عظیم ہے۔

مقبول ذکی مقبول کے بہت سے مثالی اوصاف ہیں جن میں سب سے نمایاں مسلسل قلم کو متحرک رکھنا اور وسیبی قلم کاروں کو ادب کی مین سٹریم میں شامل کرنا ہے۔مقبول ایک مقبول و معروف شاعر ہیں۔مصاحبہ نگار ہیں، مبصر و ناقد اور مدون ہیں۔زیرِ نظر کتاب میں ان کی تدوینی صلاحیتیں قاری کے لیے توشہ خاص کی حیثیت رکھتی ہیں۔انہوں نے سید حُب دار سئیں کے فکر و فن پہ مضامین کی یکجای سے جہاں ایک ہمہ جہت تخلیق کار کو ادب کی مین سٹریم میں شامل کیا ہے وہیں اپنی ہمہ جہتی کو بھی نشابر کیا ہے۔مقبول ذکی مقبول جیسے ادبی ہیرے ہی ایوان ادب کا جھومر ہیں۔ڈھیروں دعائیں اور احترام

پروفیسر عمران میر

چیئر مین خواجہ فرید لٹریری فورم کوٹ ادو

مدیر اعلیٰ۔سہ ماہی بور۔کوٹ ادو

سید حُب دار قائم کی نعتیہ شاعری

کسی بھی عام شاعر کی نعتیہ شاعری سے بہت زیادہ عشق ومحبت واحساس وحضوری لیے ہوئے ہے ان کی نعت گوئی میں خاص کیفیات کا اظہار اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ سید حُب دار قائم ایک باسلیقہ نعت گو ہیں سید حُب دار قائم کی نعتیہ شاعری جذبات واحساسات وخیالات کی بلندی کی اس اعلیٰ سطح کو چھو رہی ہے جو محبتِ محبوب الٰہی کا تقاضہ ہے وہ کبھی مدینہ میں رہنے کے لیے التجا کرتے ہیں تو کبھی بارگاہِ محبوبِ الٰہی میں حاضری کی استدعا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کبھی اپنی پلکوں سے روضہء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجاوری کے طلب گار ہوتے ہیں۔

سید حُب دار قائم عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ میں ایسے منفرد نعت گو ہیں جو اپنی فطری سادگی ،خلوص اور بے پناہ لذتِ شوق میں ڈوب کر اپنے لیے غلامی کی سند پانے کے لیے مضطرب و بے قرار و سر بسر عجز و نیاز ہو کر ماہئی بے آب میں ڈھل جاتے ہیں۔مقبول ذکی مقبول جیسے محقق اور جوہر شناس میسر آنا شاعروں ادیبوں کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں۔ ذکی نے کمال مہارت سے قائم کی شخصیت اور نعت نگاری کا احاطہ کیا ہے۔اس مجموعے کی اشاعت پر دونوں شخصیات داد کی مستحق ہیں۔

سید محمد اکبر بخاری شجاع آباد ملتان

تعارف: سید حب دار قائم

تحریر: مقبول ذکی مقبول، بھکر پنجاب پاکستان

آپ کا اصل نام حب دار حسین شاہ ہے۔ جب کہ ادبی دنیا میں سید حب دار قائم کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نقوی سادات سے ہیں۔ آپ کا شجرہ ءِنسب 38 ویں سلسلے کے بعد ہوتا ہوا جد السادات امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السّلام سے جاملتا ہے۔ آپ کے جدِ امجد مدینہ منورہ سے سامرہ سے بخارا اور بخارا سے ہجرت کر کے ہندوستان کے علاقہ اوچ شریف تشریف لائے تھے۔ جو کہ اُس وقت ہندوستان تھا اب پاکستان ہے وہاں سے پھر ضلع اٹک کی تحصیل جنڈ موضع زیارت اور پھر پنڈی گھیب کے نواحی گاؤں غریب وال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منتقل ہو گئے۔

10 جنوری 1968ء کو آپ نے سید کرم حسین شاہ نقوی کے گھر میں آنکھ کھولی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں غریب وال سے حاصل کی اور ایف اے گورنمنٹ ڈگری کالج پنڈی گھیب سے کیا 9 ستمبر 1989ء سے آپ نے پاک فوج میں سرویئر کی حیثیت سے ملازمت اختیار کر لی۔ مختلف شہروں میں ڈیوٹی سرانجام دی جن میں اٹک، گوجرانولہ، گلگت سیاچن گلیشیئرز، منگلا، کھاریاں، مری اور لاہور شامل ہیں۔ آپ نے 26 سال سروس کی آنریری نائب صوبیدار کے عہدے سے 17 ستمبر 2016ء کو ریٹائرمنٹ لے لی۔ دوران سروس بھی ادبی دنیا سے بذریعہ کتب اور تقاریر منسلک رہے اور کئی بار بریگیڈ اور ڈویژن لیول پر پہلی پوزیشن حاصل کی 2000ء میں 10 کور میں بالترتیب بریگیڈ لیول ڈویژن لیول اور کور لیول میں پہلی پوزیشن لے کر لیفٹیننٹ جنرل صلاح الدین سے تعریفی سند بھی حاصل کی اس کے علاوہ آپ کی پیشہ ورانہ خدمات بھی قابلِ ذکر ہیں جب ہم نے آپ سے پوچھا کہ ایسا کام جس پر آپ کو فخر ہو تو

مسکرا کر بولے کہ اپنی جد چھانگلا ولی موجِ دریا حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ پر سات سال تحقیق کر کے پہلی مرتبہ کتاب مرتب کرنے پر مجھے خوشی ہوتی ہے آپ آج بھی چھانگلا ولی گوگل پر سرچ کریں تو زیادہ مواد اللہ کے کرم سے میرا ہی ملے گا سید حب دار قائم آج کل پی ٹی سی ایل ایکسچینج اٹک میں بطور سیکیورٹی سپروائزر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ بنیادی طور پر نثر نگار ہیں۔مضمون نگار، کالم نگار، تبصرہ نگار، اور کہانی نگار بھی ہیں آپ نے کہانیاں فقط بچوں کے لئے لکھیں ہیں۔ بعد میں آپ شاعری کی طرف آئے ہیں۔ شاعری بھی بہت اچھی کرتے ہیں۔آپ نے ہر اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔حمد، نعت، سلام، منقبت، نظم، غزل اور گیت لکھے ہیں۔

آپ کی تحریریں مختلف اخبارات ورسائل وجرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جو کہ ہماری نظروں سے گذرتی رہتی ہیں۔آپ کی تحریریں بہت طویل لیکن پختہ اور جاندار ہوتی ہیں۔

جن اخبارات ورسائل وجرائد میں شائع ہوتی رہی ہیں ان کے نام درجِ ذیل ہیں۔

روزنامہ، نوائے وقت،، اسلام آباد، روزنامہ اساس،، اسلام آباد، روزنامہ ڈیلی کشمیر،، مظفر آباد، آزاد کشمیر، روزنامہ سسٹم،، لاہور روزنامہ بارڈر لائن،، لاہور روزنامہ، ٹھنڈی آگ،، گجرات/ پاکستان روزنامہ تھل گزٹ،، لیہ/ پاکستان اور روزنامہ طالبِ نظر، کراچی ماہنامہ کاروانِ نعت،، لاہور سہ ماہی دھنک رنگ،، فتح جنگ۔

اگرچہ 1985ء کے بعد آپ نے لکھنے کی ابتدا ماہنامہ سلامِ عرض،، لاہور ماہنامہ جوابِ عرض،، لاہور اور ماہنامہ سچی کہانی،، سے کی تھی۔لیکن عسکری فرائض کی وجہ سے لکھنے کا سلسلہ منقطع رہا۔آپ کی تصانیف درجِ ذیل ہیں۔

پہلی کتاب ''نمازِ شب''

ناشر جدید پریس، اٹک سال اشاعت 2016ء دوسرا ایڈیشن 2024ء

دوسری کتاب ''چھانگلا ولی موجِ دریا'' (حضرت رحمت اللہ شاہ بخاری)

جمالیات پبلی کیشنز اٹک، سال اشاعت 2017ء

تیسری کتاب ''اکھیاں وچ زمانے''

ادارہ جمالیات اٹک/ پاکستان، سال اشاعت 2018ء
چوتھی کتاب ''مدحِ شاہِ زمن (ﷺ)''
نعت آشنا پبلی کیشنز گلگشت، ملتان، سال اشاعت 2022ء
پانچویں کتاب صبح نعت دوسرا نعتیہ مجموعہ 2024ء
ادب سماج انسانیت پبلکیشن راولپنڈی پاکستان
چھٹی نثر کی کتاب انتقادات وتاثرات (نعتیہ کتابوں پر تبصرے) 2024ء
ادب سماج انسانیت پبلی کیشن راولپنڈی پاکستان
ساتویں نثری کاوش ارتسام خیال (کتابوں پر تبصرے) 2024ء
انٹرنیشنل نعت مرکز پبلی کیشن لاہور
آٹھویں کتاب روحِ جمال نعتیہ مجموعہ 2025ء
ادب سماج انسانیت پبلی کیشن راولپنڈی پاکستان
ادبی رسالہ میرے لفظ کے مدیر بھی ہیں جس کا اجرا 2024ء میں ہوا

آپ کو مختلف ادبی تنظیموں کی طرف سے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا ہے۔ صرف ادبی تنظیموں نے ہی نہیں نوازا بلکہ پاکستان آرمی نے بھی تمغہ خدمت اور تعریفی سند سے نوازا ہے ادبی تنظیموں کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

ایوارڈ 2023ء منجانب تنظیم انٹرنیشنل رائٹر فورم پاکستان، اسلام آباد
اعزازی شیلڈ اور سند منجانب کارِ خیر گوجرانوالہ

گولڈ میڈل وکیل الکتاب ایوارڈ اور سند منجانب عاشق حسین ایڈووکیٹ میموریل حاصل پور، بہاولپور۔

گولڈ میڈل فضیلت جہاں ایوارڈ 2023ء اور سند منجانب ایف جے رائٹر فورم پاکستان، لاہور۔

اعزازی شیلڈ اور سند منجانب محمد یعقوب فردوسی، بھلوال
سندِ اعزاز سال 2024ء منجانب بزمِ اوجِ ادب، منکیرہ (بھکر)

شیلڈ اور سند منجانب بزمِ سر خیل ادب انٹرنیشنل، لاہور

اس کے علاوہ سنگِ میل جو عبور کیا وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین راجن پور غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان کے شعبہ اُردو کی طالبہ ماہا فاروق نے سید حب دار قائم کے نعتیہ مجموعہ مدحِ شاہِ زمن کا تجزیاتی مطالعہ سیشن 2024 برائے بی ایس اردو کامیابی سے مکمل کر لیا ہے اس مقالے کی نگران لیکچرر اُردو مس نوشابہ قنبر تھیں۔ان کی غزلوں سے چند اشعار بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

شکر ہے ڈس گیا سنگِ نشتر مجھے
رو پڑا دیکھ کر مجھے آسماں

یہ کس ادا سے بکھیری ہیں زلفیں
کہ صرصر کو تو نے صبا کر دیا ہے

جب وہ روٹی بنائے ہاتھوں سے
اس کا کنگن خمار دیتا ہے

زندگی پھول بن کے آئی تھی
خار بن کر ستا رہی ہے مجھے

تیرگی قتل کر کے آیا ہوں
روشنی! کر لے اعتبار مرا

جو فرطِ محبت سے خوں چوستی ہے
گلوں سے وہ تتلی اڑاتے نہیں ہو

اس کے رخسار کا طواف کرے
زلف کا خم بھی آج پردم ہے

وہ جس کو پتھر بھی اس نے سمجھا
وہ میں ہی رہ میں پڑا ہوا تھا

ہو نفرت محبت پہ قبضہ کی صورت
چلو کارواں روک دو تیرگی گا

گھونٹ چائے مجھے پلا دینا
پھر مرے ہونٹ ہی جلا دینا

کوئی پوچھے اگر مری الفت
اپنے گجرے اسے دکھا دینا

اب نثر کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں جو راقم الحروف (مقبول ذکی مقبول کے فن و شخصیت پر لکھا گیا ہے) فکر و نظر کے پھول الہام میں خوشبو کے جھونکے لاتے ہیں تو صوتی ترنگ رقص کرتی ہوئی کاغذ پر بکھر کر شعر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جو جمالیاتی پہلو بکھیرتی ہوئی اذہانِ سخنوراں کو ایک نادیدہ سوز و گداز بخشتی ہے اور یہ سوز و گداز ایک طاقچے میں رکھی ہوئی قندیل کی

مانند ہے جو خود تو جلتی ہے لیکن دوسروں کو روشنی دیتی ہے روشنی پانے والے خوش نصیب تیرگی سے نکل کر اجالوں کے گلستان میں پہنچ جاتے ہیں جہاں پر روز گلرنگ سویرا جلوے بکھیرتا ہے شبنم کے قطرے گلوں پر فدا جسم و جاں کر رہے ہوتے ہیں۔

مقبول ذکی مقبول کی کتاب ''منتہائے فکر'' بھی ایسا ہی ایک شبنم کا قطرہ ہے جو سخن پر اپنی جان فدا کر رہا ہے اور زندگی کی کھیتی کو ہرا کرنے والی کربلا کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ زندگی گلوبل ولیج بنی تو دوریاں نزدیکیوں میں سمٹ گئیں لوگوں کی دور دور تک رسائی ہوتی گئی ان لوگوں میں میں بھی شامل تھا۔ جسے کئی نئے دوست ملے کتابوں کا تبادلہ ہوا ایوارڈ ملے محبتیں ملیں اور کاروانِ قلم بڑھتا گیا۔ مقبول ذکی مقبول بھی مجھے فیس بُک پر ملے ان کی شخصیت میں محبت کے پہلو دیکھے تو ان سے محبت ہوگئی ان کی شاعری کے علاوہ ادب دوستی بے مثال ہے کئی ادیب دوستوں کے انٹرویوز کر کے مختلف اخبارات کی زینت بنا چکے ہیں۔ جن میں ایک میں بھی شامل ہوں۔

مقبول ذکی مقبول شاعری کے ساتھ نثر بھی اچھی لکھتے ہیں۔ ان کی خوبیوں میں سب سے بڑی خوبی عشقِ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے۔ جو ان کو سب سے ممتاز کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اجرِ رسالت بھی ہے۔ ان کی نثر ہو یا شاعری دونوں میں سلاست کا پہلو نمایاں ہے۔

مطبوعہ:

روزنامہ ،خوبرو ،، ملتان 11 دسمبر 2023ء

ہفت روزہ ،اخبارِ اکبر ،، 11 دسمبر 2023ء

روزنامہ ،سسٹم ،، لاہور 12 دسمبر 2023ء

روزنامہ ،بارڈر لائن ،، 12 دسمبر 2023ء

روزنامہ ، ڈیرہ نیوز ،، ڈیرہ اسماعیل 27 جنوری 2025ء

روزنامہ ،خُوب رُو ،، ملتان/ پاکستان 27 جنوری 2025ء

روزنامہ ،ویژن دنیا ،، فیصل آباد/ پاکستان 27 جنوری 2025ء

کتاب کا نام ،شذراتِ مقبول ،، جنوری 2024ء صفحہ نمبر 95 تا 99

آسمانِ تقدیس پر جگمگاتے تارے

تحریر: اشفاق احمد غوری

آرمی اور فنونِ لطیفہ دو مختلف چیزیں ہیں ان دونوں کے درمیان بظاہر کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ دونوں جب بھی یکجا ہوئے ہیں تو کمال کی نادرہ کاری وجود میں آئی ہے۔ روشن نگینوی، میجر ڈاکٹر محمد خان اشرف، سید ضمیر جعفری، جنرل ایوب خان، کرنل محمد خان، میجر اعظم کمال، کیپٹن نذر محمد ارشد، عبداللہ خان، سید مقبول حسین، شاکر کنڈان کے علاوہ بے شمار اہل قلم ہیں جن کا تعلق پاکستان آرمی سے ہے زیرِ نظر مجموعہ حمد و نعت و مناقب ''مدح شاہ زمن'' کے خالق سید حب دار قائم کا تعلق بھی پاکستان آرمی سے ہے۔ کہتے ہیں کہ غزل جب آبِ عقیدت و محبت سے وضو کرتی ہے تو نعت ہو جاتی ہے۔ سید حب دار قائم کی غزل بھی آبِ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باوضو ہو کر محترم ہوئی ہے اور اس کے الفاظ آسمانِ تقدس پر ستارے بن کر اہل زمین کے دلوں کو لبھا رہے ہیں جادہ ءنعت پر یہ ان کا پہلا پڑاؤ ہے۔ سید حب دار قائم کی تخلیقات تصنع اور تکلف سے پاک ہیں اس نے الفاظ کے بناوٹی اور فنکارانہ محل کھڑے کرنے کی بجائے سچے اور کھرے جذبات کی کچے لیکن پاکیزہ گھروں میں آبادکاری کی ہے اور اپنے خوبصورت اور خوب سیرت جذبوں کو صاف اور سادہ الفاظ کا پیراہن دے کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے۔ سادگی اور حسن کی مجلس ملاحظہ فرمائیں:۔

ارم کے در کی سجاوٹ ہوا ہے آپ کا نام
اسی لیے تو جہاں سے جدا ہے آپ کا نام

فنا نہیں ہے قسم سے خدا کے بعد جسے
شفا ہے اور ضیائے بقا ہے آپ کا نام

اللہ تعالیٰ سید حب دار قائم کی ''مدح شاہ زمن'' کو دونوں جہان میں مقبول فرمائے۔

آمین

حوالہ: مدح شاہ زمن صفحہ نمبر 15

معاصرِ شعری اسلوب سے واقفیت

تحریر: ڈاکٹر ریاض مجید

حفیظ تائب مرحوم نے آج سے قریباً نصف صدی پہلے اس دور کو بہارِ نعت سے تعبیر کیا تھا اور حافظ لدھیانوی نے اسے نعت کا زمانہ کہا تھا گزشتہ کچھ دہائیوں میں نعتِ رسول مقبولؐ کی صنف نے واقع اتنی ترقی کی ہے کہ گزشتہ کئی صدیوں میں نہیں ہوئی مقدار اور معیار پر اعتبار سے ہماری علمی و ادبی دنیا کا وہ ثروت مند دور رہا ہے جس میں صنفِ نعت نے کئی تشکیلی مراحل عبور کیے تخلیقی تنقیدی اور تحقیقی مختلف اعتبارات سے نعتیہ رسائل و جرائد سے تحقیقی و تنقیدی مقالات و کتب کی اشاعت تک اس صنفِ ادب پر گراں قدر کام ہوا۔

''نعت آشنا'' کے فورم سے جہاں اور کئی جہتوں سے نعت پر کام ہوا وہاں جدید اسالیب نعت کے حامل کئی نعتیہ مجموعے بھی شائع ہوئے۔ ''مدح شاہ زمن'' اس سلسلے کی تازہ کڑی ہے جس کے مصنف سید حب دار قائم ہیں ان کی نعت نگاری کی اساس اسی جذبہ مزریت پر قائم ہے جوامتِ مسلمہ بالعموم اور نعت نگاری بالخصوص حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے رکھتے ہیں یہ بنیاد جتنی مستحکم ہوگی نعت نگار کی تخلیقات میں جذبہ و تاثیر کے عناصر بڑھیں گے حب دار کی نعت میں نعت کے جو مضامین و موضوعات موجود ہیں ان کی تخلیقی پس منظر میں ان کا جذبہء محبتِ رسولؐ جھلکتا ہے انہوں نے اس صنف کو سرسری انداز میں نہیں برتا ان کی نعت ان کی ہمہ وقتی واردات کا حصہ محسوس ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ، اسوہ حسنہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسماء مبارکہ اور شہرِ طیبہ کے تلازمات و تناسبات سے انہوں نے بیسیوں مضامین کشید کیے ان کی

مہارتِ فن ان کے اسلوب میں ظاہر ہوتی ہے۔ان کی نعت میں واضح طور پر نعت کے مرکزی موضوعات مستعمل رہے ہیں جو فارسی اور اردو نعت میں کئی صدیوں سے برتے جارہے ہیں نعت نگاری کی اصل کامیابی اس کے طرز اظہار اور اسلوب میں ہے۔اس کے اندر حیثیت اور یگانگت موجود ہے نئی نسل میں اس کی مطالعاتی گنجائش موجود ہے اس کا لب ولہجہ موثر ہے حب دار کی لفظیات آج کے نعتیہ منظرنامے کی لفظیات ہیں اس کی بحور، اوزان واصوات کی خوش آہنگی، تشبیہات ہو استعارات کا انتظام آج کے نعتیہ اسلوبیاتی نظام سے ہم آہنگ ہیں یہی وہ فنی محاسن ہیں جو معاصرِ نعت گویان کی ضروریات ہیں آج کا نعت گزار جتنا آج کے نعتیہ اسلوب سے ہم آہنگ ہوگا اتنا ہی کامیاب نعت نگار ہوگا۔مقامِ مسرت واطمینان ہے کہ حب دار کا طرزِ اظہار موثر نعت کے شعری اسلوب سے واقف ہے ''مدح شاہ زمن'' اس اعتبار سے خوش آئند ہے مجھے امید ہے یہ نعتیہ مجموعہ ''نعت آشنا'' کی روایتی خوبصورتی کے ساتھ اشاعت پذیر ہوگا تو ہمارا موثر نعتیہ منظرنامہ اور دل کش اور روشن ہوگا اللہ تعالیٰ سید حب دار کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور وہ اردو نعت اور بہت سے نعتیہ مجموعے عطا فرمائے۔آمین

حوالہ: مدح شاہ زمن صفحہ نمبر 13۔1

سید حب دار قائم اور ’’مدح شاہ زمن‘‘

تحریر: نسیم سحر

ماشاءاللہ پاکستان کے طول وعرض میں تقدیسی شاعری کا سلسلہ جاری وساری ہے اور یہ لامنتہٰی سلسلہ واشگاف انداز میں گواہی دے رہا ہے کہ تشکیلِ پاکستان کے وقت جو نعرہ ’’پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ‘‘ لگا تھا وہ اس پاک سرزمین پر اللہ اور اس کے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکرِ مسلسل اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے مقصد سے تھا ویسے تو ارضِ وطن کے ہر قصبے، گاؤں، ضلع، شہر، خطے اور صوبے میں نعت کہی جارہی ہے مگر چند شہروں کو اس لحاظ سے تخصیص حاصل ہے جن میں شہرِ نعت فیصل آباد کے علاوہ ملتان اسلام آباد راولپنڈی جیسے بڑے شہر شامل ہیں ہی لیکن ضلع اٹک بھی اس لحاظ سے اپنی واضح پہچان رکھتا ہے شاکر القادری ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد اعجاز حسین صاحب جیسے نعت گوشعرا کے نام تو اس نسبت سے فوراً ذہن میں آجاتے ہیں مگر حال ہی میں اٹک کے ایک نعتیہ مشاعرے میں پہلی بار سید حب دار قائم کا نعتیہ کلام سننے کا موقع ملا تو خوشی ہوئی کہ اس نسبتاً نوجوان نعت گوشاعر میں اس تقدیسی میدان میں آگے جانے کے کافی امکانات دکھائی دے رہے ہیں ویسے تو جب ناظمِ مشاعرہ نے ان کا نام پکارا تو ان کا کلام سننے سے پہلے ہی ان کے نام سے ان کی حبِ رسول کا اندازہ ہورہا تھا اس سرسری ملاقات کے چند دن بعد انھوں نے اپنا نعتیہ کلام کا خوبصورت مجموعہ ’’مدح شاہ زمن‘‘ ارسال کیا تو اس کا مطالعہ کرنے کے بعد ان سے میری پہلی ملاقات کی جزوی کشش نے پھیل کر مجھے مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے لیا کہ ان کے عام مجموعی نعت گوئی کے اندر بھی ایک انفرادا اور ایک الگ انداز دکھائی دیتا ہے اس نعتیہ مجموعے میں دو حمدیں اسّی

نعتیں پانچ مناقب چار سلام اور ایک منظوم حضرت رحمت اللہ شاہ بخاری رحمت اللہ علیہ کی شان میں شامل ہیں ان کی نعت گوئی کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ بہت سلیس اور غیر گنجلک انداز میں نہایت ہی روانی کے ساتھ نعتیں کہتے ہیں اور قاری یا سامع پر ان کے تقدیسی کلام کا ابلاغ فورا ہو جاتا اور اس پر ایک سرشاری کی کیفیات طاری کر دیتا ہے جب میں نے اس سلاست اور روانی کے وصف کا تجزیہ کیا تو محسوس ہوا کہ انہوں نے اساتذہ کرام کے تقدیسی کلام کا گہرا مطالعہ کیا ہوا ہے اور یہ راز پا لیا ہے کہ مشکل پسندی اختیار کر کے شاعر کسی اور کا نہیں اپنا ہی نقصان کرتا ہے کہ اس کا دائرہ ءابلاغ محدود ہو جاتا ہے سید حب دارقائم کو اس مطالعے سے یہ استفادہ بھی ہوا کہ انہوں نے اپنی سخنوری کے وصف کے تحت اساتذہ کرام کے ساتھ ساتھ عہدِ حاضر کے نعت گو شعرا کی زمینوں میں بھی طرحی نعتیں کہیں کتاب کی اتنی نعتوں میں سے دو چار یا پانچ دس نہیں پوری 22 نعتیں طرحی ہیں جو ان کی شعری ریاضت کی مظہر ہیں عموماً کوئی شعر جب کسی کی زمین میں طرحی نعت یا غزل کہتا ہے تو وہ اس شاعر کے موضوعات اور لفظیات کے دائرے کا اسیر ہو جاتا ہے مگر حب دارقائم نے صرف طرحی زمین متعلقہ شاعر کی لے کر اس میں اپنی ہی تخلیقی ہنر کاری سے منفرد گل بوٹے اگائے ہیں یوں اندازہ ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ان کا اولین نعتیہ مجموعہ ہے مگر ان کی شعری ریاضت کافی عرصے سے جاری تھی انہوں نے مرزا غالب مصطفیٰ خان شیفتہ اور مخدوم محی الدین جیسے اساتذہ کرام کی زمینوں میں بھی نعتیں کہی ہیں یہاں ان کی چار ایسی طرحی نعتوں کا ایک ایک شعر ان کا انفرادی اسلوب دکھانے کے لیے پیش کیا جارہا ہے

ان کی سیرت پہ جو عمل نہ ہوا
زندگی میری کارگر نہ ہوئی

(غالب کی زمین)

کس طرح سامنا ان سے کر پائے گی
آنکھ آنسو بہاتی رہی رات بھر

(مخدوم محی الدین کی زمین)

سدرا سے آگے جاتے ہیں نعلینِ مصطفیٰ ؐ
جبریل کو جہاں کی نہ قائم خبر ملے

(مصطفیٰ خان شیفتہ کی زمین)

ان کی کچھ نعتیں اس اہتمام کے ساتھ کہی گئی ہیں کہ ہر شعر کا پہلا مصرع درود سے اور دوسرا سلام سے آغاز ہوتا ہے ایسی نعتوں کو درودی نعتوں کا عنوان دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

درود پڑھ کے مصطفیٰ ؐ سے ہر گھڑی کلام کر
سلام کے جواب کی صدائیں مصطفیٰ سے سن
درود انؐ کے مدینہ پر فلک کا ہر مکیں بھیجے
سلام انؐ کے مدینہ پر مکان و لامکاں بولے

ان کی کچھ نعتیں غزلِ مسلسل کی طرح نعتِ مسلسل کے ذیل میں آتی ہیں جس میں انہوں نے نظمیہ انداز میں مسلسل ایک ہی موضوع کو عمدگی سے برتا ہے ان کی تقدیسی شاعری کا ایک اور اہم پہلو ذاتی اور سماجی و معاشرتی زندگی کے تناظر میں ضلع اٹک کی نعتیہ فضا کا بالعموم اور عید میلاد النبی کا بالخصوص ذکر ہے۔

جو نقش پاک کی تصویروں سے پرچم بھی منقش ہوں
اٹک بھر میں لگا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں
سبیلیں بھی لگا دینا نیازیں بانٹتے رہنا
یہ بچوں کو سکھا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

اس عمدہ تقدیسی کتاب کا دیباچہ اس عہد کے اہم ترین محقق نقاد اور نعت گو شاعر ڈاکٹر ریاض مجید نے لکھا ہے جس کا عنوان ہی سید حب دار قائم کا تعارف ''معاصرِ شعری اسلوب سے واقفیت'' کے الفاظ میں بخوبی کرادیتا ہے اس دیباچے کا ایک اہم اقتباس ملاحظہ ہو۔

''آپ کی سیرت طیبہ اسوہ حسنہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسماء مبارکہ اور شہر طیبہ

کے تلازمات و متناسبات سے انہوں نے بیسیوں مضامین کشید کیے حب دار کی لفظیات آج کے نعتیہ منظر نامے کی لفظیات ہیں اس کی بحور، اوزان و اصوات کی خوش آہنگی، تشبیہات و استعارات کا انتظام آج کے نعتیہ اسلوبیاتی نظام سے ہم آہنگ ہیں یہی وہ فنی محاسن ہیں جو موثر نعت گویان کی ضروریات ہیں آج کا نعت گزار جتنا آج کے نعتیہ اسلوب سے ہم آہنگ ہوگا اتنا ہی کامیاب نعت نگار ہوگا''

کتاب کے ناشر اور باکمال و منفرد انداز کے نعت گو شاعر اشفاق احمد غوری کے مختصر دیباچے کا یہ جملہ حب دار قائم کے لیے کسی تحسینی تمغے سے کم نہیں۔

''سید حب دار قائم کی غزل بھی آبِ حبِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے باوضو ہو کر محترم ہوئی ہے اس کے الفاظ آسمانِ تقدس پر ستارے بن کر اہل زمین کے دلوں کو لبھا رہے ہیں''

ان دونوں باکمال ہستیوں کے بعد راقم السطور اپنے اظہاریے میں بھلا اور کیا کہے؟ چنانچہ اس اظہاریے کا اختتام سید حب دار قائم کے اس شعر پر کرتا ہوں۔

جب ارادہ ہو غزل کا تو رقم ہو مدحت
ایسا دلدار کی مدحت کا ہنر مانگتے ہیں

حوالہ: روزنامہ پاکستان 4 اپریل 2024 ادبی صفحہ پر شائع ہو۔

سیّد حُبدار قائم اور ''روح جمال''

تحریر: نسیمِ سحؔر

اٹک کے زرخیز خطے سے تعلق رکھنے والے معروف شاعر سیّد حُبدار قائم کا نعتیہ مجموعہ ''مدحِ شاہِ زمن'' اور پھر نثری کتاب ''نمازِ شب'' کا مطالعہ کرنے کے بعد ان سے میری محبّت ،عقیدت و احترام کا درجہ اختیار کر گئی ہے کہ نظم و نثر میں وہ ایک انفراد کے حامل ہیں اور آلِ رسولؐ سے عشق ان کی رگ رگ میں جاگزیں ہے، وہ سیرت و کردار کی نسبت سے بھی ایمان کی روشنی سے منوّر دکھائی دیتے ہیں اسی لیے ان کی نظم و نثر میں کشش بھی ہے اور تاثیر بھی۔ان کی تقدیسی تحریریں ان کے گہرے مطالعے کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔ان کا ذخیرہ الفاظ اور قرینہ استعمال قابلِ رشک ہے اور ان کی وسعتِ مطالعہ پر بھی دلالت کرتا ہے۔

ان کی عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہونے والی کتاب ''روحِ جمال'' بھی ان کی مسلسل تخلیقی زرخیزی کا ایک اور ارتقائی مرحلہ آشکار کر رہی ہے۔یہ کتاب پڑھ کر اس کے عنوان ''روحِ جمال'' کی معنویت قاری پر ابلاغ کے تمام دروازے کھول دیتی ہے۔اور ''روحِ جمال'' کے سرشار کر دینے والے تقدیسی کلام میں سیّد حُبدار قائم کے والہانہ جمالیاتی اظہار نے رنگ و نُور کی کئی کہکشائیں جگمگا دی ہیں۔

سیّد حُبدار قائم نے اپنے تقدیسی کلام میں معجزاتِ رسول ﷺ اور مستند تاریخی و اسلامی واقعات کو بھی شعری اسلوب میں اور بامعنی تلازموں، تشبیہات و استعارات سے مزیّن کر کے بڑی عمدگی سے برتا ہے۔صحابہ کرام اور ان کے عشقِ رسولؐ کا ذکرِ مبارک اور رسالت مآبؐ کی تعلیمات کے حوالے سے ان کا کردار بھی اُن کے تقدیسی کلام کا حصہ ہے۔اور ان کی تقدیسی

شاعری کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ وہ خود بھی اہلِ سادات سے نسبت رکھنے کے ناطے آلِ رسول ﷺ اور اہل اطہارِ بیت کا ذکر، اور کربلا کے حوالے دے کر اپنا اور ہمارا ایمان تازہ رکھتے ہیں۔ اُن کی کتاب میں شامل اس ایک شعر سے ہی سیّد حُبدار قائم کی توفیقاتِ نعت اور قرینہ نعت گوئی کی بلند تر پروازِ خیال کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:

کچھ اور سوچتی ہی نہیں نعت کے سِوا
ہیں آپؐ کی غلام یہ سوچوں کی تِتلیاں

۞۞۞

مدح شاہ زمن کے خالق، عاشق رسول ﷺ کا نذرانہ عقیدت، سید حب دار قائم کی حب داریاں

تحریر: ڈاکٹر عبدالرشید آزاد

زندگی کی بھرپور بہاریں یعنی جوانی کا دور عملی جدوجہد کی سعی وطن عزیز کی خدمت میں گذار دینے والوں میں سید حب دار قائم کا نام بھی آتا ہے یوں تو پاکستانی فوج میں ہمارے شعراء وادباء کی شرکت اور جذبہ خدمت وطن ہمیشہ مثالی رہا ہے اور ہمارے سینکڑوں لکھاری فوج سے وابستگی کو بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں اور ایسے لکھاریوں میں ہر صنف ادب سے منسلک لوگ شامل رہے ہیں۔

سید حب دار قائم میرے فیس بک کے دوست ہیں اور بڑے اچھے دوستوں میں شمار ہوتے ہیں ہماری آج تک ملاقات نہیں ہوئی لیکن میں ان کی صلاحیتوں کا معترف ہوں کہ ملک کے چاروں صوبوں میں ان کا کلام شائع ہوتا ہے اور راقم کو ان کا انٹرویو کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے اور ان کا یہ انٹرویو بلوچستان کے روزنامہ حرب بقا کوئٹہ، ماہنامہ جہاں نما کوئٹہ میں بھی شائع ہوا اور ان کا کلام کئی دیگر رسائل کی زینت بنتا رہتا ہے۔ان کا نعتیہ کلام (مدح شاہ زمن) جو 2022ء میں نعت آشنا پبلیکیشنز ملتان نے شائع کیا تھا وہ راقم کو انھوں نے بطور تحفہ ارسال فرمایا یہ سید حب دار قائم کی حب داریاں ہیں جو انھوں نے اپنے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت کے لئے کی ہیں۔

اس میں ملک کے دو بہترین شعرا کرام ڈاکٹر ریاض مجید اور اشفاق احمد غوری کے گراں

قدر خیالات بھی شامل ہیں اور شاہ صاحب قبلہ حب دار قائم کی (حرف تشکر) بھی۔ کتاب کی ابتداء دو حمدیہ کلاموں سے کی گئی ہے اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے نوے (90) نعتیں اور ایک سے بڑھ کر ایک میں سرکار مدینہ سے محبت کے لئے ہیرے جیسے لفظوں کے چناؤ میرے رب نے اپنے محبوب کے لئے اس کے عاشق سے کروایا ہے۔ شاہ صاحب کی محبت ہے کہ آپ کے جد امجد کے لئے دل کی اک اک دھڑکن کے ساتھ جان کا ردھم بندھا ہے اور اس کا اظہار یوں دل سے نکلتا ہے کہ:

فنا نہیں ہے قسم سے خدا کے بعد جسے
شفا ہے اور ضیائے بقا ہے آپ کا نام
کیا ہے جب سے تصور میں روبرو خضریٰ
تو تن بدن کو ضیا دے گیا ہے آپ کا نام

وہ اٹک میں بیٹھ کر عشقِ رسول ﷺ کا جام پیتے ہیں اور صدا اٹھتی ہے دل سے

لگا رہی ہے صدا یوں صبا مدینے میں
مرے حضور ہیں جلوہ نما مدینے میں
پرندہ بن کے تصور میں پر لگا کے اڑا
وہاں پہ خضرٰی کو چوما، اڑا مدینے میں

آپ خود رقم طراز ہیں کہ میں بہت اطمینان کے ساتھ درِ رسول ﷺ پر دستک دیتا رہا اور نگاہیں جھکا کر کھڑا رہا اور مجھے درِ اقدس سے صوتی ترنگ خیرات میں ملتی۔

راضی مدحت سے کرنے دو رب کو
مصطفٰی کے خدا سے مطلب ہے
دوسروں پر قلم نہیں لکھتا
ہم کو اُن کی ثنا سے مطلب ہے

ان کا یقین اتنا کامل ہے کہ ان کا قلم لکھتا ہے

نظر کو جس طرف لوگو اٹھاؤ گے محبت سے
محمد ﷺ ہی محمد ﷺ ہیں یہ کہتے عارفاں دیکھے

اللہ جل شانہ ھوا پنے محبوب کی توصیف بھی انہی کو بیان کرنے کی سعادت نصیب فرماتا ہے جواخلاص سے اس رستے کے متلاشی ہوتے ہیں اور پھر شاہ صاحب تو اک اک دھڑکن کے ساتھ جب آقا کو یاد کریں گے تو ان کا قلم بھی پکار اٹھے گا کہ:

سلامِ دل نظر اپنی جھکا کر بھیجتا ہوں تو
مدینہ روبرو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے
خیالوں میں نہ بسنے دیں اگر دنیا کی رونق کو
نبی کی جستجو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

سید حب دار قائم ہر وقت مستی کے جام منہ سے لگائے نظریں جھکائے دل میں آقا کی محبت کے چراغ جلائے اور لرزتے ہاتھوں کو حوصلہ دِیئے کانپتے قلم کو اس کی حرمت کی قسم دے کر کہتے ہیں مجھ سے میرے جذبوں کی عکاسی نہیں ہوتی تجھے قسم تیرے بنانے والے کی قسم تو میرے ہاتھوں کی لاج رکھ لے میری ندامت کو دیکھ اور تجھے تیرے خالق کی قسم اسی کے حکم سے رواں ہو جا جس نے تجھے میرے ہاتھوں کی گرفت میں دیا ہے تو پھر تخلیق کے سوتے پھوٹتے ہیں اور سننے والوں پر سماں بندھ جاتا ہے۔

دل دھڑکنے لگا نعت ہونے لگی
مجھ پر ان کی نظر مدھ بھری ہو گئی
قائمِ بے نوا، بے نوا ہے کہاں
جب زباں سے بیاں ذاکری ہو گئی

اللہ پاک ان کے قلم کو رواں رکھے اور ہمیں ان کی نعتیں پڑھنے کو ملتی رہیں اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے۔

سیدحب دارقائم کی ''مدحِ شاہِ زمن''

تحریر:پروفیسرعاصم بخاری (میانوالی)

شاہ جی اسم بامسمٰی سادات کی جملہ صفات سے متصف سید بھی ہیں۔حب دار بھی ہیں، وفادار بھی ہیں اوراس پہ مستزاد کہ اس پہ قائم بھی ہیں۔شاہ صاحب نے افواج پاکستان میں طویل عرصہ خدمات سرانجام دی ہیں۔مصروف اور بھرپور سماجی معاشرتی کے ساتھ ساتھ ادبی زندگی بسر کرر ہے ہیں۔ان کی قلمکاری کا اصل میدان وہی ہے جو کہ سادات کا ہونا چاہیے یعنی شاعری میں حمد ونعت اورسلام منقبت ان کا مرغوب میدان ہے۔

حب دار قائم صاحب ایک دین دار اور مذہبی ماحول کے پروردہ ہیں ان کی شخصیت ان کے فنِ شاعری میں جھلکتی ہے۔جو پیار خلوص ان کی شخصیت میں ہے وہی ہمیں ان کی شاعری (حمد،نعت ومنقبت) کے حرف حرف میں ملتا ہے۔اپنے نعتیہ مجموعہ ''مدحِ شاہِ زمن'' میں عشق رسول سے سرشار نظر آتے ہیں۔عقیدت ومودت کا اظہار کچھ اس پیرائے میں کرتے ہیں۔اشعار دیکھیں:

جب قلم کو میں اٹھاتا ہوں برائے مدحت
لفظ الہام کے دیوان میں آ جاتے ہیں

بلائے گا بھلا کیسے کوئی محبوب کو اپنے
خدا نے آسماں پر جس طرح ان ﷺ کو بلایا ہے

ہوائیں رقص کرتی تھیں فضائیں جھوم جاتی تھیں
وہ جب گھر سے نکلتے تھے مرے سرکارﷺ، یا اللہ

مقامِ مصطفٰیﷺ سمجھے کوئی فہمِ بشر کیونکر
کہ جب نعلین کے زیرِ نگیں سب آسماں دیکھے

خوش رنگ جو بلبل بھی چہکتے ہیں گلوں پر
ان سب کے چہکنے کی ادا میرے نبیﷺ سے

کہیں قُدرت کی خوشبو سے کہیں اُن کے پسینے سے
سُخن جب مُشکبو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

کرن کرن جو چاندنی سے پُھوٹتا ہے فضل بھی
وہ بحر و بر میں جا کے بے خطر کہے علی علی

علی تحریرِ نوری ہے علی مذکورِ مولا ہے
علی نازِ ولایت ہے علی دستورِ مولا ہے

شاہ صاحب ہمہ جہت قلم کار ہیں نعت کے ساتھ ساتھ نثر بھی لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں۔ زود گو ہیں بسیار نویس ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ معیار پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرتے۔ شعری ریاضت ان کے ہاں بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ ہر خیال بہت ہی بہتر پیرائے میں پیش

کرتے جو کہ "از دل خیز د بر دل ریز د" کا مصداق ہوتا ہے۔نثر کے تین عدد مجموعے ان کے منظر عام پر آ چکے ہیں۔شاہ صاحب زندگی کی نصف صدی بِتا چکے ہیں۔ان کی فکر اور فنی شعور اپنی پختگی کے مقام پر ہے۔عروضی حوالے سے شاہ صاحب بڑے اعتماد کے ساتھ نظم و غزل صرف کہہ ہی نہیں رہے بلکہ ملکی اور بین الاقوامی سطح سے اس کی پذیرائی اور داد بھی پا رہے ہیں۔ موقر رسائل و جرائد میں تسلسل سے چھپ رہے ہیں۔

جان داری کا یہ عالم کہ آئے روز ملک میں منعقد ہونے والی ادبی تقریبات میں بھر پور شرکت کرر ہے ہیں۔انہیں ملک کے نمائندہ شہروں سے ادبی اعزازات، ایوارڈز شیلڈز اور سرٹیفیکٹس سے نوازکر ان کے فن مقام اور مرتبے کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔گذشتہ دنوں انٹرنیشنل ادبی تنظیم کارِ خیر گوجرانوالہ کی طرف سیکل پاکستان مقابلہ ءکتب میں ان کی کتاب مدح شاہ زمن (نعتیہ) پر گولڈ میڈل اور کیش پرائز سے نوازا گیا۔جو کہ بہت بڑا اعزاز ہے۔حب دار صاحب کی کتاب وقلم سے حب داری اور وفا داری تا دمِ آخر جاری و ساری اور قائم ہے۔دعا ہے سلامت رہیں اور یوں ہی بھر پور انداز میں لکھتے رہیں۔

حب دار کے شعری اخلاص کی کونپل

تحریر: سید عرفی ہاشمی آسٹریلیا

سخت موسموں میں زمین کے سنگلاخ سینے سے نمودار ہونے والی کونپل ایک طرف انسان کے چہرے کو اللہ کی سمت موڑ دیتی ہے تو دوسری طرف اللہ کے حکم سے عدم سے وجودِ حیات کی طرف ہجرت کر کے اللہ کی قدرت وحکمت کی نقیب بن جاتی ہے۔

حب دار کی نعتیہ شاعری اسی کونپل کی طرح ہے شعروں کی سلاست اور لہجے کا اخلاص اللہ کی جانب توجہ مبذول ہو جانے کا سبب بنتا ہے دوسری جانب سرکار اور ان کے اہلِ بیت سے مودت ان کی شاعری کو اللہ کی قدرت وحکمت کا آئینہ بنا دیتی ہے۔

حب دار جس اخلاص سے نعت کہتے ہیں وہی اخلاص نہ ہونے سے ہونے تک کی آوارگی نقل مکانی کو ہجرت کی طرف عبادت کبریٰ میں تبدیل کرتا ہے میری دعا ہے کہ ماحول کی سختی اور نفس کی سنگلاخ زمین سے حب دار کی نعتیہ شاعری کی کونپل دنیا میں عبادت اور آخرت میں شفاعتِ سرکار کے سرسبز وشاداب شجر کی صورت نمودار ہو اور ان کے لیے محشر کی دھوپ میں سائبان کا کام دے۔

حوالہ: مدحِ شاہ زمن کا فلیپ

زمانہ بدل گیا

تحریر: ثاقب خیر آبادی غفرلہ کراچی پاکستان

زمانہ بدل گیا دوریاں قربتوں میں ڈھل گئیں گلوبل ویلیج میں سوشل میڈیا راہ ورسم وروابط کا ذریعہ بن گیاَ فیس بک کا عظیم الشان گروپ ''نعت آشنا'' ایک محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پروانوں کو یکجا کرنے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر چکا۔ انھی میں ایک بہترین خدمت ''پرکھ'' جیسا شاندار ہفتہ وار پروگرام بھی تھا جس کے ذریعہ محترم حب دار قائم صاحب سے تعارف ہواَ۔ سید حب دار قائم کا کلام حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی سے مملو ہے اور حب رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے موضوع پر مقالہ نہیں کتاب بھی لکھی جا سکتی ہے لیکن یہاں گنجائش محض فلیپ کی ہے۔

میں ان کے مجموعہ حمد ونعت ومناقب'' مدحِ شاہِ زمن'' کی اشاعت پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی یہ کاوش بارگاہِ رب العزت اور دربار رسالت میں پذیرا ہوکر عاشقان مصطفٰی سے داد وتحسین وآفرین کے تحائف خوب خوب وصول کرے۔ آمین

حوالہ: مدحِ شاہ زمن کا فلیپ

نعت نگاری کا مقدس عمل

تحریر: محمد عارف قادری واہ کینٹ

نعت نگاری کا مقدس عمل ذات باری کے خصوصی کرم کے بغیر ممکن نہیں سید حب دار قائم کو بھی اس سعادت سے حصہ ءوافر عطا ہوا ہے ان کی نعتیں شیفتگی شگفتگی اور شستگی کا دل نشین احساس لیے ہوئے ہیں ان کا شعران کی قلبی واردات کا عکاس ہے ان کے ہاں دوری ومہجوری آہ وسوز اور نالا وزاری کا بیان نہایت بے ساختگی سے آیا ہے وہ نعت کہتے ہوئے اپنے آس پاس کی دنیا سے بے گانہ ہو جاتے ہیں سراپا نیاز بن کر بارگاہِ ناز میں اپنی حاضری پیش کرتے ہیں اوران تمام کیفیات کے دوران حزم واحتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

صنعتِ تلمیح کا جا بجا خوبصورتی سے استعمال ان کے کلام کی نمایاں خوبی ہے ان کے سادہ و سہل اسلوبِ نگارش نے بھی ان کے کلام میں حسن ودلکشی پیدا کی ہے سید حب دار قائم کی ''مدحِ شاہِ زمن'' میں ضلع اٹک کی زرخیز نعتیہ ادبی فضا سے اٹھتی ہوئی باوقار اور خوش گوار ہوا کا پرلطف جھونکا ہے اللہ کریم ان کے سخن دل پذیر میں برکت ڈالے۔ آمین

حوالہ: مدحِ شاہ زمن کا فلیپ

خدا کا ذکر، روح کی غذا

تحریر: پروفیسر نعمان نذیر (راولپنڈی)

دور جدید میں یا یوں کہا جائے کہ اس پرفتن زمانے میں ایک افراتفری ہے ایسی افراتفری جہاں حقیقت کا ادراک انتہائی مشکل ہے۔ اس افراتفری میں انسان کے داخل و خارج میں مسائل کا ایک انبار ہے ایسا انبار جس کا بوجھ ہر دن کے ساتھ گھٹنے کی نسبت بڑھ رہا ہے۔ انسان ظاہری طور پہ آسودگی سے مالا مال ہونے کے باوجود اندورنی طور پہ اضطراب کا شکار ہے۔ اس اضطراب کو رفو کرنے کے لئے وہ ایک اور نئے مسئلے کا شکار ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اصل مسئلے کی نشاندہی نہ ہونے کی وجہ سے اس کا علاج بھی ممکن نہیں۔ انسانی جسم، روح و جسم کا ملاپ ہے جسم کی آسودگی تو آج حاصل کرنے کے سب متلاشی ہیں روح کی بے چینی کا علاج نہیں کیا جاتا۔ خدا کا ذکر ہی روح کی غذا ہے تقوٰی اختیار کرنا ہی تمام مسائل کا حل ہے اور اس کی تربیت ہم اپنے اسلامی ورثے سے حاصل کر سکتے ہیں جن ہستیوں نے اپنی زندگیوں کو ہمارے لئے مشعل راہ بنایا۔ جن کا نام ہم عزت و تکریم سے تو لیتے ہیں ان کا ذکر ایمان کی تازگی کا سبب ہیں لیکن ان کی سیرت و کردار کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانا ہی اصل محبت کا اظہار ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں سید حب دار قائم نے اپنے قلم سے ان ہی مباحث کو موضوع بنایا ہے۔ خدا کے ذکر سے ہی سکون نصیب ہوتا ہے۔ آج کے اس دور میں خدا کی دوری ہی ہماری زندگی کو اجیرن کئے ہوئے ہے۔ دور حاضر میں اسی بات کو بار آور کرانے کی اشد ضرورت ہے۔ رسول اللہ اور اہل بیت کی محبت اور ان کی سیرت کو اپنانے میں ہی دینا و آخرت کی بھلائی ہے۔ دعا ہے کہ ان کی یہ قلمی کاوش وہ مقصد حاصل کر سکے جو ان کا منشا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور خیر بانٹنے کی مزید صلاحیت عطا فرمائے آمین

نمازِ شب!

تحریر: عابد ہاشمی، آزاد کشمیر

سید حب دار قائم کی تصنیف شدہ کتاب ''نمازِ شب'' پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ کتاب، محترم شہزاد افق کے زیرِ اہتمام اَدب سماج انسانیت پبلیکیشنز نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں اُنہوں نے تحقیق کرنے والے طلباء کے لئے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ اس میں ایسا مواد شامل ہے جو تحقیق کے لئے طلباء کے لئے ایک بہترین معاون ثابت ہو رہا ہے۔ اس بہترین کتاب میں عرب میں مصطفیٰ ﷺ کی آمد، نماز شب اور فرشتے، نماز شب کیا ہے؟ قرآن اور نمازِ شب، کربلا والے اور نمازِ شب جیسے اہم عنوانات شامل ہیں۔ میں تحقیق کے طلباء کو اس کتاب سے مستفید ہونے کا مشورہ بھی دیتا ہوں۔

اس کتاب کے عنوان سے ہی کتاب کی انفرادیت واضح ہو جاتی ہے کیوں کہ ''نمازِ شب'' انسان اور انسانیت کا نوحہ ہے۔ اویسن سویٹ مارڈن' نپولین ہل' سیمیوئل جانسن' ڈیل کارنیگی' اینڈریو کارنیگی' ڈینس ویٹلے' برائن ٹریسی' ڈاکٹر دیپک چوپڑا' ابراہیم ماسلو' ٹونی رابنز' رابرٹ انتھونی، نوئیل وٹیکر' نارمن ونسنٹ پیل' کریم حاجی' ڈاکٹر میکسویل میلز اور دوسرے بہت سے لکھنے والوں نے اِس دنیا کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زندگی کے بارے میں ہر انسان کے اپنے اپنے مشاہدات' تصورات اور ترجیحات ہیں' جن کے مطابق وہ زندگی کا نظام الاوقات مرتب اور اہداف کے حصول کے لیے توانائیوں اور وسائل کو صرف کرتا ہے۔ وہ بعض اوقات زندگی کے اہداف کے تعین کے حوالے سے اہل خانہ' دوست احباب اور اعزا و اقارب سے مشاورت بھی کرتا ہے اور اپنی وسعت کے مطابق اپنی طے شدہ سمت میں سفر کرتا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے حکمران' سپہ سالار' سیاستدان' ادیب' شاعر'

فلسفی اور علماء گزرے ہیں‘ جن کی حکومت، سپہ گری‘ ادب پارے اور دیوان تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ نامور لوگوں کی کارکردگی کو دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ واقعی غیر معمولی تھے‘ جنھوں نے تاریخ کے اوراق پر کارکردگی کے ان مٹ اور گہرے نقوش چھوڑے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی بڑا یا طاقتور کیوں نہ ہو جائے بالآخر اُسے موت کا ذائقہ چکھنا پڑتا ہے۔ لیکن اتنی بڑی حقیقت دیکھنے کے باوجود‘ انسان‘ فنا کے بارے میں بالعموم بہت کم غور و فکر کرتا ہے۔

کسی شخص کو ذاتی طور پر مسرت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس کے ماحول میں، معاشرے میں خوشی اور خوشحالی کے پھول کھلے ہوئے نہ ہوں۔ دُنیاوی اعتبار سے کسی شخص کا حاکم یا مال دار ہونا اس کی کامیابی کی علامت ہے جب کہ اسلام کے مطابق حاکم کا عادل ہونا اور مال دار کا حلال کمائی کمانے والا ہونا اس کی کامیابی کے لیے ضروری ہے‘ چنانچہ فرعون اور نمرود حاکم ہونے کے باوجود ناکام اور نامراد ٹھہرے‘ اسی طرح قارون اور ابولہب بھی مالدار ہونے کے باوجود کامیاب لوگوں کی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ حقیقی کامیابی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے سورہ عصر میں انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ سب سے بڑی کامیابی نماز میں ہے۔ اور نماز شب کی اپنی ہی فضلیت ہے جو کہ اس کتاب میں خوبصورت پیرائے میں بیان کیا گیا، اس پر آشوب وقت میں یہ کتاب کسی تریاق سے کم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمانے کی قسم ہے کہ بے شک انسان خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور حق بات اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ سورہ عصر کے مطابق انسان‘ ایمان اور عمل صالح کے بغیر فقط کسی عہدے اور منصب کو پا لینے کے بعد کامیاب قرار نہیں پا سکتا۔ اسی طرح شہرت اور مال کی فراوانی بھی اس کی کامیابی کی ضامن نہیں بن سکتی۔ جب تک کہ وہ ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار نہیں کرتا۔ کامیابی کے حوالے سے قرآن وسنت نے جو رہنمائی کی ہے اس کا مقصد ہر گز یہ نہیں کہ انسان دنیاوی زندگی میں ترقی کرنے کی محنت نہ کرے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ دُنیا کی زندگی کو ان اصول وضوابط کے تحت بسر کیا جائے جن کا تعین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں اہل ایمان کی ایک بہترین دعا کا ذکر کیا ہے کہ وہ دعا مانگتے ہیں کہ،، اے ہمارے پروردگار: ہمیں دُنیا میں بھی اچھا عطا کر اور آخرت میں بھی اچھا عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا کی وہ سر بلندی جس سے اخروی کامیابی متاثر نہ ہو ہر اعتبار سے مستحسن ہے لیکن ایسی جدوجہد اور تگ ودو جس کے نتیجے میں انسان کی اخروی زندگی تباہ و برباد ہوجائے ہر اعتبار سے مذموم ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ کہف کی آیت نمبر 103، 104 اور 105 میں ارشاد فرماتے ہیں: کہہ دیجئے کہ کیا ہم تمہیں سب سے زیادہ گھاٹے والے اعمال سے آگاہ نہ کریں؟ وہ لوگ جنہوں نے اپنی جدوجہد کو دُنیا کی زندگی میں کھپا دیا ہے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بہترین کام کرنے میں مصروف ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں اور ملاقات کا انکار کیا' پس اپنے اعمال برباد کیے اور ہم ان کے لیے قیامت کے روز کسی قسم کے وزن کو قائم نہیں کریں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی اور اس کی آسائشوں کے حصول کے لیے ہمہ وقت جدوجہد کرنے والے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو ایمان و عمل کے راستے سے منحرف ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک دنیا کی چند روزہ زندگی کا عروج اور ترقی ہی سب کچھ ہے اور سفر آخرت کو یہ لوگ کلی طور پر فراموش کر چکے ہیں ایسے لوگ اگر زندگی میں سب کچھ بھی پالیتے ہیں تو انہوں نے حقیقت میں کچھ بھی نہیں پایا۔

انٹرنیشنل رائٹرز فورم پاکستان سے شائع ہونے والی یہ شاہکار کتاب ''نمازِ شب'' میں بہترین عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ نا قابل تردید حقیقت یہ ہے کہ بھرپور کامیابی کا حصول وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انتہائی دشوار ہوتا جا رہا ہے۔ کسی بھی شعبے میں بھرپور کامیابی اب زندگی بھر کا معاملہ ہے یعنی انسان کو پورے وجود کے ساتھ زندگی بھر محنت کرنا پڑتی ہے۔ بہر کیف، مصنف نے ایک اچھا موضوع بر وقت برتا ہے۔ اس موضوع پر دوسروں کو بھی محنت کرنی چاہیے تا کہ لوگ اُتھلے پانیوں جیسی چیزیں پڑھنے اور سُننے کی زحمت سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی نماز شب کو صحیح طریقے سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازِ شب کے اکتشافی فیوض

تحریر: ثاقب امام رضوی چیئر مین پوٹھوہاری ادبی فورم پاکستان

شاعری ماحول اور ضمیر کی آمیزش سے نمو پاتی ہے۔ الہامی کیفیات کی فکر و دانش سے ہم آہنگی شعری ارداس اور تفلسف کی صورت میں لفظیات کا روپ دھار لیتی ہے۔ سید حب دار قائم کی شاعری محمد وآل محمدﷺ کی لازوال محبت ومودت سے عبارت ھے سید حب دار قائم کے شعری اور فکری تناظرات جہاں دلکش ادبی اسالیب سے مزین ہیں وہاں ان کی عقیدت اور ایمان وایقان کا پرتو جگہ جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ سید حب دار قائم کی شاعری اپنے ماحول سے متصل ہے مگر دین مبین سے تاریخی اور فکری استیناف کے اشعار کی معنویت اور جاذبیت میں چار چاند لگا تا نظر آتا ہے۔ شاعری میں فنی ندرتوں کے ساتھ ساتھ مروجہ شاعری کا بہت خیال رکھا گیا ھے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ سید حب دار قائم اپنے شعری تفرد میں بہت عمیق مشاہدہ رکھتے ہیں۔ حمد، نعتﷺ، منقبت میں سید حب دار قائم کا اپنا عکس اور مذہبی ادراک بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس دورِ ابتلا میں شعر وسخن ہمر کابی ایک جہاد ہے اور پھر قلم کا جہاد دورِ نارسائی میں از بس ضروری ہے سید حب دار قائم کے شعری منظر نامے میں جہاد اپنی پوری آب وتاب میں موجود ہے۔ خدا کرے کہ سوچوں میں ضوفشانی اور افکار کی بلند پروازی ان کے شعری مزہ کو اور بڑھائے اور ان کے محمد وآل مُحَمَّدﷺ کے حضور حروف سپاس مقبول ٹھہریں۔

۞۞۞

موضوع: لہجے کی شستگی

تحریر: پروفیسر محمد ریاض احمد شیخ

مادہ پرستی کے دور عروج میں حرف کی اہمیت کو نہ صرف سمجھنے بلکہ اس کی آبیاری کرنے والے لوگ رہ ہی کتنے گئے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ حرف بھی وہ جو اور شخصیات کے لیے تحریر کیے جائیں اور پھر محض رسمی نہیں بلکہ ان میں سے خلوص و محبت کے ساتھ زبان کی خوبصورتی اور لہجے کی شستگی بھی واضح ہو رہی ہو جناب سید حب دار قائم کے مجموعہ ارتسام خیال کو پڑھ کر ایسا ہی محسوس ہوا کہ جیسے کسی صاحبِ دل کے لفظوں سے لطف اندوز ہو رہا ہوں اسی مجموعہ کے مطالعہ سے یہ بھی احساس ہوا کہ حب دار صاحب دیگر ادب کے ساتھ ساتھ نعتیہ ادب اور شعر سے بھی شغف رکھتے ہیں اور ان کے اپنے نعتیہ مجموعہ بھی شائع ہو چکے ہیں۔ حرمتِ شعر و سخن کو محسوس کرنے والے لوگ آج کے دور میں واقع نہ ہونے کے برابر ہیں میں جناب سید حب دار قائم کے مضامین کالم اور تبصرہ جات پر مشتمل تازہ مجموعہ ''ارتسام خیال'' کا خوش دلی سے خیر مقدم کرتا ہوں اور دنیائے ادب میں اس کو خوشگوار اضافہ سمجھتا ہوں۔ عزیزم ارسلان احمد ارسل کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے توسط سے ایک بھرپور ادیب سے پہلی اور خوشگوار ادبی ملاقات کا موقع ملا ارسلان احمد ارسل سالہا سال سے نعت کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور نوجوان نسل کو نعت اور ادب کی طرف متوجہ کرنے کے لیے آپ اپنے یوٹیوب چینل ارسلان احمد ارسل پر بھی معیاری نعت کے فروغ کے لیے کوشاں اور کامیاب ہیں۔ میں گرامی قدر سید حب دار قائم صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ارسلان احمد ارسل اور ان کے ادارے نعت مرکز کی افزونی کے لیے بھی دعا گو ہوں۔

حوالہ: اِرتسامِ خیال کا فلیپ

سید حب دار قائم کی شاعری پر ایک نظر

تحریر: پروفیسر ریاض احمد قادری فیصل آباد

سید حب دار قائم خطہ پوٹھوہار کے ایک اہم اور معتبر شاعر ہیں جنہیں کلام پر قدرت بھی ہے اور ان کے کلام میں ندرت بھی ہے وہ ایک قادر الکلام اور بدیہہ گو شاعر ہیں انہیں نظم، غزل، حمد، نعت، منقبت، سلام اور گیت کہنے پر مکمل قدرت حاصل ہے وہ چند ساعتوں میں مکمل کلام کہنے کے ماہر ہیں یوں تو وہ اپنے شاندار کلام اور جاندار شاعری کی وجہ سے پہلے ہی معروف ومقبول تھے اور ان کی تین نثری کتب بھی شائع ہو چکی ہیں اور وہ ملک بھر کے مشاعرہ جات میں بھی شرکت کرتے ہیں لیکن ان کا تعارف ملک بھر کے علمی وادبی حلقوں میں سوشل میڈیا کے آنے سے اور فیس بک پر ہونے والی فل بدیہہ طرحی مشاعروں کے حوالے سے زیادہ ہوا یہ دور وہ دور ہے جس میں کہا جا رہا ہے۔

جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائے گا

اس سے مراد فنی پختگی نہیں نہ فنی ریاضت ہے بلکہ سوشل میڈیا سے واقفیت اور فیس بک سے شناسائی اور ٹائپ کرنے کے فن کی مہارت اور پھر اس کی بروقت پوسٹنگ اور تشہیر ہے اور ہمارے شاعر سید حب دار قائم ماشاء اللہ اس فن میں بھی یکتا اور طاق ہیں انہیں فیس بک، یوٹیوب، واٹس ایپ، انسٹا گرام، ٹوئٹر، زوم کلاؤڈ اور اس طرح کے تمام سوشل میڈیا آرگنز سے مکمل آگاہی اور واقفیت ہے وہ اچھی شاعری کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کی ان تمام لوازمات و ضروریات سے آشنا ہیں ان کے کلام کے مکمل ابلاغ اور ترویج و اشاعت کے تمام وسائل دستیاب و میسر ہیں اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی خداداد صلاحیت سے سیکھا ہے ان کی محنتِ

شاقہ اور فنی ریاضت اس پر سوشل میڈیا کی معاونت سونے پر سہاگہ ہے وہ اپنے بھرپور استادانہ کلام کے ساتھ آج سوشل میڈیا پر چھائے ہوئے نظر آتے ہیں فیس بک کے تقریباً تمام ہفتہ وار فعل بدیہہ طرحی مشاعروں میں وہ نہ صرف نظر آتے ہیں بلکہ اپنا رنگ جماتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں اس فوری اور فل بدیہہ کلام میں بھی ان کی سالوں کی ریاضت اور فنی پختگی نظر آتی ہے وہ ایک بھرپور تخلیقی وفور کے حامل شاعر ہیں۔

ان کے ہاں بھرپور عصری شعور ملتا ہے وہ عصرِ حاضر کے تمام مسائل سے آگاہ ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں عصرِ حاضر کے مسائل اور تقاضے قدرتی طور پر در آئے ہیں انہوں نے حمد، نعت، منقبت، نظم اور غزل سب کچھ لکھا ہے اس لیے ان تمام اصناف سخن میں ان کی تخلیقات کا اجمالی جائزہ لیتے ہیں ان کا مجموعی مزاج نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے باقی اصناف سخن کی آبیاری بھی کی ہے

حمد باری تعالیٰ:

وہ حمد باری تعالیٰ عشقِ ذات خداوندی میں ڈوب کر لکھتے ہیں حقیقت و عرفان تصوف و معرفت اور شریعت و طریقت کی اصطلاحات میں بیان کرتے ہیں وہ ایک صاحب نسبت و عقیدت شخص ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ مرد کامل کے ہاتھ میں دیے ہوئے ہیں اس لیے وہ حمدِ ذات باری کے روحانی تقاضے بھی جانتے ہیں اس لیے وحدت، وحدانیت اور وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے تصورات و نظریات کو مدنظر رکھ کر حمد کہتے ہیں ان کی حمد محض فنی ریاضت نہیں ہوتی کیفیات و احساسات کا مجموعہ ہوتی ہے۔

جہاں تک یہ نظر جائے وہاں تک نور تیرا ہے
جمالِ گلشنِ کونین میں جلوہ نما تو ہے

گلابوں کے تبسم اور تتلی کی فراست میں
نظر خوش رنگ جو آئے خدایا وہ ادا تُو ہے

گل و لالہ و چنبیلی میں جو رنگ و نور ہے قائم
ہر اک جلوے کی رعنائی سے ظاہر یا خدا تو ہے

ایک اور حمد میں لکھتے ہیں

یہ بلبل یہ تتلی یہ خوشبو بنا کر
ارم کی طرح دی زمیں یہ سجا کر

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

نعت شریف ان کا خاص میدان ہے وہ نعت رسول مقبول عشق وعقیدت کے وفور، محبت و عشق کے سرور اور حاضری وحضوری کے نور سے لکھتے ہیں ان کے ہاں مضامینِ نعت کی کثرت ہے وہ تمام ردائف وقوافی میں ندرت بھی لاتے ہیں اور جدت بھی اگر چہ اکثر کلام ''طرح'' پر لکھا ہوتا ہے لیکن ان کی انفرادی ذہانت ان کے کلام کو متنوع اور منفرد بناتی ہے وہ بہت سے مقامات پر اوریجنل اور جینوئین شاعر کے طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ان کی عقیدت و محبت ایک امتی کی محبت تو ہے ہی لیکن یہ محبت ان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خاندان کے ایک فرد کی محبت بھی ہے ان کے عاشق صادق کی محبت بھی ہے۔

سرکار نے امت کی رفعت کے لیے قائم
بے مثل شفاعت سے بخشش کی ردا پائی

جب ان کے شعور میں لفظوں کے پھول کھلتے ہیں اور ان کے قلم کی جبیں جھک جاتی ہے تو وہ نعت لکھتے ہیں ان کی نعت میں سیرتِ مطہرہ کی روشنی جھلکتی ہے اسوہ ءحسنہ کا نور ضوفشاں ہے حضور کی صورت وسیرت ان کی نعت کے خاص موضوعات ہیں استمداد و مناجات بھی ان کی ثنا کا حصہ ہیں حاضری وحضوری اور مہجوری کی تڑپ سونے پر سہاگے کا کام کرتی ہے شاعر اپنے اس دور کو حضورؐ کے پرنور دور سے الگ نہیں کرتا وہ بھرپور عصری شعور سے نعت کہتے ہیں۔

مرے شعور میں لفظوں کے پھول کھلنے لگے
جھکی جبین قلم تو بصد کلام کیا

وہ نعت کو باوضو شاعری کہتے ہیں اور بے وضو شاعری سے بچنے پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں

جب سلیقہ عطا ہو گیا نعت کا
بے وضو شاعری سے جدا ہو گیا

وہ اپنے کلام میں اکثر اپنا تخلص قائم کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی حب دار کو بھی اپنا تخلص کرتے ہیں تو معنوی اعتبار سے اور لغوی طور پر بھی حب دار بہت لطف دیتا ہے وہ ہیں ہی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حب دار یعنی محبت رکھنے والا۔

جب سے حب دار نے عشق میں دل دیا
اپنے ہر ایک غم کی دوا ہو گیا

ارفع جیسی منفرد ردیف میں بہت اعلیٰ وارفع نعت کہتے ہیں تو کمال کر دیتے ہیں اس میں عیاں نہاں زباں قافیوں کے ساتھ منفرد مضامین سامنے لاتے ہیں اس طرح مضمون آفرینی کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔

زبان و دل سے مدحت کا جہاں بھر سے بیاں ارفع
جو عشقِ مصطفیٰؐ میں ہو وہی آہ ہو فغاں ارفع

معراج شریف کا واقعہ ان کی نعتوں کا خاص موضوع ہے اس لیے ہر نعت میں اس حوالے سے کوئی نہ کوئی شعر بے ساختہ ہو جاتا ہے اس نعت میں بھی اس واقعہ کے حوالے سے شعر ملاحظہ فرمائیں۔

براقِ مصطفیٰ گزری تھی جن رستوں پہ تیزی سے
بنے وہ کہکشاں تو ہو گئے تھے آسماں ارفع

ایک اور نعت میں کہتے ہیں۔

جست میں عرش تک فاصلہ ہو گیا
مرحبا مرحبا مصطفیٰؐ ہو گیا

اسی طرح ایک اور نعت میں اسی حوالے سے کہتے ہیں۔

معراج کی شب چرخِ رازق نے جلا پائی
پرنور ستاروں نے پرکیف ادا پائی

ایک اور نعت کا مقطع اس حوالے سے ہے اور بہت خوبصورت اور برجستہ ہے۔

سدرہ سے آگے جاتے ہیں نعلینِ مصطفیٰ
جبریل کو جہاں کی نہ قائم خبر ملے

معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیان کے بغیر نعت نامکمل رہتی ہے ہمارے نعت گوشاعر سید حب دار قائم اپنی نعت کو معجزات مصطفیٰ کے بیان سے بھی سجاتے ہیں۔

وہ منظر بھی قائم جدا تھا قمر کا
کیا ٹکڑے آقا نے انگلی اٹھا کے

آقا نے جو لگایا تھا پھلدار پیڑ بھی
سائے میں بیٹھنا ہے مجھے وہ شجر ملے

عقیدہ ختمِ نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان ہی نہیں جناب سید حب دار قائم کی نعت میں عقیدہ ختمِ نبوت کے حوالے سے بھی اشعار ملتے ہیں۔

آخری آقا ہیں عقیدہ رکھ
حشر تک دل میں یہ وظیفہ رکھ

مصطفٰی آخری نبی ہیں سن
حشر تک سوچ کو انیقہ رکھ

خاتم الانبیاء اذاں میں عیاں
فکر میں بھی نہاں سلیقہ رکھ

منقبت نگاری:

جناب سید حب دار قائم نے منقبت نگاری بھی کی ہے وہ خلفائے راشدین، پنجتن پاک،

اولیاء کرام اور مشائخِ عظام کے مناقب لکھنے میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں ان کی مناقب میں عقیدت وارادت کے ساتھ ساتھ ان ہستیوں کی سیرت و کردار کا بیان بھی ملتا ہے منقبت حضرت علی میں لکھتے ہیں۔

تیرگی میں ضیا یا علی یا علی
روشنی کا دیا یا علی یا علی

منقبت خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ میں لکھتے ہیں

معترف دل مرا سیدہ فاطمہ
طاہرہ، صادقہ، سیدہ فاطمہ

نظم نگاری:

جناب سید حب دار قائم نے نظم نگاری کو بھی سیراب و فیض یاب کیا ہے ان کی قادرالکلامی ان کی نظموں میں بھی نظر آتی ہے انہوں نے علامہ اقبال، قائداعظم اور سانحہ اے پی ایس پر نظم ”کتابیں چیختی دیکھیں“ لکھی ہے اپنی نظم علامہ اقبال میں لکھتے ہیں۔

دل کو کعبہ بنا گئے اقبال
من کا مندر گرا گئے اقبال

اس نظم میں وہ پیغام اقبال کی تفہیم کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ علامہ اقبال نے اپنے کلام میں کیا کہا ہے۔

ذاتِ رب سے یہ جیسے مملو ہے
شانِ مومن بتا گئے اقبال

اپنی نظم قائداعظم محمد علی جناح میں کہتے ہیں۔

کشور بنا گیا ہے محمد علی جناح
دنیا پہ چھا گیا ہے محمد علی جناح
آزادیاں بھی دے کے وہ قائم جہان سے

لے کر دعا گیا ہے محمد علی جناح

غزل گوئی:۔

ان کی غزل اساتذہ کی روایت سے منسلک نظر آتی ہے وہ اس پختہ روایت کے امین ہیں جو صدیوں سے کلاسک سے وابستہ ہے۔

گوشہء داماں رفو کرتے رہے
روشنی سے گفتگو کرتے رہے
اس کو حب دار اب تلک نہ پا سکے
جس کو سجدے کو بکو کرتے رہے

ایک اور دوسری غزل میں کہتے ہیں۔

کوئی پوچھے اگر میری الفت
اپنے گجرے اُسے دکھا دینا
مل نہ پاؤ تو رب سے یہ کہنا
وہ سہاگن رہے دعا دینا

المختصر یہ کہ وہ ایک نابغہء عصر اور یگانہ روزگار شاعر ہیں جن کی تمام اصناف سخن پر مکمل گرفت ہے اور وہ شب و روز تخلیق کو تزئینِ فن میں مصروف کار ہیں وہ اپنے قارئین کی فکری تربیت اور ذہنی راحت کا سامان بہم فراہم کر رہے ہیں ان کا وجودِ مسعود کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے وہ وطن عزیز کے ادبی افق پر ستارے کی طرح منور و فروزاں ہیں ان کا ادبی اور فنی سفر ابھی جاری ہے ابھی ان کے قلم نے اور بھی شاہکار تخلیق کرنے ہیں ان کے فن میں وسیع امکانات موجود ہیں اور قارئین ابھی ان کے مزید فنی شہپارے اور ماسٹر پیس پڑھیں گے میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔آمین

حوالہ:ادبی مجلّہ ’’دھنک رنگ‘‘ کتابی سلسلہ نمبر 9-2021۔صفحہ نمبر 84 سے 90

قائم کی مدحِ شاہِ زمن

تحریر: سعادت حسن آس

با اسم تعالیٰ! جب رب کائنات نے اپنے محبوب کو تخلیق کیا تو اس کی خوشی اور امنگ کے لیے بے شمار تخلیقات کیں جن میں دو چیزیں خصوصاً تخلیق کیں چاند ستاروں کو مزین کیا اور علم عطا کیا اور فرمایا:

پڑھ اپنے رب کے حکم سے۔ اور یوں وہ علم اتنا پھیلا کہ جس نے ساری کائنات کو منور کر دیا پھر اس کے بعد ایسے ایسے احکامات جاری کیے جو انسان کی بھلائی پر مامور ہوئے۔

اسی علم کے ذریعے آدم کی انسانیت میں شفقت وجود پذیر ہوئی۔ پروردگار عالم چاہتا تھا کہ اس کی پہچان ہو اور اسے مخلوق پہچان سکے کہ ان پر کوئی سب سے بڑا حاکم موجود ہے جو کل کائنات کا نظام چلا رہا ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں رب اللعالمین نے اپنی یہ بات واضح کرنے کے لیے اپنے نور سے اپنے محبوب ﷺ کے نور کو تخلیق کیا جنھوں نے اپنے پروردگار کی پہچان کروانے کے لیے جہالت کے اُس دور میں ہر طرح کی اذیتیں برداشت کیں خصوصاً وادی طائف کے لوگوں کی اذیتوں سے چور چور جسم سے بہتے ہوئے لہو کے باوجود آپ ﷺ کی زبان پر کوئی شکوہ تک نہ تھا۔ چوں کہ آپ کو رب نے کل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اس لیے آپ ﷺ کی زبان پر کوئی شکوہ نہ آیا بلکہ اُن ظالموں کے لیے لب پر دعائیں تھیں اس امید کے ساتھ کہ ان کی آنے والی نسلوں سے کوئی نہ کوئی تو صاحبِ ایمان ہوگا یہ ایک علاحدہ بات ہے اب میں اپنی اصل بات کی طرف آنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جہاں محبوب کو محبّ کا اتنا پاس ہے تو محبّ بھی اس کا ذکر خوب بلند کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنے محبوب کا ذکر

بلند کرنے کی تلقین فرماتا ہے مگر وہی لوگ پروردگار کے حکم پر لبیک کرتے ہیں جن پر اس پاک ذات کا بے پناہ کرم ہوتا ہے کیونکہ پروردگار کے حکم کے بغیر کوئی پتہ تک حرکت نہیں کر سکتا۔ان خوش بخت لوگوں کو پروردگار شعر کی دولت نصیب فرماتا ہے اور بلاشبہ وہ کائنات میں لاکھوں لوگوں کو چنتا ہے جن کو شعر گوئی کی دولت سے مالا مال فرما دیتا ہے۔یہاں پر بھی اس کی تسکین مکمل نہیں ہو پاتی لہٰذا وہ ان شعرا میں سے اپنے منظورِ نظر، اپنے محبوبِ نظر کے لیے شاعر چنتا ہے جو لاکھوں میں ہزاروں بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں چنے جاتے ہیں مگر یہ چنے اور چاہے جانے والے اس خوش فہمی میں ہرگز نہ رہیں کہ یہ ان کا اپنا کمال ہے ان کے اس کام میں پروردگار عالم کا خصوصی کرم ہوتا ہے جب تک وہ محبّ اور مخلص رہتے ہیں تو ان پر اکرام ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کی مدح و ثنا کا بھی اہتمام کیا اور کائنات سے لوگوں کو چنا جنہیں شعر گوئی عطا کی پھر ان شعرا میں سے مزید اپنے محبوب کی ثنا گوئی کے لیے مخلص اور پسندیدہ شعرا کا انتخاب کیا جو صرف اس کے محبوب ﷺ کی مدحت بیان کریں کیونکہ یہ کام ہر شاعر کے بس کا نہیں ماسوا ان کے جن خوش نصیبوں کو صرف اس کام کے لیے چنا گیا اور سید حب دار قائم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہے جسے اس کام کے لیے چنا گیا ہے۔یہ حمد و نعت کا سلسلہ تو صدیوں سے پروردگار کی منشا سے چلا آ رہا ہے اور شعرا اپنی بساط کے مطابق لکھ رہے ہیں لیکن جب ان میں انا اور غرور دروں ہوتا ہے تو پروردگار اپنا یہ اکرام ان سے واپس لے لیتا ہے اور ایسا ہوتے ہوئے ہم نے اکثر دیکھا ہے۔

میں نے حب دار کی آنکھوں میں ایک طلبِ صادق پائی مجھے ابتدائی کاری میں اچھا شاعر محسوس ہوا کہ یہ مستقبل میں اچھا شعر لکھ کر ادب میں اپنا مقام پیدا کر سکتا ہے۔مشیت ایزدی نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کا ہاتھ تھام لوں کیونکہ اس کے اندر کی سچائی مجھے اس بات پر مجبور کر رہی تھی۔

میرے روز بروز اس کے پاس آنے سے اس کی کیفیات دروں مجھ پر کھلتی گئیں میں نے محسوس کیا کہ اس کے اندر بالیدگی افکار اور خود اعتمادی کا جذبہ موجود ہے میں نے ہر صنف سخن

میں اس سے طبع آزمائی کرائی وہ روز بروز بہتر نتائج دینے لگا اور شہر کے جو شاعر اس کی شاعری کو رد کر رہے تھے وہ خود بخود شرمندہ ہوئے اور انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کی۔

حب دار کی گونا گوں مشقِ سخن اور محنت رنگ لائی جس کا ثبوت اس کی نعتیہ کتاب "مدحِ شاہِ زمن" ہے جس میں کئی جگہ تلمیحات اور استعارات نظر آتے ہیں جس سے حب دار کی سیرت پاک سے لگن صاف نظر آتی ہے میں نے اس کو مودب مخلص اور ملنسار پایا مجھے یقین ہے کہ اگر اس کی طلب صادق رہی تو آئندہ شعر و سخن میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوگا۔

نعت کے میدان میں اتنی وسعت ہے کہ انسان کبھی خود کو مکمل نہیں کہہ سکتا اور وہ مزید بے ساکھیوں کا سہارا لیتا ہے اور مخلص نعت گو شعرا کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے اس مشن کو آگے بڑھائیں کیونکہ ایسا کرنا بھی مشیت ایزدی کے علاوہ ممکن نہیں میں عرصہ پچاس سال سے نعت کا سفر جاری رکھے ہوئے ہوں مگر ابھی تک اپنے آپ کو مکمل نہیں سمجھتا جو نیا شاعر نعت کے سفر پر گامزن ہونے کے لیے میدانِ عمل میں اترتا ہے تو اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور اپنی سوچ کے مطابق اس کی راہنمائی کرنے کی سعی کرتا ہوں اور بقول سید حب دار قائم " آس صاحب مدحت کے پھول اپنی جھولی میں لیے گلی گلی میں پھرتے ہیں کہ کوئی لے لو کوئی لے لو" چناں چہ حب دار نے اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کیا اور مجھ سے پھول حاصل کر کے اپنے تخلیقی ادب کی زینت بنایا اور پھر میں نے حب دار حسین حب دار کو سید حب دار قائم کا تخلص دے کر اس میدانِ عمل میں اتارا اب وہ نعت کی ترویج کے لیے با قاعدہ مصروفِ عمل ہی نہیں بل کہ نئے لکھنے والوں کی اصلاح بھی کرنے کے قابل ہوگیا ہے سہل ممتنع سلاست اور بلاغت اس کے کلام میں واضح نظر آتے ہیں عشقِ رسول ﷺ کے سفر نے اسے ’’مدحِ شاہِ زمن‘‘ کا تحفہ عطا کیا جس میں سے چند نگارشات زیبِ قلم کرتا ہوں:۔

حمد

قیامت سے پہلے بپا حشر کر کے
ڈرا دے گا مردے زمیں سے اٹھا کر

کوئی مشکل جو آ جائے پریشاں دل نہیں ہوتا
کہ ہر مشکل کے رستے میں مرا مشکل کشا تو ہے

نعت

میں بھی طیبہ کا وہ قمر دیکھوں
جس کے حصے میں کاخ و کو آئے

چھائی ہے جب سے میں نے زمانے میں حسنِ ضو
سارے جہاں سے بڑھ کے لگے آگہی میں آپ ﷺ

تبھی شانِ دھرتی پہ حیراں فلک ہے
محمد ﷺ کے تن کا امیں ہے مدینہ

محبت کو قلم میں ڈال کر حرفِ ثنا لکھ دے
مہک جائے قلم تیرا اگر خیرالوریٰ لکھ دے

درِ اقدس پہ مجھ کو بھی بلائیں گے کسی دن وہ
نظر اپنی مری جانب اٹھائیں گے کسی دن وہ

درود چشم اور گوش پر کبھی صبا سے سن
سلام زلف اور گال پر کبھی خدا سے سن

ہر اک ذرے میں احمد ﷺ کا گزر ضو بار باقی ہے
مدینے میں جہاں جاوں وہاں دیدار باقی ہے

جب قلم کو اٹھاتا ہوں برائے مدحت
لفظ الہام کے دیوان میں آ جاتے ہیں

دورِ خزاں کا آپ ﷺ ہی سرکار ہیں علاج
صحرائے زندگی میں بہاراں ہے آپ ﷺ سے

کہیں ندرت کی خوشبو سے کہیں اُن کے پسینے سے
سخن جب مُشکبو ہو جائے تو پھر نعت ہوتی ہے

سلام و منقبت

علی مری تو سانس میں اُتر گئے کچھ اس طرح
یہ تن کہے، یہ من کہے، جگر کہے علی علی

علی تحریرِ نوری ہے علی مذکورِ مولٰی ہے
علی نازِ ولایت ہے علی دستورِ مولا ہے

جو دین کو لگایا تھا فاسق یزید نے
اسلام کا وہ گھاو مٹایا حسین نے

نامِ اصغر کو پھونک کر دیکھا
ننھے بچوں کی ہے دوا اصغر

دے کے اپنا لہو وہ کربل کو
نخلخہ کر گیا فضا اصغر

سید حب دار قائم کی نعتیہ کتاب مدحِ شاہِ زمن شائع ہونے پر میری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا اور میں بارگاہِ خداوند عالم اور نگاہِ سرکار ﷺ میں سرخرو ہوا کہ میں نے اپنے دیے سے مزید دیا روشن کرنے کی سعی کی جو کامیاب ہوئی اور ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک جو شاعر ابھی تک نعت نہیں لکھ سکتے ان کو بھی اپنے محبوب ﷺ کی محبت سے سرفراز فرما تاکہ وہ بھی اس عظیم دولت سے مالا مال ہو سکیں۔

۞۞۞

مدحِ شاہِ زمن از سید حب دار قائم

تحریر : ابرار حنیف مغل مدیر ''کاروانِ نعت'' لاہور

گناہوں کی پراگندگی کو جب استغفار کا بیج اور آنسوؤں کی برکھا کا پانی نصیب ہوتا ہے تو تطہیر کی فراوانی من کی کثافتوں کو دھونے کا انتظام کرتی ہے یوں مدحِ شاہِ زمن صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دولت ارزانی ہوتی ہے اور یہ دولت بھی آل نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اولادِ علی کا صدقہ جن کو میسر آتی ہے ان کا ہی حق ہے کہ ان کو حب دار کہا جائے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو محبتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے قائم ودائم کرلیا یعنی میری مراد ''مدحِ شاہ زمن'' کے مصنف سید حب دار قائم ہیں ڈاکٹر ریاض مجید فیصل آباد اشفاق احمد غوری ملتان محمد عارف قادری رحمت اللہ علیہ ثاقب خیر آبادی کراچی سید عرفی ہاشمی آسٹریلیا اور صاحبِ کتاب جناب سید حب دار قائم کے لیے ابتدائی گزارشات سے مزین تحریروں کے ساتھ مدحِ شاہِ زمن کو نعت آشنا لاہور (03009187575) نے بڑے اہتمام کے ساتھ معیاری انداز میں شائع کیا ہے اللہ رب العزت ان احبابِ محبت کے داد وتحسین و دعا کے انداز کو قبول ومنظور فرمائے اور صاحبِ کتاب کو محبتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بحرِ بے کراں سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین یا حی ویا قیوم۔

شاہ جی کی نعت میں توصیفِ نبی کے نغمات روشنی کے رنگ بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں اسی لیے وہ اہل محبت کو آداب نعت سمجھانے کی سعیء جمیلہ کچھ اس انداز میں کر رہے ہیں۔

تو بھی قائم سلام کر اس کو
نعت سننے جو باوضو آئے

محبتِ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم غلاموں کے لیے ایسا تحفہ انمول ہے جس سے حد درجہ بڑھانے کے لیے محافل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور درود وسلام کا سہارا لیا جاتا ہے۔

جسے رب نے نوازا ہے محمدؐ کی محبت سے
درودوں کی محافل میں ندا کرتا نظر آیا

کوئی عاشق ثنائے مصطفیٰؐ دھرتی پہ کرتا ہے
لحد میں بھی سدا ان کو صدا کرتا نظر آیا

حضور سید صدرِ جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلاموں کی محبت کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں اسی طرح سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام نے جب یہ سنا کہ جس سے بھی کسی نے زیادتی کی ہو دوسرا بدلہ لے سکتا ہے تو اس نے مجلسِ صحابہ کرام میں عرض کی حضور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فلاں وقت چھڑی ماری تھی اس پر آپ نے اسے مارنے کی اجازت دی وہ قریب آئے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت جسم پر کپڑا نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے جسم مبارک سے کپڑا اٹھایا حالانکہ دیگر صحابہ کرام پیچ وتاب کھا رہے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسلسل مطلوبہ صحابی کی دل جوئی فرما رہے تھے یہاں تک کہ اس پیارے صحابی نے فرطِ جذبات میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مہرِ نبوت پر اپنے باادب لب ٹکا دیے جس سے چند لمحے پہلے تک حالتِ تفکر میں پڑے صحابہ کرامؓ کھل اٹھے تاریخ کے اس محبتِ رسول گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں گوندھے واقعے کو حضرتِ قائم نے کس انداز میں سمیٹا ہے:

اٹھایا آپؐ کا کرتا لیا بوسہ سوالی نے
تو اُس کی اِس گزارش کو مودت کی ادا لکھ دے

قلم وقرطاس سے تعلق کے بعد دلی آرزو ہوتی ہے کہ میرے دل کا آنگن حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کی محبت سے گل وگلزار ہو جائے قریہء جان نکھر نکھر جائے اسی لیے شاہ صاحب گزارش کر رہے ہیں دیکھیے

قلم میرا ثنا ان کی رقم ایسے بھی کر جائے
کہ میرے سونے آنگن میں محبت کا ثمر اترے

درود وسلام ہر مسلمان کے دل کا قرار ہے ہر عملِ خیر کا آغاز، ہر پریشانی کے ٹالنے کی وجہ اور سکونِ قلب کی علامت ہے اسی لیے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

درود ان کی مہک افروز سانسوں پر بھی ہو قائم
سلام ان کی اداؤں پر حرا کا نغمہ خواں بولے

آمدِ محبوب ہر غلام کی دلی تمنا ہوتی ہے اسی لیے آنکھیں منڈیر پر ہی لگی رہتی ہیں ہر گھڑی دل کی دھڑکن بے چین ہوئی جاتی ہے اور استقبالِ محبوب کے لیے نت نئے انداز سوچے جاتے ہیں آرزو صرف یہ ہوتی ہے کہ محبوب کہیں ایک دفعہ بس آ جائے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدینہ پاک آمد کے موقع پر اہل قریش کی بچیوں نے خوشی کے ترانے پڑھے تھے اور دف بجائی تھی آئیں شاہ صاحب کا انداز بھی دیکھیں۔

اگر حضورؐ کی آمد مرے وطن میں بھی ہو
تو اس چمن کا ہر اک بچہ دف بجائے گا

الغرض مدحِ شاہِ زمن صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں سید حب دار قائم نے محبتوں کی کہکشاں سجائی ہے جو ہمارے دلوں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیے جلائے گی اور اکثر مقامات پر قاری اپنے آپ کو مدحتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ساتھ زائر طیبہ بنتا ہوا محسوس کرے گا جناب سید حب دار قائم اور ناشر محترم محمد اشفاق غوری کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اجازت چاہوں گا اللہ کرے لطف وعطا اور زیادہ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم ختم نبوت کے حوالے سے یہ شعر دیکھیں۔

خدا نے خود بتایا ہے، مرے آقا نبیؐ خاتم
یہ قراں میں سکھایا ہے، مرے آقا نبیؐ خاتم
کہا رب سے شفاعت کس نے کرنی ہے قیامت میں
تو جن کا نام آیا ہے، مرے آقا نبیؐ خاتم

حوالہ: نعتیہ ادبی مجلّہ، کاروانِ نعت شمارہ جولائی 2022ء صفحہ نمبر 52,53,54

دل نشین ولطیف جذبوں کی ترجمانی

تحریر: سید اسد بخاری المتخلص مسعود چشتی

برادر ذی چشم سید حب دار قائم صاحب ہمہ جہت،خلوص کیش شخصیت کے مالک ہیں جن کی شاعری میں لطیف جذبوں کی عکاسی ملتی ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے جو کچھ لفظوں میں بیان کیا ہے وہ نظروں کے سامنے ہے۔حمد باری تعالیٰ میں کمال احساسات کو بیان کرتے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ بار بار پڑھا جائے اللہ تعالیٰ عزوجل کی تعریف وثنا کے ساتھ ساتھ اس کی عطا کردہ نعمتوں کا ذکر بڑی خوبصورتی کے ساتھ ملتا ہے۔

نعت سید سادات رحمت شش جہات صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتِ شان پاک ،کمالات ، تعلیمات کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے ان کے اشعار میں ان کے دلی جذبات کی منظر کشی ملتی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کی مہک قاری کے دل ودماغ کو معطر کرتی ہے۔مناقب میں بھی کمال ادب واحترام کے ساتھ اہل بیت اطہار رضوان اللہ اجمعین کی شان بیان کی ہے ان کے اشعار ان مقدس و محتشم ہستیوں سے محبت وعقیدت ومودت کے آئینہ دار ہیں۔

غزلوں میں بھی شاہ صاحب بہت خوبصورت جذبوں کا اظہار بڑے سلیقے اور شائستگی سے کرتے ہیں مضامین کی کثرت ہے نظموں میں بھی ایسی منظر کشی کی ہے کہ پڑھتے وقت یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ تمام مناظر جو آپ الفاظ میں بیان کر رہے ہیں وہ آنکھوں کے سامنے ہیں ۔مختصراً جناب شاہ صاحب کا کلام اردو ادب میں خوبصورت اضافہ ہے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ

عزوجل حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے علم کے قلم کو اور روانی عطا فرمائے تاکہ یہ اپنے قارئین کے لیے ایسے ہی انمول و خوب صورت فن پارے تخلیق فرماتے رہیں۔

حوالہ:ادبی مجلّہ ’’دھنک رنگ‘‘ کتابی سلسلہ نمبر 20219۔صفحہ نمبر 91

مدحِ شاہِ زمن پر ایک نظر

تحریر: داؤد تابش

قادر مطلق کی تقسیم کا ہر ذی شعور اور بخت ور معترف ہے خالق ارض وسما نے انسان کی رشد و ہدایت کے لیے انبیا و رسل کا انتخاب فرمایا اپنے محبوب پیمبر کو جملہ انبیا کی امامت کے لیے منتخب فرمایا پھر اپنے حبیب کی تعریف و توصیف کا قلمدان جناب ابو طالب کو سونپا اور یہ سلسلہ چلتے چلتے جناب حسان تک پہنچا مجھے جب سید حب دار قائم کا نعتیہ مجموعہ مدحِ شاہِ زمن پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی تو یہ احساس مزید تقویت پکڑ گیا کہ خالق نے اپنے محبوب کی تعریف و توصیف کے انتخاب کا دروازہ حضرت حسان تک بند نہیں فرمایا بلکہ یہ قیامت تک کے لیے کھلا ہوا ہے سید حب دار قائم بھی وہ بخت ور نعت گو ہیں جن کا انتخاب بھی مشیت ایزدی سے روز اول سے ہوا۔

سید حب دار قائم کے اشعار میں جو مودت برجستگی تازہ کاری تلمیحات شعر کی بنت تراکیب و خیالات و بحور کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملا وہ بہت کم شعرا کے ہاں دیکھنے کو ملتا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ سید حب دار قائم نے نعت کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے یہ کمال شب و روز کی محنت شاقہ کے بعد نصیب ہوتا ہے مدح شاہ زمن کا مطالعہ کرنے کے بعد محسوس ہوا کہ شاہ صاحب پر محمد و آل محمد کا کتنا کرم اور عطا ہے۔نمونے کے طور پر یہ اشعار دیکھیں

مہک مدینے کی لائے بہار اب کے برس
تو میرے دل کو بھی آئے قرار اب کے برس

دل میں نہیں ہے جس کے مدینے کی آرزو
مدحت وہ لکھ نہ پائے گا قائم گداز سے

لحد میں کاش مجھ سے شاہ دوعالم یہ فرمائیں
سنا دے نعت مجھ کو اے مرے حب دار بسم اللہ

جب قلم کو میں اٹھاتا ہوں برائے مدحت
لفظ الہام کے دیوان میں آ جاتے ہیں

جب ارادہ ہو غزل کا تو رقم ہو مدحت
ایسا سرکار کی مدحت کا ہنر مانگتے ہیں

مجھ کو سخن وری کا سلیقہ بھی ہو عطا
کر لوں میں اپنے درد کا اظہار یا نبی

طوالت کا خوف آڑے رہا ہے ورنہ بیسوں اشعار ایسے ہیں جنھیں یہاں رقم کیا جا سکتا تھا آخر میں اتنا کہوں گا کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ.

۞۞۞

”مدحِ شاہِ زمن“ از سید حب دار قائم

تحریر: ڈاکٹر سید عطاء المصطفٰی

ربیع الاول کی خوب صورت ساعتوں میں سید حب دار بھائی کا خوب صورت تحفہ ملا۔نعتیہ شاعری اصل میں شاعری کا معراج ہے، وجہ کائناتﷺ کے تعریف وتوصیف بیان کرنا بے شک اللہ کریم کے بے پناہ کرم کے بغیر ممکن نہیں۔نعت کہنا ایک ایسی عبادت ہے جس سے نہ صرف روح سیراب ہوتی ہے بلکہ اس کا صلہ ان شاءاللہ حضورﷺ کی شفاعت وقربت کا سبب بھی ہوگا۔خوب صورت کتاب ہے، بہترین چھپائی اور عمدہ کاغذ پر چھپی یہ کتاب فوراً توجہ حاصل کرتی ہے۔سرِ ورق بھی بہت خوب صورت ہے۔

اٹک شہر سے تعلق رکھنے والے شاعر سید حب دار کی شاعری پر نظر ڈالی تو عشق ومحبت میں گُندھے خوب صورت اشعار پڑھنے کو ملے۔ ہر نعتیہ شاعر نعت کہتے ہوئے بہت محتاط ہوتا ہے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اور کہیں تعریف بڑھ کر حمد کا درجہ نہ پالے غرض یہ نعت کہنا دو دھاری تلوار پر چلنے جیسا ہے جس پر سید حب دار صاحب نے کمال سے سواری کی ہے۔ان کی شاعری سے کچھ اشعار پیش کرتا ہوں۔

مجھے کہا ہے یہ میرے شعور نے قائم
جلا نصیبوں کا تو بھی دیا مدینے میں

جنھیں رب نے نوازا ہے محمد کی محبت سے
درودوں کی محافل میں ندا کرتا نظر آیا

فروغ نعت کرتا ہے جو دل کے آبگینوں سے
وہی مدحت رقم کرکے ضیا کرتا نظر آیا

خوشبو ملے گی ہم کو ہونٹوں سے جب لگیں گے
نعلین کی زیارت اب تو کراؤ لوگو

شب معراج رب کے روبرو بیٹھے تو ثابت ہے
ملائک سے خلائق سے ہے تن من آپ کا ارفع

اشارے سے ہوا کیسے قمر دولخت لمحے میں
وہ انگلی دیکھ پایا تھا کہ جلوہ یا رسول اللہ

محمد کا وسیلہ ہی شفاعت کی ضمانت ہے
عنایت ہو جسے قائم وہ جنت کے نشاں دیکھے

مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے روز بھی
کوثر عطا کریں گے مجھے تشنگی میں آپ

دہلیزِ مصطفٰی پہ جھکا دوں میں اپنا سر
مجھ کو اگر حضور مدینے میں گھر ملے

اللہ کریم سید حب دار قائم کی یہ خوب صورت کاوش قبول فرمائے اور ان کے لیے توشہء آخرت ثابت ہو۔

مدح شاہِ زمن

تحریر: شمائلہ منیب شمائلہ،فیصل آباد

جب قلم کو اُٹھاتا ہوں برائے مدحت
لفظ الہام کے دیوان میں آ جاتے ہیں

گزشتہ دہائی سے نعتیہ ادب کے فروغ پر جس تسلسل کے ساتھ کام ہورہا ہے وہ خود اپنے آپ میں بے مثال و بے نظیر ہے۔اس ضمن میں انہی کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے!

فروغِ نعت کرتا ہے جو دِل کے آبگینوں سے
وہی مدحت رقم کرکے ضیا کرتا نظر آیا

حمد و نعت کہنا کوئی معمولی بات نہیں ہے اس کام کے لیے رب العزت ان بیدار بختوں کو چن لیتا ہے جن کے دِل میں حبِ رسول ﷺ کی شمع منور ہوتی ہے۔مدح شاہِ زمن کی اشاعت کے ساتھ ہی تقدیسی ادب کے منظرنامے پر ابھرنے والے شاعر سید حب دار قائم صاحب کا یہ پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔نعت کے افق پر ان کا نام گو ابھی نیا ہے لیکن ان کے کلام میں پختگی کا عنصر ان کے ہم عصر شعراء سے کسی طور کم نہیں ہے۔

سید حب دار قائم صاحب کا تعلق اٹک کی سنگلاخ سرزمین سے ہے۔اٹک کی سرزمین اپنے خطے کے اعتبار سے سخت ہے لیکن یہاں پر ادبی و علمی زرخیزی کی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں سید حب دار قائم کا نام بھی شامل ہے۔ان کے والدین نے ان کی تربیت مذہبی خطوط پر استوار کی اسی لیے ان کے اشعار میں مذہبی شعور کی فکری پختگی کو بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔شخصی طور پر سید حب دار قائم کی کئی تخلیقی جہات ہیں جن میں ادبیات سے آگہی،نثر نگاری، کالم نویسی

اور شاعری شامل ہے۔ان کی شاعری جمالیاتی پہلوؤں اور اپنے وسیع تر کائناتی حسن کے ساتھ صداقت کی تمام تر رعنائیاں سمیٹے ہوئے ہیں۔آپ کا شعر ملاحظہ کیجئے!

مدحت میں جو ملی ہے مجھے آپؐ کی لگن
اب آرزو یہی ہے رہیں شاعری میں آپؐ

حمد خدا کی تعریف وتوصیف اور اس کی یکتائی کے اظہار کا اعتراف ہے۔حمد ثنائے رب ہے جو ربِ رحیم کی ذات وصفات، بڑائی، خالق ارض وسماوات کی تخلیقات کے منشائے ظہور کی ترجمان ہے۔اللہ ہر شے پر قادر ہے پس اس مبدء فیض کی خوبی وکمال اور اس کی بخشش و فیضان کے اعتراف میں جو بھی تحمیدی وتمجیدی کلمات زبان وقلم پر جاری ہوں ان سب کا شمار حمد باری میں ہو۔

"مدح شاہ زمن" کا آغاز بھی حمد یہ شاعری سے ہوتا ہے۔سید حب دار قائم کی حمد یہ شاعری میں آثر آفرینی، کیف وسرور کی فضاء کو دیکھنے ملتی ہے۔انہوں نے اپنی حمد یہ شاعری میں اللہ کی صناعی اور توصیف وثنا کے متنوع حوالے پیش کئے ہیں۔اللہ کی ذات وصفات اور برکات کا تزکرہ کرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا کہ آپ صفاتِ الٰہی سے گُزر کر کی ذاتِ الٰہی میں گُم ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔حمد یہ شاعری اس لیے بھی اہم ہے اس میں بندہ اللہ کے ساتھ عجز ونیاز مندی کے ساتھ حاضر ہو کر اس کی تعریف وتوصیف کے ہمراہ اس کی صفات کا تزکرہ کرتے ہوئے مناجات کرتا ہے۔حمد ونعت نظم وقصیدہ کسی بھی ہیت میں کہی جا سکتی ہے۔ اردو ادب کے بغور مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ حمد اردو ادب کی قدیم صنف ہے۔اردو ادب کے قدیم سرمائے کے آثار سے دکن وگجراتی زبان میں حمد یہ شاعری کے سراغ ملتے ہیں۔

مثلاً! قلی شاہ قطب کا یہ شعر اپنے زمانے کے تناظر میں فنی محاسن پر بدرجہ اتم پورا اترتا ہے۔ان کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے!

تیری صفت کن کر سکے، تو آپی میرا ہے جیا
تج نام مج آرام ہے، مج جیو سو تج کام ہے

ان کے علاوہ غواصؔی کے اس شعر میں ان کے عصری حسیت کا آئینہ دار ہے۔ملاحظہ کیجئے:

حمد وفا کے کروں اس پر جواہر نثار
جس سے ہویدا ہوئے نار و نورو نور و نار

اس کے علاوہ گلشنِ عشق و علی نامہ میں موجود حمدیہ اشعار نصرتی کے قادر کلام ہونے کے گواہ ہیں۔''مدح شاہ زمن'' میں موجود حمد باری تعالیٰ شاعر کے فکر و فن کو جلا بخشتی دیکھائی دیتی ہیں۔ان کے کلام سے چند حمدیہ اشعار ملاحظہ ہو!

مجھے عرفان کی دولت ملی ترے ہی کلمے سے
تیرے کلمے میں " لا" میں،اے مرے مالک الہ تو ہے

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر نے اپنے وجود کی نفی کرتے ہوئے اللہ کے واحد ہونے کا اقرار بہت خوبصورتی سے کیا ہے۔حمد باری تعالیٰ پر ان کا مزید یہ شعر دیکھیے!

گل و لالہ کی تحریروں میں بس فکرِ رسا تو ہے
یہی دل میرا کہتا ہے کجا میں ہوں کجا تو ہے

آپ خوش اخلاق،خوش گفتار،خوش اسلوب و سخن ور شاعر ہیں۔ان کے حمدیہ اشعار سے ان کی قادر کلامی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ان کی وجدانی کیفیات کو جو روحانی مہمیز ملی ہے وہ ان کی شاعری میں ڈھل کر سامنے آئی ہے۔"مدح شاہ زمن" سرکارِ دو عالمؐ،شش جہاتؐ، خلائقِ وجہ کائنات، تسکینِ قلب وراحت،پیکرِ نورِ مجسمؐ، نبی المحترمؐ،شفیع الامم کی مدح سرائی سے لبریز ہے اور فنی وفکری اعتبار کی جولانیاں سمیٹے ہوئے ہے۔اس اعتبار سے صاحب کلام کا یہ شعر دیکھیئے!

مرے شعور میں لفظوں کے پھول کھلنے لگے
جھکی جبینِ قلم تو بہ صد کلام کیا

شاعر اخلاقی اعتبار سے خلاق المعانی بھی ہوتا ہے اور خلاقِ گفتار بھی ہوتا ہے۔سید حب

دار کی شعری صلاحیتوں میں یہ دونوں چیزیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔نعتیہ شاعر کے کلام میں ادبی متانت، وجدانی کیفیات، شعریات فہمی، ادائیگی، سنجیدگی، انفرادیت، تخلیقی اظہار کی قوت، معجز کاریاں، خوش سلیقگی، پختگی، عقیدت و مودتِ رسول ﷺ و مودتِ اہلِ بیتِ اطہارؑ کی معجز بیانیوں کے جواہر پارے اگر موجود ہوں تو پھر ہی دربارِ رسالت ﷺ میں مقبولیت کی سند پا سکتا ہے ورنہ صرف قافیے اور ردیف کی گردان ہی باقی رہتی ہے اور کلام کی اصل نص فنا و برباد ہو جاتی ہے جس سے شاعر کی شعری صلاحیتوں کا انحطاط پزیر ہونا لازمی امر ہے۔سید حب دار قائم شاہ صاحب نے نعت میں صرف فن کا مظاہرہ ہی نہیں کیا بلکہ ان کی نعت میں عقیدت کا رنگ، عشقِ نبی اور جذب و سرور کی کیفیات کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ان کے اس مجموعہ کلام میں حمد و نعت کے ساتھ سلام و منقبت کو بارگاہ اہلِ بیت اطہارؑ میں نہایت عقیدت و مودت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ زباں پر بے ساختہ داد و تحسین کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔

ان کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے!

محبت کو قلم میں ڈال کر حرفِ ثنا لکھ دے
مہک جائے قلم تیرا اگر خیر الوریٰ لکھ دے

ان کے کلام میں نادرہ کاری و تازہ بیانی اور محاکات نگاری کی لہر رواں دواں نظر آتی ہے۔انہوں نے نعت کے تمام آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر نعت نگاری کے مروجہ اصولوں کے مطابق نعت لکھی ہے اگر ان کے نعتیہ کلام کو وسیع تر تناظر میں ناقدانہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ کلام فنی و فکری جہات پر پورا اترتا ہے۔کلام میں خوبصورت تلمیحات کا جا بجا ذکر عمدہ پیرائے میں کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ان کے کلام سے چند اشعار ملاحظہ کیجئے!

کہا معراج پر آو شہہِ ابرار بسم اللہ
بٹھا کر عرش پر سُن لوں تری گفتار بسم اللہ

حضرت بلالؓ کے اسلام لانے کے واقعہ کے حوالے سے لکھتے ہیں!

لٹایا گرم دھرتی پر پگھلتی تن کی چربی تھی
محمدؐ کے غلاموں کا یہی رنگِ وفا لکھ دے

معجزاتِ نبی ﷺ میں واقعہ شق القمر کے بارے میں ان کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے!

اشارے سے توڑا چمکتے قمر کو
نیا معجزہ اک وہاں مل گیا ہے

اس حوالے سے مزید یہ شعر دیکھیئے!

ان کو دہن دیا ہے خدا نے وہ بے مثال
کڑوے کو میٹھا کر دے جو اپنے لعاب سے

شفاعت رسول ﷺ کی خواہش ہر مسلمان کے دِل میں ہوتی ہے اور جب یہ خواہش الفاظ کا جامہ پہن لے تو قوتِ اظہار کو پنکھ لگ جاتے ہیں کہ کسی طرح ان کی یہ دُعا بارگاہ رسالت مآب ﷺ تک رسائی پا لیاور انہیں بروز قیامت شفاعت کا پروانہ نصیب ہو جائے۔صاحب کلام کا یہ شعراُن کے دِل کا ترجمان ہے۔

کہیں گے انبیاء نفسی،، تو اس مشکل گھڑی میں پھر
شفاعت کرکے کملی میں چھپائیں گے کسی دن وہ

بلا شبہ سرکار دو عالم ﷺ دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ہمارے لیے خدا کی طرف سے عظیم نعمت ہیں۔آپ ہماری محبت وعقیدت کا محور ہیں اور منبع ءنور ہیں۔آپ خاتم النبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا سلسلہ رک گیا اور قیامت تک رکا رہے گا ۔اس حوالے سے شاعر کہتے ہیں!

نبی نے کہہ دیا ہے، آخری وہ ہیں، تو ہے واجب
تبھی نعرہ لگایا ہے مرے آقا نبی خاتم

آپؐ خاتم النبین ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ ان کے کلام میں موضوعات و مضامین کے علاوہ سوز وگداز اور محبت کی فضاء کا عنصر بہت واضع نظر آتا ہے اور ان کا اسلوب

نگارش زیادہ تر سہلِ ممتنع کا حامل ہے۔سہلِ ممتنع کے حوالے سے آپؒ کے معطر پسینے پر چھوٹی بحر میں لکھی ہوئی نعت کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے!

معطر معطر پسینہ ہے اُن کا
مطہر معنبر مدینہ ہے اُن کا
خدا کا کہا بولتے ہیں ہمیشہ
خدا کا یہ قُرآں قرینہ ہے اُن کا

مدینہ ہر عاشق کے دِل میں بستا ہے اور ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کم ازکم ایک بار حج وعمرہ کی ادائیگی سے بہرہ مند ہو اور اُسے دربارِ رسالت مآبﷺ کے در کی گدائی کا شرف حاصل ہو۔اس کیفیت پر آپ لکھتے ہیں!

مرے مصطفیٰﷺ جس بشر کے ہوں دِل میں
ادب سے ملو تم وہیں ہے مدینہ

حب رسولﷺ ہر عاشق کے دل میں ہوتا ہے۔آپ کا دل بھی عشقِ رسولﷺ سے لبریز ہے جس کا اظہار ان کی شاعری میں عقیدت بن کر نظر آتا ہے۔انہوں نے آپﷺ کے اخلاقِ حمیدہ، خصائل وشمائل، معجزات کے ذکر کے ساتھ حسنِ کا تذکرہ بھی بخوبی بیان کیا ہے۔ یہ شعر ملاحظہ فرمائیے!

بہت حسین تھے یوسف مگر یہ سوچو ذرا
ہر ایک حسن تو حسنِ رسولؐ ہوتا نہیں

بلاشبہ رسولﷺ کا حسن صبیح ہے اور آپﷺ ربِ کریم کے بندوں میں سب سے افضل ہیں آپﷺ کی ذاتِ مبارک اعلیٰ وارفع ہے۔آپ کی ذات رفیع المرتبت، عظیم الشان ہے۔ان کی نعتیہ شاعری میں عصری حسیاتی شعور کارفرما ہے آپ نے زمانے کے عصری تناظر کو سمجھتے ہوئے حقیقی مسائل کی طرف توجہ دلائی ہے جو کسی بھی شاعر کے نعتیہ کلام میں اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ حب رسول رسولﷺ تب تک صرف زبانی تصور کیا جائے

گا جب تک اس میں رسول ﷺ کے افکار کی ترویج باعمل طرائق پر نہ ہو، میرا ذاتی خیال ہے کہ جب تا کہ صاحب کلام کے اعمال وافعال میں تضاد کی کیفیات رہیں گی تب تک اشعار میں اثر آفرینی پیدا نہیں ہوسکتی۔ میلاد کا مہینہ بہت بابرکت مہینہ ہے اس میں ہمارے آقا ومولا سرور کائنات کی ولادت باسعادت ہوئی اس لیے اجتماعی اعتبار سے میلاد مصطفیٰ ﷺ منانا ہمارے عقیدے کا جزو ہے لیکن میلاد کی اصل روح کو سمجھتے ہوئے مقصدِ حیات تک پہنچنا ہر بشر کے لیے ضروری ہے کیونکہ یہی تعلیماتِ محمد ﷺ ہیں صرف جھنڈیاں لگانے ،نعرے لگانے یا لنگر تقسیم کرنے سے ہی حقیقی خوشیاں حاصل نہیں ہوتیں بلکہ اس کے لیے ہمیں اُسوہ رسول ﷺ کے واضع کئے گئے طریقوں پر چل کر آپ ﷺ کی اُمت کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہوں گی تاکہ ہم حقیقی مسرت کے ساتھ اللہ ورسول ﷺ کی خوشنودی کو پاسکیں۔اس ضمن میں صاحب کلام نے بہت عمدہ نصیحتیں کی ہیں جو سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ان کے نصیحت آموز یہ اشعار ملاحظہ کیجئیے !

چلو مدحت سنا دیں ہم کہ ہیں۔میلاد کی خوشیاں
فرشتوں کو دکھا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

سبھی کافر جہاں والے یا منکر ہوں یہاں والے
انہیں مل کر بتا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

زمیں والو، فلک والو، چمن والو، عدن والو
چلو ہر گھر سجا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

جو نقشِ پا کی تصویروں سے پرچم بھی منقش ہوں
"اٹک" بھر میں لگا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

سبیلیں بھی لگا دینا، نیازیں بانٹتے رہنا
یہ بچوں کو سکھا دیں ہم کہ ہیں میلاد کی خوشیاں

میلاد پاک کے حوالے سے ان کے کے کلام سے مزید یہ اشعار دیکھئیے !

غریبوں کی کریں امداد ہر میلاد پر مل کر
یہی اُسوہ ہے احمد کا عمل کر کے مناتے ہیں

نبی کامل کی اُمت میں کسی مفلس کی بیٹی کو
رقم دے کر کسی میلاد پر شادی کراتے ہیں

چلو میلاد پر ڈھونڈیں کوئی بیمار ایسا بھی
دوائی ہو نہ جس کے پاس تو اُس کو دلاتے ہیں

جو میرے مصطفیٰ کے اُمتی ناراض ہیں باہم
چلو میلاد پر ان کو ابھی راضی کراتے ہیں

اسی میلاد پر ڈھونڈیں جدا ہوتے ہیں جو بیٹے
انہیں ماں باپ سے ممکن اگر ہو تو ملاتے ہیں

گو عقیدت کی رو سے محافل و مجالس کا اہتمام کرنا احسن عمل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ تعلیمات رسول ﷺ پر چلنا نہایت ضروری ہے تا کہ انسانیت کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا بھی تدراک ہو سکے۔ دنیاوی و دینی اعتبار سے جتنی بھی محافل سجائی جائیں ان میں سسکتی انسانیت کی فلاح کے لیے بھی کچھ حصہ مختص کرنا چاہیے کیونکہ یہی دین کی اصل اساس ہے۔

سید حب دار نے ان اشعار کے ذریعے معاصر زمانے کے تناظر میں ہونے والے

مسائل کو نہ صرف اجاگر کیا ہے بالکل ان کے تدراک کے لیے وہ کوشاں نظر آتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمارے سماج میں رسول اللہ ﷺ واہلِ بیت اطہارؓ سے عقیدت و محبت کے یہ طرائق عمل کی صورت میں اُبھر کر سامنے آئیں۔

آپ ﷺ سے محبت کے ساتھ اہلِ بیت اطہارؓ کی محبت ان کے خون میں شامل ہے۔ یہ محبت جن اشعار کے قالب میں ڈھلتی ہے تو اس کا رنگِ ہی جدا ہوتا ہے۔ حب اہلِ بیتؓ میں ڈوبے ہوئے ان کے یہ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے!

نبیؐ کی آل بھی تو ہے نبیؐ کے ہی وجود سے
نبیؐ کی ذات سے کبھی انہیں نہ تم جدا کرو

نواسے کھیلا کرتے تھے وہ جس آنگن میں آقا کے
وہ کوچہ بھی محلّہ بھی وہ آنگن آپ کا ارفع

پکڑ کر آپ نے بازو کیا اعلان حیدر کا
امانت سے ولایت سے ہے بندھن آپ کا ارفع

مزید اشعار دیکھئے!

گلے سے لگاتے نبیؐ فاطمہؓ کو
خدا شاد ہوتا بہت آسماں پر

عُطا کیا ہے جو حسنینؓ کا ہمیں صدقہ
فقیر ہو گیا ہے تاجدار اب کے برس

آلِ رسول ﷺ سے محبت جب خواہش بن کر اُبھرتی ہے تو کچھ یوں لکھتے ہیں۔

نبیؐ کی پشت پر ابنِ علیؓ جس شان سے بیٹھے
وہی منظر مجھے یا رب دکھا دینا حقیقت میں

شہر مدینہ منورہ سے محبت درحقیقت آقا ﷺ سے عقیدت کا والہانہ اظہار ہے جو تقریباً اُن کی نعت میں واضع جھلکتا ہے۔آپ مدینہ شریف کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار ان اشعار کی صورت میں کرتے ہیں!

سبز گنبد کی فضاوں کا سفر مانگتے ہیں
ہم کسی روز مدینے کی سحر مانگتے ہیں

مزید یہ شعر ملاحظہ فرمائیے!

وہاں پر جا کے ملاقات کی تمنا ہے
عجیب تر ہے گدائی ادا مدینے میں

صاحبِ کلام نے مدینہ منورہ کی پر کیف فضاؤں اور صبح طیبہ کے نسیم وسبک ہواؤں کے دوش پر رنگ بکھیرتی ہوئی آذان کی آواز کے ساتھ پُرنم و دل گداز کیفیات کو جس انداز میں انہوں نے محبت وعقیدت سے اس نعتیہ مجموعے میں سمونے کی جو سعی کی ہے اللہ اس سعی کو ان کے لیے حاصلِ مقصود بنائے اور ان کی اس خواہش کو اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے!

میرے لہجے سے نعت یوں چھلکے
گُنبدِ سبز جا کے چُھو آئے

حُسنِ مدحت مجھے ملے ایسا
حُسنِ حسان ہو بہو آئے

اُمید ہے ان کے آنے والے نعتیہ مجموعے اپنے فن کے اعتبار سے ''مدح شاہ زمن'' سے بھی بہتر ثابت ہوں گے۔دُعا ہے ربِ کریم سے کہ وہ اپنی ذات بابرکت وصفات سے ان کی سعادت مندی اور توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

نعتیہ مجموعہ: مدحِ شاہِ زمن

تحریر: سجاد حسین سرمد، مدیر: دھنک رنگ

امسال رمضان المبارک میں ضلع اٹک میں سے دونعتیہ مجموعوں کی اشاعت ہوئی ۔ڈاکٹر نذر عابد صاحب کا ''برگ نعت'' اور سید حب دار قائم کا ''مدح شاہ زمن'' اواخرالذکر پیش نظر ہے ۔شاہ صاحب کا شماران خوش قسمت شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے رموز شعر سیکھ کر اپنے اسپ خیال کو ادھرادھر بھٹکنے نہیں دیا بلکہ دربار رسالت کی مدح سرائی میں سرنگوں رکھا ۔یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں عقیدت ہی عقیدت نظر آتی ہے۔الفاظ پاکیزہ اور پیرائیہ شستہ،احترام مصرعوں سے ٹپکتا ہوا اور عشق شعروں میں موجیں مارتا دکھائی دیتا ہے۔حضور نبی اکرم صلعم کے لیے ''تم'' ''تمھارے'' یا اس قبیل کے بجائے ''آپ'' ان کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔اس سے قبل اٹک کے بزرگ شاعر غلام ربانی فروغ صاحب کے مجموعہ نعت ''حرف نیاز'' میں یہ التزام نظر آتا ہے۔ یہ اہتمام ایک طرف بارگاہ نبوی میں اونچی آواز میں بات نہ کرنے کے حکم کی تعمیل ہے جبکہ دوسری طرف دلی خشوع وخضوع کی علامت بھی ہے۔نیز قادرالکلامی کے بغیر اسے روا نہیں رکھا جا سکتا۔حب دار قائم ضلع اٹک کے ان گنے چنے شعرا کی صف میں شامل ہو چکے ہیں جو نعتیہ مجموعہ رکھتے ہیں۔میں انھیں اس سعادت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

نعتیہ مجموعہ روح جمال

تحریر: سجاد حسین سرمد، (شعبہ اُردو گورنمنٹ کیڈٹ کالج، کوہاٹ)

سید حب دار قائم نے بہت کم وقت میں ملک سخن میں دوام حاصل کرنے کی تگ و دو میں خود کو ایسا منہمک کر دیا ہے کہ ان کے ہاتھوں سے قلم نہیں چھوٹتا۔ اعزاز کی بات یہ ہے کہ انھوں نے اصناف سخن کی رنگینیوں میں خود کو الجھانے کے بجائے صرف ایک در سے لو لگائی ہے۔ یہ وہ در اقدس ہے جہاں سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا۔ یہاں جبیں سائی کرنے سے جو مانگو, ملتا ہے اور حب دار قائم نے اس بارگاہِ عظیم سے دنیا کی دولت مانگنے کے بجائے علم و ادب کی روشنی کی بھیک مانگی ہے جو انھیں بقدر ظرف عطا کر دی گئی ہے۔حب دار قائم پچھلی ایک دہائی سے انتہائی عزم و استقامت سے اس نور کو بانٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔حضور نبی اکرم صلعم سے عشق ان کی رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ ان کی چشم تصور ہر لمحے گنبد خضری کا طواف کرتی رہتی ہے اور وہاں کے دلکش مناظر نگاہوں میں بسائے جب لوٹتی ہے تو ان کا قلم گل ہائے رنگا رنگ کے نذرانے قرطاس پر بکھیرتا چلا جاتا ہے جن کی خوشبو پڑھنے والا نہ صرف محسوس کرتا ہے بلکہ ایک روحانی ہالہ اس کے اطراف میں بن جاتا ہے۔ ایسا تبھی ممکن ہے جب دل کی آنکھ بھی مطالعہ میں شریک ہو۔ اسی صورت میں آپ ''روح جمال'' کے ہر صفحے پر بکھرے روحانی کیف سے آشنا ہو سکتے ہیں۔اس کتاب کے جمال آگیں سرور سے وہی روحیں سیراب ہوسکتی ہیں جو حیات جاوداں کی متمنی ہیں۔

سید حب دار قائم ، پی ٹی سی ایل آفس

تحریر: سجاد حسین سرمد، مدیر: دھنک رنگ

یکم جنوری 2016 میں سید حب دار قائم نے پی ٹی سی ایل آفس اٹک میں سکیورٹی سپروائزر کی حیثیت سے ڈیوٹی کا آغاز کیا ان کی ادبی زندگی اور ادبی صلاحیتیں پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کی نذر ہوئیں تاہم ریٹائرمنٹ کے بعد خود کو اردو ادب اور اردو نعت کے لیے وقف کر دیا روحانیت کی طرف مائل ہیں لہٰذا ان کی پہلی کتاب ''نمازِ شب'' کے نام سے شائع ہوئی جس میں نمازِ شب کی تاریخی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے شاعری سے بے انتہا لگاؤ تھا لہٰذا کسی استاد کی تلاش میں سرگرداں تھے اٹک کے ادبی حلقے سے بالکل ناواقف تھے اپنے بھائی سید عون شاہ کی وساطت سے حسین امجد سے ملاقات ہوئی شاعری کے اسباق سیکھنے کے لیے راقم کے پاس ''ضلع کچہری اٹک'' آئے عروض کی چند بحور پر کامل قدرت رکھتے ہیں اور ان پر کلام کو موزوں کرنے کا سلیقہ بدرجہ اتم جانتے ہیں، نعت خاص میدان ہے، ان کے نعتیہ مجموعے ''مدحِ شاہِ زمن'' کو کئی ایوارڈز مل چکے ہیں ایک پنجابی کتاب ''اکھیاں وچ زمانے'' منصۂ شہود پر آ چکی ہے جنڈ کے عظیم بزرگ ''چھانگلا ولی سرکار'' پر بھی کتاب مرتب کر چکے ہیں میری وساطت سے سعادت حسن آس سے واقفیت ہوئی اور اصلاح احوال کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا آس صاحب کے ان کے ہاں قدم رنجہ فرمانے کی برکت سے اٹک کے ادیبوں سے ان کے خاطر خواہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں یوں یہ بیٹھک آباد ہے یہاں اٹک کے تقریباً سبھی ادیب آتے ہیں شعر سننے سنانے کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی ہے شاہ صاحب بلا کے مہمان نواز ہیں لہذا چائے شربت سے خوب خاطر تواضع کرتے ہیں اپنا تازہ کلام سناتے ہیں اور دادِ سخن سمیٹتے ہیں سعادت حسن آس اور نزاکت علی نازک

باقاعدہ ان کے ہاں آتے ہیں شاہ صاحب مہمانوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں نشست سے اٹھ کر ان کا استقبال کرتے ہیں چاہتے ہیں کہ لمبی لمبی نشستیں ہوں بعض اوقات ایک نشست کئی گھنٹوں پر پھیل جاتی ہے اور اس دوران کئی بار چائے کا دور چلتا ہے سردیوں میں ہیٹر اور گرمیوں میں ایئر کولر کے باعث یہاں کافی رونق ہوتی ہے۔ پی ٹی سی ایل کا دفتر کچہری چوک کے پاس ضلع کچہری اٹک کے بالمقابل واقع ہے شاہ صاحب دفتر کے مرکزی دروازے میں داخل ہوتے ہی بائیں طرف بنے ایک کمرے میں بیٹھتے ہیں دفتر نما اس کمرے کا ماحول غیر رسمی ہے سکیورٹی گارڈ بھی یہیں بیٹھتے ہیں ایک چارپائی اور کچھ کرسیاں جبکہ شاہ صاحب ایک بڑی سی میز کی دوسری طرف میرِ مجلس۔۔۔۔۔۔۔۔ گیٹ پر بار بار آنے والی گاڑیوں کے لیے دروازہ کھولنے کے لیے سکیورٹی گارڈ اٹھتے ہیں سڑک پر گاڑیوں کا شور رہتا ہے، نیز سرکاری افسران کی آمد و شد بھی ہوتی رہتی ہے۔ ارشاد علی بھی یہاں اکثر لمبی نشست کرتے ہیں یہ شاہ صاحب کی محبت ہے کہ یہاں آنے اور ان کے پاس بیٹھنے کو جی چاہتا ہے ان کی غیر موجودگی میں بھی اگر یہاں بیٹھا جائے اور چاہے منگوائی جائے تو اس کی کھلی اجازت ہے سکیورٹی گارڈ کو واضح ہدایات ہیں کہ ان کی غیر موجودگی میں مہمانوں کی آؤ بھگت کی جائے۔ سکیورٹی گارڈز چائے پیش کرتے ہیں اور گپ شپ سے معظوظ ہوتے ہیں۔ سردیوں میں الیکٹرک ہیٹر کے باعث یہ بیٹھک پرسکون ماحول فراہم کرتی ہے۔ حب دار قائم نے یہیں بیٹھ کر پاکستان بھر کے کئی ادبا سے روابط قائم کر لیے ہیں اور پاکستان بھر کی ادبی سرگرمیوں سے مکمل واقف رہتے ہیں کئی مشاعروں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں اخبارات میں ان کے کالم اور مضامین باقاعدگی سے چھپتے ہیں جبکہ فیس بک پر ہر روز نئی نعت کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں اس بیٹھک میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ تصاویر بنوا کر فیس بک پر چڑھانا بھی ان کا معمول ہے کاروان قلم اٹک کے غیر رسمی اجلاسوں کا انعقاد بھی یہاں ہوتا رہتا ہے جس کی ویڈیو سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں تک پہنچتی ہے۔

حوالہ: پروفیسر سجاد حسین سرمد صاحب کی کتاب ''ضلع اٹک کی ادبی بیٹھکیں'' صفحہ نمبر 47،4948

اکھیاں وچ زمانے

تحریر: سید مبارک علی شمسی، بہاولپور

سید حب دار قائم نقوی کا تعلق پنجاب کے ضلع اٹک سے ہے جو شعر و ادب کے لحاظ سے بہت ہی زرخیز ہے۔سید حب دار قائم نقوی خانوادہُ سادات کے چشم و چراغ ہیں اور ایک عرصہ سے علم و ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔سید حب دار قائم نقوی کو اردو اور پنجابی میں شعر کہنے اور نثر لکھنے کا ملکہ حاصل ہے،آپ ایک سچے اور کھرے انسان ہونے کیساتھ ساتھ با کمال اور خوش اخلاق شخصیت کے مالک بھی ہیں۔سید حب دار قائم نقوی صاحب پاک آرمی میں اعلیٰ منصب پر اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں،یعنی آپ کو ادب خدمت کیساتھ ساتھ قوم کی خدمت کرنے اور اپنی دھرتی ماں کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کا بھی شرف حاصل ہے اور آپ کا شمار وطن عزیز کے غازیوں میں ہوتا ہے۔سید حب دار قائم نقوی پاک فوج میں اپنی شاندار سروس پوری کرنے کے بعد اب ایک پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی میں سیکیورٹی سپروائزر کے منصب پر فائز ہیں۔سید حب دار قائم نقوی اپنی تحریروں میں بڑی سے بڑی بات سادگی اور اختصار کے ساتھ بیان کر جاتے ہیں اور اپنی بات سلیس زبان میں قاری کے دل و دماغ میں منتقل کرنے کا ہنر بھی بخوبی جانتے ہیں۔آپ کی کہانیاں دلچسپ معلوماتی اور سبق آموز ہوتی ہیں اور ان میں ایک خاص قسم کی مقصدیت ہوتی ہے اور یہی وہ بات ہے جو سید حب دار قائم نقوی کو اپنے ہم عصر لکھاریوں میں ممتاز کرتی ہے۔آپ کی تحریریں ملک پاکستان کے قومی اخباروں اور معیاری رسائل و جرائد میں باقاعدگی کیساتھ چھپتی رہتی ہیں۔اور آپ اپنی منفرد تحریروں کی بدولت شہرت کے تمام بام و در عبور کر چکے ہیں۔آپ کا منفرد اسلوب ہی آپ کی

پہچان ہے۔سید حب دار قائم نقوی سے میری شناسائی بہت ہی پرانی ہے دوستی کے اس سفر میں میں نے انہیں ہمیشہ ایک شفیق بھائی، وفادار دوست، اور عظیم انسان پایا ہے۔ بلاشبہ سید حب دار قائم نقوی کا شمار کہنہ مشق اور مستند لکھاریوں میں ہوتا ہے۔اردو زبان میں آپ کے دو نثری مجموعے (1) نماز شب اور (2) چھانگلا والی موج دریا شائع ہو کر علمی و ادبی حلقوں سے داد تحسین وصول کر چکے ہیں اور دو مجموعے ''افلا یتد برون'' (اردو نثر) اور ''رہیں شاعری میں آپ'' (اردو نعتیہ شاعری کا مجموعہ) زیر طبع ہیں جبکہ زیر نظر کتاب'' اکھیاں وچ زمانے'' آپ کا تیسرا مجموعہ ہے جو کہ پنجابی زبان میں سید حب دار قائم نقوی کی لکھی ہوئی کہانیوں کا مجموعہ ہے جسے ادارہ جمالیات اٹک نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے اور یہ ضخیم مجموعہ 174 صفحات پر مشتمل ہے۔اس نثری مجموعے کا انتساب آپ نے حضرت سائیں محمد جاوید اقبال طور قادری اور غلام ربانی فروغ کے نام منسوب کیا ہے۔سید حب دار قائم نقوی کا تعلق چونکہ ایک روحانی اور مذہبی گھرانے سے ہے اور آپ کے دوست احباب کیساتھ ساتھ آپ کے عقیدت مندوں کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ نے فوج میں اپنی تعیناتی کے دوران بہت سے نشیب و فراز دیکھے بہت سے مناظر دیکھے جو آپ کی آنکھوں میں سما گئے جنہیں لفظوں کا پیرہن پہنا کے آپ نے قاری کے سامنے رکھ دیا، اور میرے خیال کیمطابق یہی آپ کی اس کتاب کا موضوع بنا۔کتاب ھذا میں کل 50 سٹوریاں شامل کی گئی ہیں اور اسے تین مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب ''سلام پاک فوج'' کے عنوان سے ہے جس میں 15 کہانیاں شامل ہیں اور دوسرا باب'' بابا معصوم بادشاہ'' کے نام سے ہے اور اس میں بھی 15 کہانیوں کو منتخب کیا گیا ہے جبکہ تیسرا اور آخری باب'' متفرق واقعات'' کے نام سے 20 کہانیوں پر مبنی ہے۔تنقیدی آراء میں سجاد حسین سرمد کی آراء شامل ہے جبکہ'' مُڈھ آلی گل'' کے عنوان سے مصنف کتاب ھذا کا مضمون شامل ہے۔صفحہ نمبر 14 پر اختر ہاشمی کے کلام ''بول نہ وڈا بول فقیرا'' سے متاثر ہو کر سید حب دار قائم نقوی کے قلم سے لکھا عارفانہ کلام اس مجموعہ نثر کی اہمیت میں اضافہ کر رہا ہے۔نمونہ کلام ملاحظہ کیجیئے وہ کہتے ہیں کہ:

شہہ رگ توں وی نیڑے جھڑہ
آل دو آلے اس دا چہرہ
رہندہ تیرے کول فقیرا
دل دے تالے کھول فقیرا

پہلی کہانی ''سیاچن دا وفادار'' کے عنوان سے ہے جس میں مصنف نے گلگت سے سیاچن جانے پر راستے میں نظر آنے والے خوبصورت مناظر اور موسمی تبدیلیوں کو قلم بند کرنے کیساتھ ساتھ وہاں کے لوگوں کا طرز زندگی حسن سلوک اور ان کی مہمان نوازی کی تعریف و توصیف بھی بیان کی ہے۔اور خاص کر ایک کتے کا تذکرہ کیا جس کی بدولت برفباری کی زد میں آ کر برفانی تودوں کے نیچے دھنس جانے والے آرمی کے جوانوں کا سراغ ملا،اس کہانی کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات کے فرمودات یاد آ جاتے ہیں جس طرح اصحاب کہف کیساتھ کتے نے وفا کی تھی وہ پورا قصہ قرآن پاک میں موجود ہے۔اس کے بارے میں میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ خالق کائنات جس طرح سے چاہے اپنے پیاروں کی حفاظت فرماتا ہے۔سیاچن،روح تے قرآن جس میں میسر حیات کی شہادت کا واقعہ پڑھنے کو ملا جسے پڑھ کر میرا سر فخر سے بلند ہو گیا کہ ہمارے فوجی بھائی اتنی مشکلات میں بھی یاد خدا سے غافل نہیں رہتے۔سیاچن،جاں نثار پتھر اور لاش بھی بڑی متاثر کن کہانی ہے جس میں فوج کے نظم و ضبط اور فوجی جوانوں کے بلند حوصلے بیان کیے گئے ہیں کہ ملک وملت کی محبت میں ہمارے فوجی جواں کس طرح برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں پہ یخ بستہ راتوں میں موسم کی تلخیاں جھیل کر جاڑے کے موسم میں تمام دنیاوی کاموں سے بے خبر نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے دشمن کے سامنے اک سیسہ پلائی دیوار بنے ہوئے ہیں۔سیاچن ایک ایسی جگہ ہے جہاں جانے کے بعد یوں لگتا ہے جیسے انسان کا پوری دنیا سے رابطہ منقطع ہو کے رہ گیا ہو، یہاں کا ہر لمحہ صبر آزما ہونے کیساتھ ساتھ اپنے ہمراہ کئی تلخیاں لیئے ہوتا ہے، یہ تو ہمارے فوجی جوانوں کا بلند حوصلہ ہے کہ وہ موسمی تبدیلیوں سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور دشمن کی گولیوں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں، میں پاک آرمی کے تمام جوانوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔

سیدحب دارقائم نقوی کی یہ کہانیاں پڑھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ قاری کی انگلی پکڑ کر گلگت اور سیاچن کی سیر کروا رہے ہیں اور فوج کی خدمات کے بارے میں آگاہی دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کہانیاں اپنے اندر ایک مکمل سفرنامے کا لطف لیے ہوئے ہیں۔ سیدحب دارقائم نقوی نے سیاچن کا جونقشہ کھینچا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

دوسرا باب ولیٔ کامل حضرت بابا حاجی امام رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب قصہ سے شروع ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اس کامل ولی کی کرامات کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں انہوں نے اپنی ولیت کے بل بوتے پر میٹھے پانی کا چشمہ جاری کیا اور خدا کی وحدانیت پر زور دیا، چشمہ جاری کرنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ''فقیر رب کائنات کی نشانیاں دکھاتے رہتے ہیں اور لوگوں کے من کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں، اور کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو پیاس بجھانے کے بعد اپنی نہ مانیں گے بلکہ اپنے پالنے والے رب کی مانیں گے، اور اگر خالق اکبر کی مانیں گے تو زمین کی ہر چیز ان کیلئے مسخر کردی جائے گی''۔ تاہم اس چیپٹر کی ہر کہانی اللہ تعالیٰ کے کامل ولیوں اور بزرگان دین کے معجزات اور ان کی کرامات اور ان کی طرف سے کی گئی دین کی تبلیغ کے واقعات سے بھری ہوئی ہے اور اپنے اندر تصوف کے کئی رنگ سموئے ہوئے ہے جنہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سیدحب دارقائم نقوی کا تصوف سے گہرا لگاؤ ہے اور ولیوں سے دلی محبت ہے یہی وجہ ہے کہ آپ اولیاء اللہ کی کرامات کے معترف دکھائی دیتے ہیں۔

اس مجموعہ میں شامل تمام کہانیاں دلکش اور اپنی مثال آپ ہیں جن میں معیار کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ سیدحب دارقائم نقوی کی اس کتاب کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ سیدحب دارقائم نقوی نے جو کچھ دیکھا جو کچھ سنا جو کچھ پرکھا یا محسوس کیا ان سب نظاروں کو انہوں نے لفظوں کے روپ میں سپردقلم کر کے صفحۂ قرطاس کی زینت بنا دیا ہے۔ سیدحب دارقائم نقوی کو اس مجموعہ کی کامیاب اشاعت پر میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کے روشن ادبی مستقبل کیلئے دعاگو ہوں۔

”مدحِ شاہِ زمن“

تحریر:ابرار شاکر (تمغہء امتیاز) پنڈی گھیب

سید حب دار قائم صاحب کا تعلق ضلع اٹک کی تحصیل پنڈی گھیب سے ہے آپ کا شمار اٹک کے صفِ اول کے لکھاریوں میں ہوتا ہے آپ کی شخصیت کا سب سے متاثر کن پہلو جوان سے ایک ہی دفعہ اور سرسری ملنے والے کو فوراً محسوس ہوتا ہے ان کا حسنِ اخلاق ہے آپ سے ملتی ہی آپ کی ذات سے بے تصنع زندگی اور سادہ اطوار کی فطری رعنائی کی خوشبو محسوس ہونے لگتی ہے آپ کی ظاہری شخصیت کی طرح آپ کے خیالات وافکار بھی سادگی کا مرقع ہیں آپ کے تنقیدی مضامین اور تبصرے دیکھیں یا دوسری تحریریں پڑھیں ہر جگہ آپ نے بات پُر پیچ طریقے سے کرنے کے بجائے سادہ اور شستہ انداز میں کی ہے آپ ایک قادرالکلام شاعر بھی ہیں آپ کی نظمیں اور غزلیں موقر اخبارات اور معیاری رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں آپ پر خداوند کریم کا ایک خصوصی فضل یہ بھی ہے کہ آپ کو ذوقِ نعت سے سرفراز فرمایا۔

مدحت میں جو ملی ہے مجھے آپ کی لگن
اب آرزو یہی ہے رہیں شاعری میں آپ

نعت کہنے کا ذوق اور صلاحیت اللہ عزوجل کی عنایاتِ خاص ہے ورنہ کہاں مقصود کائنات، وجہ تخلیقِ عوالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لامحدود فضائل ومناقب اور شمائل وخصائل کا بیان اور کہاں ہمارا محدود تخیل۔

آپ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ”مدحِ شاہِ زمن“ آپ کی سرکار دو عالم سے گہری عقیدت و محبت کا اظہار ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سید صاحب کی پر عجز

عقیدت و محبت کا کیف اول سے آخر تک ہر ہر شعر میں برقرار رہتا ہے "مدحِ شاہِ زمن" کے سرسری مطالعہ سے ہی تاثر ابھر کر سامنے آجاتا ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی حب دار قائم کی فکر و نگاہ کا محور ہے۔

مرے آقا کی تعریفیں ملائک تک نہیں قائم
مجھے سارا جہاں اُن کی ثنا کرتا نظر آیا

سعادت ملی ہے یہ مجھ کو خدا سے
صدا نعت لکھنا ہنر ہو گیا ہے

غریبوں کا والی کوئی بھی نہیں تھا
ہمیں والی ء دو جہاں مل گیا ہے

یہ عشقِ نبی جب سے اترا ہے دل میں
مرے دل کا روشن نگر ہو گیا ہے

خدا کا شکر ہے قائم بھی ہے آقا کی امت میں
خدا کا شکر ہے تھاما ہے دامن آپ کا ارفع

سید حب دار قائم کو ایک عاشقِ صادق کی طرح محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے حسین دکھائی دیتی ہے آپ کے نعتیہ مجموعہ میں بالخصوص شہرِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک والہانہ لگاؤ دکھائی دیتا ہے شاید ہی کوئی نعت ایسی ہو جس میں مدینہ طیبہ کا ذکر کسی نہ کسی انداز میں نہ ہو آپ کو شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر شے رشکِ جنت دکھائی دیتی ہے شہرِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرنور فضاؤں، مقدس ہواؤں، در و دیوار، گلیوں، پرندوں، خاک ہر شے کے

ذکر سے آپ کی گہری وابستگی و عقیدت کا اظہار ہوتا ہے آپ کے درج ذیل اشعار کے ایک ایک لفظ سے خوشبوئے مدینہ کی مہک محسوس ہوتی ہے۔

زمانے سے بڑھ کر حسیں ہے مدینہ
سنو رونقِ عالمیں ہے مدینہ

جہاں بس رہے ہیں مرے کملی والے
وہ ہر اک نگر سے بریں ہے مدینہ

تبھی شانِ دھرتی پہ حیراں فلک ہے
محمدؐ کے تن کا امیں ہے مدینہ

وہاں پیارے احمدؐ نے سجدے کیے ہیں
جہانوں سے ارفع کہیں ہے مدینہ

تو حب دار قائم بتا دے سبھی کو
زمیں کے یہ تن کی جبیں ہے مدینہ

ہمراہ اپنے بطحا مجھے لے کے جاؤ لوگو
دل سے جدائی کا غم تم ہی مٹاؤ لوگو

جو قافلہ بھی مدینے کی سمت جائے گا
دھنک سا رنگ وہ قلب و نظر میں پائے گا

خضرٰی کے پاس ہم کو کچھ دیر بیٹھنے دو
کرنی ہیں دل کی باتیں ابھی مت اٹھاؤ لوگو

درود اُن کے مدینہ پر فلک کا ہر مکیں بھیجے
سلام اُن کے مدینہ پر مکان و لا مکاں بھیجے

میرے لیے سید حب دار قائم کے نعتیہ مجموعہ کے خصائص چند سطور میں لکھنا ممکن نہیں ہے ''مدحِ شاہِ زمن'' پر کچھ لکھنا میرے قلم کے لیے باعث عز و شرف ہے۔

۞۞۞

سید حب دار قائم

تحریر: شہزاد افق

حب دار حسین شاہ المعروف سید حب دار قائم صاحب کا تعلق اٹک سے ہے آپ نقوی سادات ہیں اور 38 ویں سلسلہ کے بعد آپ کا سلسلہ شجرہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے آپ کے اجداد پاک مدینہ سے سامرہ اور سامرہ سے بخارا ہجرت کر کے آئے تھے بخارا سے ہندوستان موجودہ پاکستان کے اچ شریف میں آپ کے جد پاک حضرت جلال الدین شیر شاہ سرخ پوش بخاریؒ ہجرت کر کے آئے اور اب آپ کا خاندان پاکستان کے کونے کونے میں بس رہا ہے آپ نے لاہور کینٹ کھاریاں کینٹ راولپنڈی کینٹ اور ایبٹ آباد کینٹ وغیرہ میں اپنا بچپن گزارا۔ آپ فوج سے ریٹائرڈ ہیں۔ کالج کے زمانے ہی سے قلم اور قرطاس سے وابستگی ہے آپ نے زندگی کے ناقابل فراموش واقعات لکھے اور ادبی دنیا میں اپنی شناخت پیدا کی حلقہ ارباب شاد کے رکن بنے اور شعر کہنا شروع کیا نمازِ شب، چھانگلا ولی موج دریا، اکھیاں وچ زمانے آپ کی کتابیں ہیں اور آپ مختلف ادبی حلقوں سے پذیرائی حاصل کر چکے ہیں مختلف رسائل اور اخبارات میں آپ کی تخلیقات شائع ہوتی رہتی ہیں آپ عمدہ نعت کہتے ہیں اور عقیدت کے پھول بکھیرتے ہیں آپ کی کچھ غزلیں معروف گلوکاروں نے گائی بھی ہیں آپ منفرد اسلوب کے مالک ہیں

حوالہ: کتاب کا نام ''ادب سماج انسانیت'' اشاعت 2022ء صفحہ نمبر 242

مدحِ شاہ زمن

تحریر: گوہررحمان گہرمردانوی

ایک دفعہ عبدالحمید ثانی کے پاس ایک شکایتی آیا اور کہا کہ وہ میرا مقروض ہے تب شاہ ترک نے وضاحت طلب کی تو وہ کچھ یوں گویا ہوا کہ میرے خواب میں حضورانور آئے اور فرمایا کہ تجارت میں نقصان پر کبیدہ ءخاطر نہ ہوں۔۔۔میر حمید۔۔کے پاس جاؤوہ آپ کا مسئلہ حل کردے گا۔عبدالحمید چند ثانیے ساکت کھڑا شکایتی کو دیکھتا رہا اور کہا ایک بار پھر اپنا خواب دھراؤ کہ میرے آقا نے میرے بارے میں کیا کہا وہ شخص جتنی بار۔۔میرے حمید۔۔کا ورد کرتا رہا عبدالحمید ہر بار اشرفیوں بھرا تھیلا تھما تا رہا۔واقعہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سچا عاشق رسول وہ ہوتا ہے جو الفت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار رہتا ہے جن کا ہرلمحہ یادنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرتا ہے۔محترم بھائی جناب سید حب دارقائم اٹک بھی ان مدح خوانوں میں شامل ہیں جس سے حب قاب قوسین نے نعتیہ مجموعہ مدحِ شاہ زمن لکھوایا۔چونکہ حمد ونعت ادب کی وہ سنگلاخ سرزمین ہے جس پرعشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر زرخیزی نہیں لائی جاسکتی اور سخنوری کا پوداثمر بارنہیں ہوسکتا۔بہت سے معتبر شعراء کرام بھی حمد ونعت لکھتے ہوئے گھبراہٹ کا شکار رہتے ہیں کہ مبادہ تعریف وتوصیف میں کوئی ایسا لفظ یا خیال درنہ آئے جو شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں لیکن رب العالمین جس کو یہ ہنرعطا کرتا ہے اس کی زندگی سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتی نظرآتی ہے سید حب دارقائم بھائی بھی ان چندخوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جس کو۔۔دراقدس سے صوتی ترنگ خیرات میں ملتی ہے اور فکری عفت مدینے کے نشیلے جھونکوں سے جلا پاتی ہے۔بیشک حمد ونعت خالص مذہبی میلان کا

تقاضا کرتی ہے اور اس کے لیے سیرت مصطفٰی سے مکمل آگاہی لازمی ہے۔ یوں تو ہر مسلمان کو حضور کی زندگی کا لمحہ لمحہ علماء نے بیان کیا ہوتا ہے لیکن مزہ تب دوبالا ہو جاتا ہے جب آپ ایک شاعر بھی ہوں اور حب دار بھائی کی طرح بے ساختہ یہ کہنے پر قدرت رکھتے ہوں۔۔

ہراک ذرے میں احمد کا گزر ضوبار باقی ہے
مدینے میں جہاں جاؤں وہاں دیدار باقی ہے
زیارت کی تمنا جس کسی نے کی ہوئی پوری
ہراک بطحا سے ہو آیا فقط حب دار باقی ہے

حب دار قائم بھائی کے ہاں بھی بالکل خاکسار جیسی تڑپ ملتی ہے جس کا اظہار نعوت میں جا بجا موجود ہے کہ مدینے کی زیارت نصیب ہوں اور در اقدس پر اک عاصی کھڑا مدحت سرائی کر رہا ہو اس لیے تو حب دار بھائی یہی خواہش بار بار کرتے ہیں نظر آتے ہیں کہ:۔

سبز گنبد کی فضاوں کا سفر مانگتے ہیں
ہم کسی روز مدینے کی سحر مانگتے ہیں
نعت بنتے ہوئے آنکھوں میں گہر آجائیں
اپنی مدحت سے دعاؤں میں اثر مانگتے ہیں

مجموعہ نعت پڑھتے ہوئے حب دار بھائی قاری کو بحر و قافیہ کی موزونیت کے ساتھ پرواز تخیل میں ایسا جکڑ لیتے ہیں جس سے ایک خوگر حمد و نعت کا پڑھے بغیر نکلنا محال ہو جاتا ہے۔

ان کے ہاں لطیف احساسات کا ایک ایسا عمیق تجربہ ملتا ہے جو بہت کم نعت خوانوں کو نصیب ہوتا ہے۔تخیل کو الفاظ کا جامہ پہنانے کا ہنر کوئی حب دار قائم سے سیکھے جہاں خوبصورت تلمیحات کا ایک بیش بہا خزانہ چھپا ہوا ہے مثلا۔۔۔

وہ شاہیں کا حملہ کبوتر وہاں سے
بچایا نبی نے معنبر زباں سے

ملا اونٹ روتا ہوا جب نبی سے
ستاتا ہے مالک کہا سب نبی سے

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سید حب دار قائم بھائی سیرت پاک کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں اور ہر واقعے کو الفاظ میں پرونے کا ہنر جانتے ہیں۔ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

جنھیں رب نے نوازا ہے محمد کی محبت سے
درودوں کی محافل میں ندا کرتا نظر آیا
فروغ نعت کرتا ہے جو دل کے آبگینوں سے
وہی مدحت رقم کر کے ضیا کرتا نظر آیا

الغرض سید حب دار قائم وہ نعت خوان شاعر ہیں جس کو ترنم اور نغمگی ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے اور خیال کسی فرمان کی طرح قلب و ذہن پر نازل ہوتا ہے۔دعا کہ رب العالمین اس مجموعے کے وسیلے سے ان کے ہر دانستہ و نادانستہ خطا معاف فرمائے اور نیکیوں پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و حوض کوثر کا جام دست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوں۔

۞۞۞

ارتسامِ خیال

تحریر: گوہر رحمان مردانوی

فی زمانہ سرزمینِ ادبیاتِ اردو کو زرخیز رکھنے اور منثور سخنِ اردو کے معدودے دہقانانِ ادب لطیف پیرائے اظہار اور خالص ادبی لہجے میں کچھ لکھنے کے قابل رہ چکے ہیں کیونکہ لسانیات کے تصادم سے نسلِ نو اپنی مادری زبان تو چھوڑیں بل کہ قومی و بین الاقوامی زبان میں بھی اپنا مطمعِ نظر واضح کرنے سے قاصر ہے کیونکہ زبانوں کے اسی تصادم نے ہر زبان سے چوں چوں کا مربہ بنایا ہوا ہے۔ عام منثور تحریر میں عام و خاص دیگر زبانوں کے ٹانکے لگا کر کسی ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوتا بلکہ رسان سے بدیسی الفاظ ملا کر بولتا اور تحریر میں لاتا ہے۔ ایسے حالات میں چند افراد نے دامن اردو کو تھام رکھا ہے جس میں اٹک کی ادب پرور فضا اور ادب خیز و مردم خیز مٹی نے وہ گوہر نایاب پیدا کیے ہیں جو ادبِ اردو کو اوڑھنا بچھونا سمجھ کر شب و روز منظوم و منثور ادب کو سیراب کرتے نظر آتے ہیں۔ سیدی، سید حب دار قائم بھی انہی نگینوں میں شامل ہیں جو بقول مرشد اقبال ایسا نگینہ ہے کہ:

زندگانی ہے صدف قطرہ نیساں ہے خودی
دیکھیے کیا ہوتا ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

جب ایک انسان اردو ادب کو اپنی ذاتی جیب خرچ سے درجنوں کتابیں شائع کروا سکتا ہے تو سمجھ جانا چاہیے کہ وہ خودی کے اس مقام پر فائز ہے جہاں بڑے بڑے مخیرّ بھی تہی دست نظر آتے ہیں۔ سید حب دار قائم ایک درویش منش انسان، محبت کرنے والی شخصیت اور اپنی جان سے بڑھ کر ادب اور ادیب سے محبت رکھنے والے نے ابھی چند مہینے بیشتر اپنا ایک نعتیہ

مجموعہ ''صبحِ نعت'' شائع کروا دیا تھا اور ابھی زیر تبصرہ کتاب "ارتسامِ خیال" کو جلد از جلد شائع کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم نے اپنا حقیر سا حصہ شامل کرنے لیے جناب کی کتاب کمپوز کرنے کی ہامی بھری کیونکہ کتابِ ہٰذا کی نظر ثانی ہمارے ذمہ ڈالی گئی تھی اس لیے ایک پنتھ دو کاج۔ ہم کتاب کمپوز کرتے ہوئے نظر ثانی بھی کرتے رہے۔ شائد ہم سے بھی کمی بیشی ہوئی ہو کیونکہ کوئی انسان کسی بھی لحاظ سے کامل نہیں سوائے رب عزوجل کے اس لیے قارئین کرام نظر کرم فرمائیں گے کیونکہ ایسی غلطیاں ارادی نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر صادر ہوتی ہیں۔

اب آتے ہیں ذرا کتاب میں موجودہ سید حب دار قائم صاحب کے کالمز، مضامین وتبصرہ جات کی طرف تو نظر ثانی کرتے ہوئے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ صاحب تبصرہ نے جس جس کتاب کے بارے میں لکھا تو اس کتاب کے ورق ورق کو اپنے اندر جذب کر کے اور اس شاعر ومصنف کے الفاظ کی دلی ترجمانی کی ہے اور اسے اپنے الفاظ کی شکل میں تبصرہ کر کے گویا اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ مختلف کتابوں پر تبصروں، کالمز و مضامین جناب سید حب دار قائم صاحب کی کہنہ مشق شخصیت سامنے آ جاتی ہے کہ ایک جہاندیدہ ادیب کس طرح الفاظ سے کھیل کر اپنی اندرونی کیفیات کو صفحۂ قرطاس پر مرتسم کر سکتا ہے۔ ہر ہر تبصرہ ایک الگ ادب پارہ اور کالمز و مضامین خالص ادبی لہجے میں لکھنے والے سید حب دار قائم صاحب سرزمینِ اٹک کی وہ نایاب شخصیت ہیں اگر آج ان کو پذیرائی نہ ملی تو معدودے سہی لیکن لوگ تو کریں گے ضرور، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے لوگوں کو زندگی میں سراہا جائے اور ان کی ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سید حب دار قائم صاحب کی عملی استعداد اور ادب پروری میں مزید اضافہ فرمائے اور ان کو ہمت دے کہ وہ اس طرح کے خوبصورت اضافے ادبیاتِ اردو میں کرتے رہے۔ آمین ثم آمین

تقریظ

گوہر رحمان گہرمردانوی

فی زمانہ جہاں لطیف جذبوں کی کمیابی اور لغویات کی فروانی کا رونا ہے جبکہ کتب بینی کو ایک طرف رکھ دیا گیا وہاں کچھ لوگ ادب لطیف کا بارِ گراں ناتواں کندھوں پر اٹھائے ڈھور ہے ہیں تاکہ آخری ہچکیاں لیتی سخن پروری کو بمشکل تمام سہی سہارا دیں کیونکہ یہ کتب بینی کا آخری زمانہ ہے اس کے بعد شائد کتاب ہی نہ ملے مطالعہ کیلیے۔سیدی، سید حب دار قائم غریب وال اٹک جو کہ نام و شجرہ سے اہل بیت اطہار سے منسلک ہیں تو لامحالہ افتادِ طبع کا میلان مذہبی اصنافِ سخن کی طرف ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔جیسا کہ اہل علم اور صاحبانِ بصیرت کو پتہ ہے کہ سخن سازی اور منظوم اصناف سخن میں حمد و نعت اور مناقب و مرثیہ جات لکھنا کارِ مشکل ہے کیونکہ اگر دینی علوم سے واقفیت کے ساتھ ساتھ عمل نہ ہوں تو ان اصناف سخن میں طبع آزمائی کرنا آسان نہیں۔سید حب دار قائم کو اگر الفاظ کے آئینے میں پرکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ صاحب کلام کو قدرت کلام اس لیے بھی ان اصنافِ سخن پر حاصل ہے کہ وہ دینِ محمدی پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔خاکسار نے بھی جہاں کہیں بھی اسے دیکھا تو بارگاہ رب العزت میں سر بہ سجود دیکھا۔یہ تو سب جانتے ہوں گے کہ سید حب دار قائم ایک کہنہ مشق ادیب و شاعر ہیں تو اس پر اردو کے اس پیادے کو لکھنے اور شخصیت کے اس پہلو پر بات کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اس لیے خاکسار صرف اس کی صبحِ نعت پر بات کو آگے بڑھائے گا۔جیسا کہ میں نے اوپر وضاحت کی کہ حمد و نعت و مناقب جیسی سنگلاخ اور احتیاط طلب صنف سخن پر اگر کسی کو عبور حاصل ہے تو باقی اصناف سخن اتنے مشکل نہیں۔۔کتاب صبحِ نعت سید حب دار قائم بھائی کا نعتیہ مجموعہ

اس لحاظ بھی منفرد و ممتاز حیثیت کا حامل ہے کہ صاحب کلام کا قلم جب جب قرطاسِ ابیض پر گھوما ہے تو طواف کعبہ اور ایک جذب کے عالم میں مدینہ کی گلیوں سے محبت سینچ کر اسودی سیاہی سے اس طرح بھر دیا ہے کہ انسان اگر ایک بار کتاب کا مطالعہ شروع کر دے تو حرف اول تا آخر سر اٹھانے کی فرصت نہیں ملے گی اور خیالات کی بحر بے کراں میں غوطہ زن تب نکل آئے گا جب کنارے کی آخری حد تک پہنچے گا۔اس اردو کے پیادے گوہر رحمان گہر مردانوی کو نہ تو دعویٰ تھا نہ ہے کہ ایک کہنہ مشق استاد ادیب وشاعر ہے اور نہ کبھی ہوگا لیکن سید حب دار قائم نے کتاب ہٰذا پر تقریظ لکھنے کی دعوت دی تو الٹے سیدھے کمزور الفاظ میں اپنے دل کی آواز آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ کتاب ہٰذا کو نہایت عرق ریزی سے مطالعہ کرنے کا محرک سید حب دار قائم بھائی کا ہم جیسے اردو کے پیادوں پر اعتماد بنا جب اس نے ہمیں معتبر سمجھ کر اصلاح کلام کے لیے چنا تو اس لیے ضروری امر ہے کہ تخلیق کار سے زیادہ اصلاح کار کلام کو ہر پہلو سے دیکھتا ہے اور انتہائی احتیاط سے کارِ اصلاح کرتا ہے اس لیے دوران اصلاح سیدی کے زرین خیالات سے واقفیت اور میلانِ طبع کا پتہ چلا جبکہ کلام کی پختگی آج کے شعراء سے کہیں زیادہ بہتر مگر ان کا کہنا ہے کہ میں نے میدانِ نثر سے نظم کی طرف چھلانگ لگائی ہے اس لیے نو آموز ہوں لیکن کلام کی اصلاح میں ہمیں دیگر نو آموز شعراء کی کتابوں کی اصلاح کرتے وقت جس مشکل کا سامنا ہوتا ہے حب دار بھائی کے معاملے میں ایسی کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ صِنِ نعت میں جہاں حمد ونعت اور مناقب کی نیرنگی نظر آتی ہے وہاں سنگلاخ اور مشکل زمینوں پر طبع آزمائی کا ایک وسیع تجربہ بھی ملتا ہے جو ہر کوئی ایسا نہیں کر سکتا جبکہ نعوت ومناقب کے تقاضے پورے کرنا وسیع دینی فہم وادراک کے بغیر ممکن نہیں۔ ہر نعت پاک میں رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی ایسی خوشبو آتی ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اس لیے درویش صفت انسان سید حب دار قائم کو بطور شاعر مداحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہوں تو غلط نہ ہوگا جبکہ اہل بیت اطہار سے جنون کی حد محبت اور شاتمین پر برگشتہ نظر آنے والے اس خاکسار انسان کا دل شعلہء جوالہ بنا رہتا ہے جہاں ختم رسالت کے بارے انتہائی سخت رویہ اپنائے ہوئے ہیں

وہاں خاک مدینہ کے ذرے ذرے سے اس کے کلام میں پیار نظر آتا ہے مثلاً کئی جگہ اسکا اظہار یوں ملتا ہے کہ

جب خیالوں میں نبی پاک کا روضہ ہی رہے۔
نقش سرکار بھی سانسوں میں اتر جاتا ہے

یا

ان کے نعلین تلے خاک جو قسمت سے رہی
بن کے پرنور وہی خاکِ شفا مہکی ہے

شاتمین کو علی الاعلان پکار کر کہتے ہیں کہ
جب تلک اسم محمد کی نبوت قائم
تب تلک ختم نبوت کی صداقت قائم

یا

میں گستاخِ نبی کا سر اڑا سکتا اگر قائم
بشر میں بھی نڈر ہوتا بشر ایسا ظفر ہوتا

اگر لکھنے پہ آجائیں تو اس مجموعے صبحِ نعت سے زیادہ ہماری تقریظ ہوگی کیونکہ بہتّر کلاموں پر مشتمل اس مجموعے کو چند حقیر الفاظ میں سمیٹنا کار دارد است اس لیے اس نعت پاک پر قلم کو روک لیتے ہیں کہ،نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ سنائی ہے کہ سبحان اللہ
زندگی بھر جو کمائی ہے کہ سبحان اللہ

دیکھ کر مصطفوی شان ہوئے سب گویا
مظہرِ شانِ خدائی ہے کہ سبحان اللہ

مُردہ دل مدحتِ سرکار سے بیزار مگر
زندہ دل کی یہ کمائی ہے کہ سبحان اللہ

محوِ حیرت تھے بہت چاند ستارے اس پر
رب نے معراج کرائی ہے کہ سبحان اللہ

عرش تک خاص سواری کو جو مہمیز کرے
نور نے ایسے اُڑائی ہے کہ سبحان اللہ

تیرگی سارے زمانے سے مٹانے کے لیے
شمعِ اسلام جلائی ہے کہ سبحان اللہ

ایسے گزرے ہیں وہ ﷺ مابین عدو کے تب ہی
داد دشمن سے بھی پائی ہے کہ سبحان اللہ

مرحبا کہتے ہوئے دف پہ مدینے سب نے
نغمگی اپنی دکھائی ہے کہ سبحان اللہ

اُن ﷺ کو عزت سے نوازی جو خدا نے قائم
تخت سے اونچی چٹائی ہے کہ سبحان اللہ

صبحِ نعت کے حُب دار

تحریر: مظہر علی خان کھٹڑ

سات کتابوں کے مصنف سید حب دار قائم میرے ضلع اٹک کی دھرتی کا مان ہیں جن کی الحمدللہ اس وقت میری لائبریری میں 6 عدد کتابیں موجود ہیں۔

مدح شاہ زمن

نماز شب

چھانگلہ ولی موج دریا

صبحِ نعت

ارتسام خیال

انتقادات وتاثرات

آپ کی ساتویں یاداشتوں پر مبنی پنجابی کتاب اکھیاں وچ زمانے میرے پاس موجود نہیں ہے جو کتابیں میرے پاس موجود ہیں ان میں دو نعتیہ مجموعے مدح شاہ زمن اور صبح نعت ہیں تیسری نثر کی کتاب انتقادات وتاثرات ہے جو کہ شعراء کی نعتیہ تخلیقات پر لکھے ہوئے تبصرہ جات پر مشتمل ہے۔ارتسام خیال میں آپ کے مضامین کالمز اور تبصرے شامل ہیں چھانگلا ولی موج دریا حضرت رحمت اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار پر لکھی گئی کتاب ہے نمازِ شب میں تہجد گزاری کے فضائل اہمیت طریقہ اور نماز شب کے اجر وثواب کے حوالے سے بہترین معلومات شامل ہیں مجھے فخر اس بات کا ہے کہ الحمدللہ مجھے اللہ پاک نے ایسا استاد عطا فرمایا ہے جو ادیب بھی ہے کالم نگار بھی ہے تبصرہ نگار بھی ہے بچوں کی کہانیاں لکھنے پر بھی قدرت

رکھتا ہے اور حمد نعت منقبت غزل مدنی ماہیے لکھنے کا اللہ پاک نے آپ کو ایسا ہنر عطا فرمایا ہے کہ ہر روز آپ کی طرف سے فیس بک پر نئی سے نئی نعت پڑھنے کو ملتی ہے اور ہر روز اخبارات میں آپ کے مضامین کالمز تبصرے اور انعات شائع ہوتی رہتی ہیں اللہ کریم نے آپ کو خوبصورت آواز سے بھی نواز رکھا ہے آپ ترنم میں جب نعت شریف پڑھتے ہیں تو سننے والے داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے آپ بہت اچھے مقرر بھی ہیں آپ آرمی کی سروس کے دوران تقاریر بھی کرتے رہے ہیں اور آپ ایک علم کا دریا ہیں ایسا دریا کہ جس سے اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں لوگ سیراب ہو رہے ہیں اور اخلاق آپ کا ایسا ہے کہ جو شخص آپ کی مخالفت کرتا ہے وہ ہی شخص چند دنوں بعد آپ کے ساتھ بیٹھا نظر آتا ہے میرا استاد سید حب دار قائم کسی کے لیے بھی دل میں بغض و عناد نہیں رکھتے بلکہ سب کے لیے اس طرح دعا کرتے نظر آتے ہیں۔

صبح نعت سے انتخاب:

ملے شرفِ دیدار سب کو خدایا
یہی لفظ رہتے ہیں لب پر دعا کے

اور جو شخص حضور کی شان میں لکھنے والا ہو اس کے بارے میں ملاحظہ فرمایے کہ آپ نے کیا خوبصورت شعر لکھا ہے۔

ترانے مصطفٰی کے لکھتا ہے جو
اسے شاعر بھی بہتر مانتے ہیں

اور حضور سے مودت رکھنے والے کے بارے میں کیا خوب لکھا ہے آپ نے

جسے قائم مودت ہے نبی سے
اسے خوشبو کا عنصر مانتے ہیں

اور حضور کو ستانے والوں کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔

ستاتے رہے ہیں جو میرے نبی کو
جہنم میں ہونگے وہ تڑپانے والے

اور حضور کی محبت تو آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔اسی لیے تو لکھتے ہیں کہ۔

ابھی کہہ دے کوئی آ کر بلاتے ہیں تجھے آقا
تو اتنا تیز میں جاتا مرے پیچھے قمر ہوتا

اور حضور کے پیارے نواسوں سے محبت کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں۔

مجھے حسنین کا نوکر بنا کر پیش کر دیتے
تو میں سرکار کے کہنے پہ حاضر سر بسر ہوتا

اور حب علی میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔

قلب حجرہ علی ولی کا ہے
اب مرا گھر یہ روشنی کا ہے

اور حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں لکھتے ہیں کہ

نبی کے چمن کا نگیں فاطمہ ہے
کڑی مشکلوں میں متیں فاطمہ ہے

اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمارے استادِ محترم کو درازی عمر عطا فرمائے اور ہم ان سے فیض یاب ہوتے رہیں اور آپ کی ایسی سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ ہمارے نصیب میں ہو۔

میرے استاد

تحریر: مظہر علی خان کھرڑ

قارئین! آج میں اس ہستی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی شفقت اور محنت سے مجھ ناچیز کو نعت لکھنے کا ہنر نصیب ہوا۔ وہ ہستی کوئی اور نہیں میرے پیارے استاد محترم قبلہ سید حب دار قائم شاہ صاحب ہیں آپ نہایت شفیق اور نہایت ہی نفیس شخصیت کے مالک ہیں بہت کشادہ دل انسان ہیں آپ سادگی پسند ہنس مکھ اور خوش اخلاق اور مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ ہیں جو بھی آپ سے ایک دفعہ ملاقات کرتا ہے وہ آپ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اور میں نے بڑوں سے اصل سادات کی کچھ نشانیاں سن رکھیں تھیں الحمد اللہ جب شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ سب نشانیاں آپ میں نظر آئیں آپ کی جو سب سے بڑی خوبی میری سمجھ میں آئی وہ یہ ہے کہ تکبر آپ کو چھو کر بھی نہیں گزرا آپ بالکل سادہ طبیعت اور خوش مزاج انسان ہیں کسی کے بارے میں برا نہیں سوچتے ہیں کسی کی غیبت نہیں کرتے ہیں۔

اگر آپ کے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرے تو آپ ایسی حکمت عملی سے گفتگو کا رخ موڑ دیتے ہیں کہ غیبت کرنیوالا خود بخود ہی سمجھ جاتا ہے اور دل کے ایسے صاف انسان ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ کوئی زیادتی بھی کرتا ہے تو آپ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور آپ میں ایسی کئی صفات پائی جاتی ہیں جو قدرت صرف بندہ ء مومن کو عطا کرتی ہے اور شاعری کی دنیا میں بھی اللہ پاک نے آپ کو وہ مقام دے رکھا ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ تبصرہ نگار اور کالم نگار بھی ہیں اور نعت گوئی میں تو آپ کو اللہ پاک نے وہ اعلیٰ مقام عطا کیا ہے کہ کئی شعراء آپ سے اصلاح لیتے ہیں آپ کی شاعری سلاست وفصاحت کی

منہ بولتی تصویر ہے یہ سب آپ کے وجدان اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بدولت ہے آپ شاعری میں بہت زیادہ تلمیحات کا استعمال کرتے ہیں جو آپکی شاعری کا وصف ہے

جیسا کہ سورج کا پلٹ آنا چاند کے ٹکڑے ہونا شجر کا چل کر سرکار کے قدموں میں آنا اور پتھروں کا آپ کے ہاتھوں پر بولنا وغیرہ ایسی تلمیحات ہیں کہ آپ کے اشعار پڑھ کر پورے پورے واقعات یاد آ جاتے ہیں آپ کی مکمل شاعری میں سلاست اور بلاغت نظر آتی ہے اور ایسے الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں کہ قارئین کو پڑھنے میں بالکل بھی دشواری نہیں ہوتی مجھے آپ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ مدحِ شاہِ زمن پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اوراس کے علاوہ ہر روز ہی فیس بک پر بھی آپ کے کلام پڑھنے کو ملتے ہیں اور مختلف اخبارات میں بھی آپ کے کلام شائع ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر دل کو عجب سا کیف محسوس ہوتا ہے اور ملک کے نامور نعت خواں بھی آپ کے کلام ترنم میں پڑھتے ہیں جنہیں سن کر روح تازہ ہو جاتی ہے ویسے تو آپ کی ساری شاعری ہی میرے قریب انتخاب ہے مگر قارئین کے ذوق کی نذر شاہ صاحب کی کتاب مدحِ شاہِ زمن سے چند اشعار کرتا ہوں۔

درِ اقدس پہ مجھ کو بھی بلائیں گے کسی دن وہ
نظر اپنی مری جانب اٹھائیں گے کسی دن وہ

”جو شخص آپ کے قدموں کی دھول ہوتا نہیں“
عمل ہو کیسا بھی اس کا قبول ہوتا نہیں

دلِ عشاق شہرِ نور سے آیا نہیں کرتے
یہ دیوانے غمِ فرقت سے گھبرایا نہیں کرتے

خدا مجھ کو عطا کر دے گا درشن آپ کا ارفع
مری نظریں بھی دیکھیں گی وہ جوبن آپ کا ارفع

سلیقہ دے کوئی ایسا چلا جاؤں مدینے میں
لگا کر پر مدینے تک اڑا دینا حقیقت میں

نہیں ڈوب سکتا مجھے یہ یقیں ہے
میں بیٹھا ہوں جس پر سفینہ ہے اُن کا

لحد میں کاش مجھ سے شاہِ دو عالم یہ فرمائیں
سنا دے نعت مجھ کو اے مرے حب دار بسم اللہ

آخر میں اس دعا کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔اللہ کریم شاہ صاحب کے علم وحلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

❁❁❁

سید حب دار قائم کی ادبی خدمات

تحریر: ڈاکٹر شجاع اختر اعوان

کیمبل پور اٹک اس لحاظ سے بہت خوش نصیب ہے کہ یہاں کے ادیبوں نے ہر دور میں ہر طبقہ فکر کے اذہان کو فکری شعور دیا ادیب اور شاعر بڑی خوبصورتی سے اپنی تخلیقات پیش کرتے رہے کسی نے تاریخ کی گرد میں چھپے رازوں کو تحقیق کی صورت میں سامنے کیا تو کسی شاعر نے غزل اور نظم کو خوبصورت انداز دیا اسی طرح نثر کے میدان میں طبع آزمائی بھی ہوتی رہی۔ضلع کیمبل پور حال اٹک ہر دور میں فکر و فن و ادب کا گہوارہ رہا نئی آنے والی نسل کو ادب سے روشناس کروانے اور ان کی ذہنی پرورش کے لیے سب تخلیق کاروں نے اپنے حصہ کا کام کیا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ان ہی میں سے ایک بڑا نام معروف شاعر ادیب سید حب دار قائم کا بھی ہے۔جن کی سات کتابیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں جن میں،نماز شب (نثر) حضرت رحمت اللہ شاہ رح بخاری المعروف چھانگلا ولی، موج دریا کی سیرت (نثر)، اکھیاں وچ زمانے (پنجابی نثر)، مدح شاہِ زمن (پہلا شعری نعتیہ مجموعہ)، صبح نعت دوسرا نعتیہ مجموعہ، انتقادات و تاثرات (نعتیہ مجموعوں پر تبصرے)، ارتسام خیال (مختلف کتب پر تبصرے) شامل ہیں۔

شاہ صاحب ادبی رسالہ میرے لفظ کے مدیر بھی ہیں۔جو سہ ماہی مجلّہ کے طور پر شائع ہوتا ہے۔بچوں کے لیے کہانیاں بھی لکھتے ہیں جو نہ صرف دلچسپ بلکہ سبق آموز بھی ہوتی ہیں۔ دلچسپ پیرائے میں لکھتے ہیں اور لکھتے ہی چلے جاتے ہیں یوں کہنا کچھ غلط نہ ہوگا کہ شاہ صاحب کی سات کتابیں دھنک کے سات رنگ ہیں۔شاہ صاحب گویا سات سروں کے

بادشاہ ہیں۔گزشتہ دنوں اپنی حالیہ شائع ہونے والی دو کتب (1) ارتسام خیال جومضامین کالم و تبصرہ جات پر مشتمل ہے (2) انتقادات وتاثرات جوشاہ صاحب کی نعتیہ تخلیقات پر تبصروں پر مشتمل کتاب ہیں نہایت محبت سے مجھے پیش کیے۔کتاب انتقادات وتاثرات کا انتساب شاہ صاحب نے ان شعراء وادیبوں کے نام کیا ہے جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اطہر پر شاعری کرتے یا نثر لکھتے ہیں لگ بھگ تیس نعتیہ مجموعوں کو اس کتاب میں انہوں نے تبصرہ کی زینت بنایا ہے۔جس میں قصیدہ نور حصہ اول دوم مہکار مدینے کی ،خزینہ رحمت ،صراط مودت کے پھول، ورق ہوا ہے خوشبو خوشبو،آپ بہت یاد آئے ،مقبول ذکی مقبول کی منتہائے فکر، داود تابش کی شہد آگیں انعات، نگار ضو تیرے قدموں کا دھوون،مدحت سردار جنت،تلاوت نعت،عقیدت دے رنگ میں حمد،عقیدت دے رنگ میں نعت اورعقیدت دے رنگ میں سلام ومنقبت،ہجر میں روتے ھوئے دونین، باعث نجات، جادہ نور،ثنائے محمد میں نعت گوئی،سائبانِ شاکر،خوشبوئے سائبان،آرزوئے سائبان اور عطا کا رخ پر خوبصورت انداز میں تبصرے لکھ کر اپنے جذبات اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا اظہار کیا ھے شاہ صاحب کی نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی ہمہ وقتی ہے گزشتہ کئی سالوں سے وہ نعت لکھ رہے ہیں نہ صرف نعتیہ مجموعے شائع ہوئے بلکہ ان کی کتاب مدحِ شاہِ زمن پر ایم ایس لیول کا تھیسز بھی لکھا گیا ان کی گفتگو میں قلندرانہ انداز ہے۔جذب وکیفیت کی حالت میں نعت لکھتے اور اپنا کلام پڑھتے ہیں کہ سننے اور پڑھنے والے کے دل میں اتر جاتا ہے دعا ہے کہ نعت سے ان کی وابستگی یوں ہی قائم رہے اور سفرعشق ومستی جاری وساری رہے۔شاہ صاحب کی دوسری کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے وہ ارتسام خیال ہے۔جس میں مضامین کالم اور تبصرہ جات شامل ہیں یہ کتاب نعت مرکز انٹرنیشنل لاہور نے شائع کی ہے جو ادارہ معیاری حمد ونعت کے فروغ کی تحریک کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔اس کتاب میں سید حب دار قائم شاہ صاحب نے سعادت حسن آس کا آسمان،مودت اور آہ رسا،گلاب اسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو،علم توں قلم تک، جانِ کرم،زادِ شفاعت،ادھرا تا،لاجونتی سخن یہ ھے،یادیں،کاروان قلم

کے روح رواں، حرف آشنا رہگزر، جمالیات، بلبل رسول محمد عرفان، درخشاں ستارہ شہزادہ افق التیمی، دستور اور نواب ناظم میو، اٹک کا ساغر صدیقی، محبت بانٹتے جاؤ، وہ در ختم نبوت کا، وجود کیا حباب کا، سیرت آ گا ہی بزم کھڑ پر نہایت جامع مضامین تبصرہ جات اور کالم لکھے ہیں اکثر تحریریں شاعری کی کتابوں ادبی رسائل شخصیات وشعراء پر ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مضامین ایسے ہیں جو مختلف اخبارات میں شاہ صاحب کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں ان کو اس کتاب میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ سید حب دار قائم ایک ایسے ادیب ہیں جو پیار محبت اور مل بیٹھنے کی روایات کی پرورش کرتے نظر آتے ہیں اپنی تخلیقات کو بہترین انداز میں پیش کرنے کا فن جانتے ہیں نئی نسل کی راہنمائی کرتے اور شعراء وادیبوں کے لیے ان کی ادبی بیٹھک کیمبل پور اٹک کے ٹی ہاؤس کا درجہ رکھتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک شاہ صاحب کو صحت و سلامتی عطا فرمائے تا کہ پرورشِ لوح وقلم کا سلسلہ جاری و ساری رہے اور جو دل پہ اترتی ہے رقم کرتے رہیں۔

چھانگلا ولی موجِ دریا، سیرت وکردار

تحریر: شجاع اختر اعوان

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے میں اولیاء کرام کا درخشاں کردار روزِ روشن کی طرح عیاں ہے جنہوں نے اپنی تعلیمات کے ذریعے اس خطے کے باشندگان کے قلوب کو روشن کیا اور اپنے زہد وتقوی، اعلٰی کردار کی بدولت لاکھوں افراد کو دائرہ اسلام میں داخل کیا برصغیر پاک و ہند کے ہر حصہ میں آپ کو شمع رسالتؐ کے پروانوں کے مزارات و آستانے ملیں گے جو آج بھی دکھی انسانیت کے لیے روحانی مراکز کا درجہ رکھتے ہیں یہ بزرگانِ دین جہاں جہاں تک پہنچے اپنے اعلٰی اخلاق وکردار، امن ومحبت کے درس، مساوات، اسلامی بھائی چارے واسلامی تعلیمات کی شمع روشن کرتے گئے انہی بزرگان دین میں ایک ہستی حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ کی بھی ہے جنہیں چھانگلا ولی موج دریاؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنے پیر و مرشد غوث اولیاء عبدالوہاب بادشاہ بلوٹ شریف اوران کے خاندان کی 38 سال تک خدمت کر کے فیض حاصل کیا اپنی تعلیمات کے ذریعے ڈیڑھ لاکھ ہندو غلاموں کو مشرف با اسلام کیا آپ کا مزار مبارک ضلع اٹک کے شہر جنڈ کے قریب ہی دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے معروف مصنف وشاعر سید حب دار قائم نے آپ کی سیرت وکردار پر ایک بہترین کتاب تصنیف کی ہے جو کہ یقیناً اس دور میں بہت بڑا کام ہے اور موجودہ نفسانفسی اور مادہ پرستی کے زمانے میں نئی نسل کو ان بزرگان دین کی روشن خدمات اخلاق وکردار اور تبلیغ سے روشناس کرانے کی بہترین کاوش ہے ایسی معلوماتی اور تحقیقی کتابیں وقت کی بھرپور ضرورت بھی ہیں حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ کا دعوت دینے کا طریقہ بہت شفقت وانکساری سے بھرا ہوتا

تھا آپ جمعہ کے دن تبلیغ فرماتے آپ مسلمانوں کو عبادات صرف رضائے الٰہی کے لیے کرنے کی ترغیب دیتے دکھاوے اور بے ذوق سجود سے منع فرماتے آپ انتہائی صابر اور حلیم تھے آپ کو عالم استغراق اور عالمِ عرفان میں کمال حاصل کرنے کے لیے مرشد نے مختلف مدارج سے گزارا آپ انتہائی نفیس تھے دنیاوی لذتوں سے ہٹ کر صوم وصلاۃ کے پابند تھے مرشد نے آپ کو صبر کی دولت سے ہمکنار کرنے کے لیے درس دیا کہ انسانوں کے ساتھ محبت کو شعار بنائیں انسانیت کی خدمت کریں اور اگر کوئی دکھ اور صدمہ پہنچے تو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیجیے آپ کی تربیت کے مراحل طے کروائے مرشد میں فنا ہونا اولیائے اللہ کا پہلا قدم ہے ضبط نفس کے لیے حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ چھانگلا ولی موج دریا نے 38 سال مرشد کی خدمت اور عشقِ مرشد میں غرق ہو کر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشقِ الٰہی تک رسائی حاصل کی۔ ضبطِ نفس کے متعلق داتا علی ہجویریؒ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں

مرید کی شرط یہ ہے کہ اس میں تین چیزیں موجود ہوں اس کی نیند شدید غلبے کی وجہ سے، گفتگو ضرورت کے مطابق، کھانا فاقہ کی وجہ سے ہو، حضرت پیر عبدالوہابؒ نے حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ کو راہ دکھا دی کہ آپ اس کے بعد مکاشفہ، مشاہدہ، مجاہدہ کی صفات کو مزید بڑھاتے چلے گئے آپ نے دو شادیاں کی ایک سید جب کہ دوسری اعوان خاندان سے۔آپ نے اپنی اولاد کو مختلف وصیتیں کیں جس میں کہا کہ قبریں پکی نہ کرنا، میری قبر پر روضہ نہ بنوانا، جمعہ کے دن اللہ کی رضا کے لیے کام چھوڑ دینا۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد طلبِ معاش کرنا، کسی ولی کو دھوکہ نہ دینا روٹھے ہوئے کو منانے میں دیر نہ کرنا۔نفس کو روح کی طاقت سے شکست دے کر خاصان میں شامل ہونا، پیٹ کی خاطر پیٹ نہ کاٹنا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری اولاد محل نما گھروں میں نہ رہنے لگے اور غریب رشتہ داروں کے طعام و قیام کا بندوبست کرنا چھوڑ نہ دے۔

جب میری قبر پر آنا تو مٹی کی اپنی چھوٹی سی قبر بنا کر موت کو یاد کرنا آپ نے اپنی ساری زندگی اسلامی شریعت کے عین مطابق گزار دی انسانیت کو بھلائی کا درس دیا آپ نے اُچ

شریف میں اپنی ذاتی 3800 مربع زمین چھوڑ کر فقر کو ترجیح دی آپ دنیاوی جاہ وجلال کو عیب تصور کرتے۔ سید حب دار قائم کی کتاب چھانگلا ولی موجِ دریا حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ، سیرت وکردار روحانیت کے متلاشی افراد کے لیے ایک قیمتی خزانے سے کم نہیں اور مصنف کی سات سالہ انتھک تحقیقی کاوشوں کا ثمر ہے انہیں جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے فتنہ فساد کے اس دور میں اولیائے اللہ کی دینی خدمات وتعلیمات کو اجاگر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

حوالہ: روزنامہ مناقب، اسلام آباد صفحہ نمبر 303 اپریل 2018

جذبات کی نزاکتوں سے مالا مال تخلیق کار

تحریر: اقبال زرقاش

سید حب دار قائم اردو پنجابی شاعری کے حوالے سے اٹک کا ایک معتبر نام ہے۔ جس طرح ان کی شاعری جذبات کی نزاکتوں سے مالا مال ہے اس طرح ان کی نثری تخلیقات بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ سید حب دار قائم سے میرا تعلق بہت زیادہ پرانا نہیں لیکن ان کی نرم دل نفیس شخصیت دو چار ملاقاتوں میں ہی ہر شخص کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہیں مہمان نوازی میں بھی شاہ صاحب کی سخاوت کا کوئی ثانی نہیں۔ شاعری کے حوالے سے شاہ صاحب کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام،، مدح شاہ زمن،، اٹک کے ادبی حلقوں میں ان کی شناخت بنا اور صاحب کتاب شاعر روشناس ہوا۔ شاعری کے ساتھ ساتھ کالم نگاری کے حوالے سے بھی سید حب دار قائم نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اہل صحافت کو اپنا گرویدہ بنایا ہوا ہے۔

شاہ صاحب کے کالم ادبی ثقافتی اور سیاسی سماجی صورت حال کے تجزیے کے حوالے سے پر مغز دکھائی دیتے ہیں۔ تبصرہ نگاری کے حوالے سے بھی سید حب دار قائم کسی سے پیچھے نہیں رہے ان کی کتاب،، انتقادات و تاثرات،، اپنی مثال آپ ہے۔ اب تک شاہ صاحب کی سات کتب منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں:

1: نماز شب

2: چھانگلا ولی موج دریا

3: اکھیاں وچ زمانے

4: مدح شاہ زمن (نعتیہ کلام)

5؛صبح نعت(نعتیہ کلام)

6:انتقادات وتاثرات(نعتیہ کتب پر تبصرہ جات)

7:ارتسام خیال

شامل ہیں

سیدحب دار قائم تحصیل پنڈی گھیب کے نواحی گاؤں غریب وال میں سادات فیملی میں 1968ء کو پیدا ہوئے آپ کے والدمحترم سید کرم حسین شاہ پاک آرمی میں صوبیدار میجر تھے۔والد کی تعلیم وتربیت کا اثر کہ سیدحب دار قائم نے بھی پاک افواج میں شمولیت اختیار کی اور نائب صوبیدار ریٹائرڈ ہوئے۔آجکل ایک پرائیویٹ سیکورٹی کمپنی میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔شاہ صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین راجن پور غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان کے شعبہ اردو کی ایک ہونہار طلبہ ماہا فاروق نے سیدحب دار قائم کے نعتیہ مجموعہ،،مدح شاہ زمن کا تجزیاتی مطالعہ 2020ء2023 برائے بی ایس اردو کامیابی سے مکمل کیا اس مقالے کی نگران لیکچرار اردو مس نوشابہ قنبر تھیں۔شاہ صاحب کوان کی ادبی خدمات پرلاتعداد ایوارڈ ز شیلڈ اوراسناد سے بھی نوازا گیا ہے۔

سیدحب دار قائم کا کلام نامور گلوکار نسیم علی صدیقی،اقبال لاشاری،حکمت اعوان اورکئی گلوکار گا رہے ہیں۔نعتیہ کلام کے حوالے سے بھی ملک کے نامور نعت خواں آپ کا نعتیہ کلام پیش کرکے دادتحسین پا رہے ہیں۔آپ کی ادبی خدمات پر ملک گیرادبی تنظیموں نے لاتعداد ایوارڈ سے نوازا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نعتیہ کتاب "مدحِ شاہِ زمن پر ایوارڈز 2023ء

ا۔ شہزادافق کی تنظیم انٹرنیشنل رائٹرز فورم پاکستان نے اکیڈمی ادبیات راولپنڈی میں ایک اعزازی شیلڈ اورایک سند سے نوازا۔

۲۔ کارِخیر پاکستان گوجرانوالہ آرگنائزیشن کی طرف سے ایک گولڈ میڈل اور ایک اعزازی سند سے نوازا گیا۔

۳۔عاشق حسین خان ایڈوکیٹ میموریل، حاصل پور کے الکتاب کتاب ایوارڈ کی طرف سے ایک گولڈ میڈل اور ایک سند سے نوازا گیا۔

۴۔ ڈاکٹر چوہدری تنویر سرور لاہور نے فضیلت جہاں ایوارڈ 2023 الحمرا میں ایک گولڈ میڈل اور تعریفی سند سے نوازا۔

۵۔محمد یعقوب فردوسی نے ننکانہ شہر میں ایک اعزازی شیلڈ اور ایک سند عنایت کی

۶۔ بزم سرخیل ادب انٹرنیشنل لاہور نے الحمرا لاہود میں ایک تعریفی سند اور شیلڈ سے نوازا۔

۷۔کتاب ''نمازِ شب'' پر پاکستان انٹرنیشنل رائیٹر فورم نے انہیں فروری 2024ء میں ایک شیلڈ عطا کی

مدح شاہِ زمن اور حب دار قائم

تحریر: تصور حسین بخاری، ٹیلی وژن ڈرامہ نگار و شاعر

اٹک ضلع کی تحصیل پنڈی گھیب کے ایک پسماندہ دیہات ''غریب وال'' کے سادات گھرانے کے سید کرم حُسین شاہ کے ہاں آنکھ کھولنے والے حُبدار حسین شاہ دینی تعلیم کے ساتھ رسمی تعلیم کرنے کے بعد جب لڑکپن سے نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو جذبہء حب الوطنی سے سرشار ''حب دار'' مادرِ وطن کی حفاظت کا عزم لیے پاکستان بری فوج میں ملازمت اختیار کرلیتا ہے۔ جوانی کے قیمتی 26 برس پاکستان بری فوج میں دفاعِ وطن کے لیے خدمات انجام دینے کے بعد آنریری نائب صوبیدار کی حیثیت سے ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل محکمہ ٹیلی فون اٹک میں سیکیورٹی سپروائزر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

حب دار حسین شاہ کو اٹک کی ادبی فضا میسر آتی ہے تو حب دار کے اندر کا چُھپا شاعر ادبی افق پر اڑنے کو پر تولنے لگتا ہے۔ حب دار شاہ ادبی محافل میں ذوق وشوق سے شرکت کرنے لگتا ہے۔

حب دار شاہ کے سامنے ادب کا میدان کھلا ہے جو قائم تخلص کے ساتھ بہ یک وقت نظم و نثر میں طبع آزما ہوتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے شعری افق پر جگمگاتی کہکشاں میں ٹمٹمانے لگتا ہے۔

تاریخ کی ورق گردانی سے ادراک ہوتا ہے کہ ہمارے مذہبی نظام کی اساس کو توانائی سادات گھرانے کی فضا دیتی ہے۔ جس بنا پر سید حب دار قائم کی شاعری کا دھارا روایتی شاعری سے حقیقی عشق کی طرف مڑ جاتا ہے اور غزل نظم و نثر کی جگہ حمد نعت و منقبت لے لیتی ہے۔

عصرِ رواں سے اگر مدحتِ رسولِ مقبولﷺ کا جائزہ لیا جائے تو یہ کاروان بڑی برق روّی و تسلسل کے ساتھ آگے اور مزید آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے جس کے راہ رووں میں سید حب دار قائم بھی بحضورِ اقدس اپنا پہلا نعتیہ ہدیہ تبریق ''مدحِ شاہِ زمن'' لیے شامل ہونے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔

سید حب دار قائم اپنے شعور و ادراک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، حضور پاکﷺ کی رسالت کے ساتھ ساتھ حُبِ اہلبیت واحترامِ اصحابِ رضوان کی ثروت سے مالا مال دکھائی دیتا ہے۔ ایک حمدِ باری تعالیٰ سے اقتباس:

مجھے عرفان کی دولت مِلی تیرے ہی کلمے سے
ترے کلمے میں ''لا'' میں اے مرے مالک ''الہ'' تُو ہے۔

سید حب دار قائم کی سخن سرائی کا میلانِ خاص مدحتِ رسولﷺ ہے۔ سید حب دار قائم جب سیرتِ نبیﷺ کو امام کرتا ہے تو کیا ہی خوب نام کرتا ہے۔ قائم شاہ اپنی شاعری کی وجہ پذیرائی کا اعتراف کرتے ہوئے کچھ یوں گویا ہوتا ہے:

حضورﷺ آپ کی سیرت کو جب امام کیا
تو ہر قدم پہ جہاں نے مجھے سلام کیا

راقم الحروف کا اپنا ایک نعتیہ شعر ہے کہ:

مرے حضورﷺ کی مدحت کا طلب گار ہے دل
یہ غم گسار کی الفت کا طلب گار ہے دل

اِسی طرح سید حب دار قائم بھی حضور پاکﷺ سے ملنے کی تڑپ دکھاتے ہوئے لکھتا ہے:

مجھے مُرسل سے ملنے کی تڑپ دل میں رلاتی ہے
قمر سے بھی حسیں چہرہ دکھائیں گے کسی دن وہ

سید حب دار قائم حسرتِ دل کو کچھ اس طرح سے الفاظ کا خوبصورت جامہ پہناتا ہے:

کاش محشر میں آپ ﷺ یہ کہہ دیں
نعت میری سنانے تُو آئے۔

سیدحب دارقائم کا نعت،منقبت وقصیدہ کا حسین امتزاج ملاحظہ ہو،ان اشعار میں منظر کشی اورتشبیہ واستعارہ کوکس ہنرمندی اورخوبصورتی سے برتا گیاہے:

کبھی گُل رو کے شانوں پرعلی مولا عیاں دیکھے
کبھی اِبن علی سجدے کی حالت میں وہاں دیکھے

مقامِ مصطفٰی ﷺ سمجھے کوئی فہمِ بشر کیونکر
کہ جب نعلین کے زیرِنگیں سب آسماں دیکھے۔

سید حب دار قائم کی نعت گوئی کے مطالعہ سے ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ اور محبِ اہلبیت کی تصویرا بھرتی ہے۔آنے والے وقت میں محقق سید حب دار قائم کا ادبی مقام ضرور متعین کرے گا دعاہے کہ اللہ کرے زورِقلم اورزیادہ۔

سید حب دار قائم کی مدحِ شاہِ زمن

تحریر: سید تصور حسین بخاری آف اٹک

کوئی بھی ادبی فن پارہ نثری ہو یا نظمی اپنے اجزائے ترکیبی کی بدولت تخلیقی نمو پانے کے بعد اپنے اسلوب اور نفس مضمون کی بنا پر قاری کے قلب وفہم پر اپنے اثرات ضرور مرتب کرتا ہے۔۔

،،مدح شاہ زمن،، زیرنظر ادبی فن پارہ کہنہ مشق شاعر جناب محترم سید حب دار شاہ قائم صاحب کا خوب صورت شاہکار ہے جو کہ مدحت رسول مقبول، شاہ دوسرا، نور خدا، سرور انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبنی،،نعتیہ شاعری،، کا مجموعہ ہے جس کی پزیرائی دربار اقدس میں شرف قبولیت کی بنا پر کو بہ کو ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ حب دار قائم کا طلاطم عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب ڈوب کر نعتیہ شاعری کو عشق مصطفیٰ سے کشید کرنے کے بعد منظر عام پر لانا ہے۔ جس عشق رسول میں جزبے کی شدت سے من کی ،،میں،، کو مارنے کے بعد پھر،،من،، نہیں بلکہ بس،،تو ہی تو،، رہ جاتا ہے۔ حب دار قائم ،، مدح شاہ زمن،، میں اپنی واردات قلبی کی انہی کیفیات کو اپنے حسن تخیل میں سمو کر نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں جو کہ قابل داد وتحسین ہے۔ فنی لحاظ سے حب دار قائم کی نعتیہ شاعری علم عروض کے تکنیکی مراحل کو خوش اسلوبی سے طے کرتے دکھائی دیتی ہے۔ آنے والے وقت میں محقق، حب دار قائم کا مقام ضرور مرتب کرے گا، دعا ہے کہ، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

مدحِ شاہِ زمن

تحریر : حسین امجد، مدیرِ اعلیٰ، سہ ماہی دھنک رنگ، اٹک

سیدحب دارقائم صاحب سے میراتعلق بہت زیادہ دیرینہ نہیں ان کے چھوٹے بھائی سیدعون رضا شاہ صاحب میرے ساتھ اٹک پولیس لائن میں ہم رینک تھےاور میرے ساتھ ہی اٹک میں تعینات تھے میرے ادبی ذوق سے بہ خوبی واقف ہونے کے سبب ایک دن انھوں نے اپنے بڑے بھائی سیدحب دارقائم کا مجھےاس انداز میں تعارف کروایا اوران کے ادبی کام اور ذوق وشوق کی حسین پیرائے میں ترجمانی کی کہ میرے دل میں سیدحب دار قائم سے ملاقات کا شوق پیدا ہوگیا میں نے سیدعون رضا صاحب سے کہا کہ سیدحب دارقائم سے ملاقات کی کوئی سبیل کریں تو انھوں نے حامی بھر لی اور یوں میری پہلی ملاقات سیدعون رضا شاہ صاحب کی وساطت، سیدحب دارقائم سے ہوئی اور یہ ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا اور ان شاءاللہ تا حیات چلتا رہے گا۔سیدحب دارقائم صاحب کی شخصیت بہت سے خوبیوں، جہتوں اور رنگوں سے مزین ہے جن کو ایک صاحبِ نظر شخص ہی بیان کرسکتا ہے۔ مجھےان کی قربت میں وقت گزارنے کا بارہا شرف حاصل ہوا ہے۔ بہت سیدھی سادھی سچی سُچی کھری طبیعت کے مالک ہیں۔حال اور جلال دونوں کیفیات ان پر طاری رہتی ہیں جو بات بری لگتی ہے یا فطرت کے منافی ہو اس پر خاموشی اختیار نہیں کرتے برملا اظہار کرتے ہیں۔ بلا کے زود گو اوراس سے کہیں زیادہ زودرنج بھی واقع ہوئے ہیں۔ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوراہلِ بیت سے والہانہ عقیدت ومودت رکھتے ہیں۔نعتیہ شعر پڑھتے اوراہلِ بیت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی آنکھیں اکثر نم ہوجایا کرتی ہیں۔ کتاب سے گہرا لگاو رکھنے کے سبب

نظم ونثر ہر دو میں یکساں دسترس رکھتے ہیں اپنی شاعری اور نثر کے منفرد اسلوب کے سبب اپنی علاحدہ پہچان اور ملک گیر شہرت حاصل کر چکے ہیں مشق اور ریاضت کو اپنا وطیرہ بنائے رکھتے ہیں۔گفتگو اور خطابت میں بھی کمال رکھتے ہیں اردو اور پنجابی زبان میں شعر کہتے ہیں۔اور دونوں زبانوں میں ان کی کتب شائع ہو کر داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔اٹک کی ادبی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں لیکن نعت نگاری کے سبب ان کو خاص نمایاں مقام حاصل ہوا ہے۔''مدحِ شاہِ زمن'' ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔جس میں حمد ونعت،سلام ومناقب شامل ہیں۔ دن رات نعت سننے سنانے اور مدح سرائی میں بسر کرتے ہیں۔اسی تناظر میں سید صاحب کا مطلع دیکھیے:

اُن پہ لکھنا شعار ہے میرا
دل یہ مدحت نگار ہے میرا

یہ خوش بختی ہر کسی کے نصیب میں کہاں نعت کا نزول ہر دل پر نہیں ہوتا۔نعت نگاری پر سید صاحب اتراتے ہیں اور نعت نگاروں کی طویل فہرست میں شمار ہونا حضور ﷺ کی طرف سے خاص عطا اور کرم جانتے اور مانتے ہیں بلاشبہ یہ اعزاز محض ان کے کرم کی بہ دولت ہی تمام مدحت نگاروں کو نصیب ہوتا ہے۔یہ شعر اسی حوالے سے سید صاحب نے کہا ہے۔

جب سے الفت عطا ہوئی اُن کی
عاشقوں میں شمار ہے میرا

''مدحِ شاہ زمن'' میں شامل نعتیہ کلام فکری فنی لحاظ سے معیاری ہے۔لفظ لفظ معطر ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کا پتہ دیتا ہے۔

اس شعر میں سید صاحب نے کیسی خوب صورت التجا کی ہے اور التجا بھی اس سلیقے سے کہ ان کو داد دیے بغیر مجھ سے رہا نہ گیا۔

میرے لہجے میں نعت یوں چھلکے
گنبدِ سبز جا کے چھو آئے

سبحان اللہ کیا خوب صورت شعر ہے۔سید صاحب میں شعر کہنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔اوران سے مزید معیاری نعتیہ شاعری کی امید اور توقع کی جا سکتی ہے۔

''شاہ زمن'' کی شاعری بہت خوب صورت ہے۔اشعار کے انبار لگانا ضروری نہیں ایک شعر سے شاعر کی وسعتِ پرواز کا اندازہ بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے۔کیسا مترنم شعر ہے۔

آپ کی نعت بنتی رہی سازِ دل
جو زباں گنگناتی رہی رات بھر

یہ وجدانی کیفیت ہر شاعر کے نصیب میں نہیں ہوتی اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید حب دار قائم پر کتنے مہربان اور راضی ہیں۔سید صاحب کی کیفیت کا اندازہ اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔

دل دھڑکنے لگا نعت ہونے لگی
مجھ پہ اُن کی نظر مدھ بھری ہو گی

اور یہ شعر دیکھیے۔

میرا وجدان یہ کہہ رہا ہے سنو
مصطفٰی کی ہے ہر اک ادا روشنی

اللہ کریم سید حب دار قائم کو تا قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت پر قائم دائم رکھے۔آمین

تبصرہ در کتاب مدح شاہ زمن

تحریر: ساحرہ صحرا

حضرت محمدؐ سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے جس کا اظہار مختلف طریقوں سے نہ صرف مسلمان بلکہ ہر صاحب ادراک انسان وقتاً فوقتاً کرتا رہتا ہے۔ جبکہ ہر دور کے شاعر نے اپنے خاص انداز سے اس محبت کو نعت کی صورت موتی موتی پرویا ہے۔ نعت کہنا اللہ تعالیٰ کی خاص عطا ہے۔ حضرت محمد مصطفیؐ کچھ خاص لوگوں کو نعت کہنے کے لیے خاص کر لیتے ہیں۔ پھر یہی نعت اس شاعر کو دین و دنیا میں کامیابیوں سے ہم کنار کر دیتی ہے۔ یہی نعت گوئی شاعر کے دل کا ساز بن جاتی ہے۔ بقول شاعر۔

آپ کی نعت بنتی رہی سازِ دل
جو زباں گنگناتی رہی رات بھر

ایسا ہی ایک نام، اٹک سے تعلق رکھنے والے شاعر سید حب دار قائم کا ہے جن کا دل رسول پاکؐ اور اہل بیت کی محبت سے سرشار ہے۔ ان کی نعتیہ کتاب مدح شاہ زمن اس محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے اس خوبصورتی کے ساتھ اس کتاب کو ترتیب دیا ہے کہ قاری جب جب اسے پڑھتا ہے تو اس کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور بے ساختہ ان کے کلام پہ سر دھنتا ہے۔ ہر نعت کے ہر شعر پر قاری شاعر کو داد دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

گلِ لالہ کی رنگت میں گلابوں کی یہ خوشبو میں
یہی نعرہ سمایا ہے مرے آقا نبی خاتم

کائنات کی ہر شے سے اللہ کا وجود ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا ذرہ ذرہ دلکش مناظر سے مزین ہے اور ان مظاہر میں حسن کو دیکھنا اور پھر اسے لفظوں میں ڈھالتے ہوئے اللہ اور اس کے نبی کی ثنا بیان کرنا ایک شاعر کا خاصہ ہے۔ سید حب دار قائم صاحب کا حسن نظر حمد باری تعالیٰ کے اس شعر سے بخوبی عیاں ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ؛

گلابوں کے تبسم اور تتلی کی نزاکت میں
نظر خوش رنگ جو آئے خدایا وہ ادا تو ہے

سید حب دار قائم اس خوبصورتی سے شعر تراشتے ہیں کہ قاری پڑھتے ہوئے اس منظر میں کھو سا جاتا ہے۔

لپٹ جاتے حسنین دامن سے ان کے
وہ تشریف لاتے تھے جب آشیاں میں
گلے سے لگاتے نبی فاطمہ کو
خدا شاد ہوتا بہت آسماں پہ

آقا کائنات کی مدحت کسی کے لفظوں کی محتاج نہیں، اس کائنات کا ذرہ ذرہ آپؐ کی تعریف اور مدحت اپنے اپنے انداز میں بیان کر رہا ہے۔ سید حب دار قائم اس حوالے سے ایک شعر میں کہتے ہیں کہ

مرے آقا کی تعریفیں ملائک تک نہیں قائم
مجھے سارا جہاں ان کی ثنا کرتا نظر آیا

سید حب دار قائم کی نعتوں میں سلاستِ زبان کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے تا کہ عام قاری کو سمجھنے میں ذرا برابر بھی دقت نہ ہو۔ ان کی شاعری عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ لطف و کرم کا سامان بھی مہیا کرتی ہے۔

لگا رہی ہے صدا یوں صبا مدینے میں
مرے حضور ہیں جلوہ نما مدینے میں

بلاشبہ "مدح شاہ زمن" نعتیہ کتب کے جہاں میں ایک خوبصورت اور قابلِ داد اضافہ ہے۔ یہ کتاب سید حب دار قائم کا، آقائے دو جہاں کے حضور ایک نذرانہ ہے جو دین و دنیا میں انہیں سرخرو کرے گا۔ ان شاءاللہ۔ سید حب دار اخروی فلاح سے متعلق کہتے ہیں:

مرے آقا مجھے آتش میں اب گرنے نہیں دیں گے
چھپا لیں گے وہ کملی میں مجھے جلنے نہیں دیں گے

ایک شعر میں نعت گوئی سے ان کو دنیا میں جو عزت ملی اس کے متعلق کہتے ہیں۔

حضور آپ کی سیرت کو جو امام کیا
تو ہر قدم پہ جہاں نے مجھے سلام کیا

''مدح شاہ زمن'' کا خالق سید حب دار قائم

تحریر: رائے عابد علی

تذکرہ ان کا لبوں سے جو ادا ہو جائے
روشنی میرے سخن سے بھی عیاں ہوتی ہے

شاعری جہاں اپنے عہد کے اعمال کی خفیہ دستاویز ہوتی ہے وہاں تخلیق کے جذبات و محسوسات کی واضح عکاس بھی ہوتی ہے فنکار کی نظر اشیاء کے بطون میں جتنی تیزی سے اتر کر حقیقتوں کا سراغ لگاتی ہے عام انسان اتنی جلدی پیش منظر میں بکھرے ہوئے ریزوں کے ریشے جدا نہیں کرسکتا اس اعتبار سے ہر دور میں تخلیق کار کو عام انسان سے ممتاز اور اس کی رائے کو مقابلتاً زیادہ وقیع سمجھا جاتا ہے یہاں عام انسان سے مراد ہر وہ انسان ہے جو تخلیقی صلاحیت سے محروم اور بلیغ اظہار سے عاجز ہے عجز اظہار کے مقابلے میں قدرت اظہار ہمیشہ زیادہ معتبر اور جامع ہوا کرتی ہے یہاں تذکرہ ہے سید حب دار قائم کے مجموعہ مدح شاہِ زمن کا۔

مدح شاہ زمن میں تمام مدحت سرائی ہے سلطانِ عرب سرکار آخر الزماں پر مشتمل تمام تر مجموعہ ہے اس مجموعہ کلام میں ریاض مجید کہتے ہیں ان کی نعت میں واضح طور پر نعت کے مرکزی موضوعات مستعمل ہیں جو فارسی اور اُردو نعت میں کئی صدیوں سے برتے جا رہے ہیں نعت نگاری کی اصل کامیابی اس کی طرز اظہار اور اسلوب میں ہے اشفاق احمد غوری لکھتے ہیں سید حب دار قائم کی تخلیقات تصنع اور تکلف سے پاک ہیں اس نے الفاظ بناوٹی اور فنکارانہ محل کھڑے کرنے کے بجائے سچے اور کھرے جذبات کے کچے لیکن پاکیزہ گھروں میں آباد کاری کی ہے اور اپنے خوبصورت اور خوب سیرت جذبوں کو صاف اور سادہ الفاظ کا پیرہن دے کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے سید حب دار قائم کا مدح شاہ زمن

میں تخیل بہت ہی طاقتور اور توانا ہے جو در و دیوار پر کسی کی جذب سر گوشیوں کو سن سکتا ہے اور پھر بیان کر سکتا ہے اس کے نزدیک یہ کائنات ابھی ابھی بنی ہو ہر شئے پر نکھار اور تازگی ہے اس پر گزرتے وقت نے جیسے سائے نہیں ڈالے سید حب دار قائم مدح شاہ زمن میں کیا کہتے ہیں۔

درماں ہر ایک درد کا مرے حضور ﷺ ہیں
ہم کو پتہ چلا ہے خدا کی کتاب سے
معراج پر گئے ہیں محمد ﷺ جو عرش پر
جلوہ دکھا دیا ہے خدا نے حجاب سے

مدح شاہ زمن کا تمام تر مطالعہ کرتے ہوئے دل چاہتا ہے چند سطریں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے تحریر کروں جو کربلا کا استعارہ ہے جبر کے مقابلے میں صبر کی فتح مبین کا جہاں بھی ظلم و جبر اپنے پر پھیلائے گا وہاں کربلا کا انگڑائی لینا فطری امر ہے۔

کربلا علامت ہے طاقت کے مقابلے میں حق گوئی کا
اور حق کی لغت میں نقطہء معیار حُسین ہے اتنا ہی کافی ہے
''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں''

فرمان سلطان عرب سید حب دار قائم اپنے فن شعر میں بات کو گھما پھرا کر کہنے کا قائل نہیں اس کا فن اس کی شخصیت کی طرح سادہ اور خوبصورت ہے وہ اپنی سہولت اور آسانی سے بات کہہ کر گزر جاتا ہے اس سادہ گفتاری کا اپنا ایک حسن ہے جو تلاش اور کوشش سے ہاتھ نہیں آتا میں سید حب دار قائم کو ان کے مجموعہ کلام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ یہ نطق و لب کا خالق سید حب دار قائم کو اس ثمر سے مالا مال کرے جو دائمی فن کی اساس ہے یقیناً ایسا ہی ہوگا۔

میں خیالوں میں ڈھونڈتا ہوں جنہیں
اُن ﷺ کی صورت ہی جلوہ گر نہ ہوئی

سیدحب دارقائم کی ''مدحِ شاہِ زمن''

تحریر: صدام فدا

سیدحب دارقائم کی ذات کی کئی جہتیں ہیں۔وہ فوجی بھی ہیں کالم نگار بھی ہیں۔نثر نگار بھی ہیں اور شاعر بھی ہیں۔سب سے بڑی بات وہ عاشقِ رسول وآلِ رسولﷺ ہیں۔

مدحِ شاہِ زمن ان کا نعتیہ مجموعہ ہے جس میں حمدیہ کلام اور کچھ سلام بھی شامل ہیں اور یہ مدحت کا حسین اور خوشبودار گلدستہ ہے۔

اس کتاب کی سب سے اہم بات آسان اور عام فہم شاعری ہے جسے پڑھ کر عام قاری بھی ایمان کی تازگی سے سرشار ہو جاتا ہے۔دوسری اہم بات اس کتاب میں استعمال بحور ہیں۔کتاب پڑھ کر شاعر کی علمِ عروض پر مکمل اور مضبوط گرفت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ماہرعروض اتنا اچھا شاعر نہیں ہوتا لیکن سیدحب دارقائم نے عروض پر مکمل گرفت رکھتے ہوئے خوب صورت زمینوں میں کمال مدحت گوئی کی ہے اور اپنے ہنر کا لوہا منوایا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام ان کی ہنرمندی کا خاصہ ہے۔

ان کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔اشعار میں روانی اور بے ساختگی ہے۔ایک اور اہم بات جو سیدحب دارقائم کی شاعری میں محسوس ہوتی ہے وہ دوری ومہجوری نالہ وزاری ہجر میں غمنا کی ہے جس کی وجہ میری دانست میں ان کا آلِ رسولﷺ سے والہانہ عشق اور عقیدت ہے۔کیونکہ یہ غم عام غم نہیں ہے یہ آہیں یہ نالے عام نہیں بلکہ ان ہستیوں کے غم میں ہیں جن کے لیے کائنات کی ہر شے تخلیق ہوئی۔یہ غمنا کی سیدحب دارقائم کی شاعری میں آلِ بیت اطہار سے محبت اور عقیدت کی بناپر درآئی ہے۔جس نے ان کی شاعری کو مزید پرسوز اور ایمان

افروز بنا دیا ہے۔مدحِ شاہِ زمن کی اشاعت پر اس کتاب کو بہت سے اعزازات سے بھی نوازا گیا جس سے اس کتاب کے معیار کا پتا چلتا ہے۔ذیل میں ان اعزازات کا ذکر ہے:۔

۱۔ شہزاد افق کی تنظیم انٹرنیشنل رائٹرز فورم پاکستان نے اکیڈمی ادبیات راولپنڈی میں ایک اعزازی شیلڈ اور ایک سند سے نوازا،

۲۔ کارِخیر پاکستان گوجرانوالہ آرگنائزیشن کی طرف سے ایک گولڈ میڈل،کیش پرائز اور ایک اعزازی سند سے نوازا گیا۔

۳۔ عاشق حسین خان ایڈوکیٹ میموریل،حاصل پور کے الکتاب کتاب ایوارڈ کی طرف سے ایک گولڈ میڈل اور ایک سند سے نوازا گیا۔

۴۔ ڈاکٹر چوہدری تنویر سرور لاہور نے فضیلت جہاں ایوارڈ 2023 الحمرا ہال میں ایک گولڈ میڈل اور تعریفی سند سے نوازا۔

۵۔محمد یعقوب فردوسی نے ننکانہ شہر میں ایک اعزازی شیلڈ اور ایک سند عنایت کی۔

میری دعا ہے اللہ کریم اس کتاب کو مزید ترقی سے ہمکنار کرے اور اس کی پذیرائی قریہ قریہ ہو۔

حمد سے انتخاب:

اگر تو ہے ظاہر تو میرے خدایا
دکھا اپنا چہرہ تو پردے ہٹا کر

دھنک آبشاریں پرندوں کے جھرمٹ
انہیں دیکھنے کی نگہ بھی عطا کر

کوئی مشکل جو آ جائے پریشاں دل نہیں ہوتا
کہ ہر مشکل کے رستے میں مرا مشکل کشا تو ہے

نعت سے انتخاب:

میرے لہجے سے نعت یوں چھلکے
گنبدِ سبز جا کے چھو آئے

حسنِ مدحت مجھے ملے ایسا
حسنِ حسانؓ ہو بہو آئے

تشنگی کو ملے قرار ایسا
من میں کوثر کی آب جو آئے

میں بھی طیبہ کا وہ قمر دیکھوں
جس کے حصے میں کاخ و کو آئے

مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے روز بھی
کوثر عطا کریں گے مجھے تشنگی میں آپ

غریبوں کا والی کوئی بھی نہیں تھا
ہمیں والی دو جہاں مل گیا ہے

درودِ نبی ﷺ سے کیا دل کو روشن
مرا دل بھی مثلِ قمر ہو گیا ہے

کڑی دھوپ میں جب پکارا ہے اُن ﷺ کو
مرا سوچنا بھی شجر ہو گیا ہے

ان کو دہن دیا ہے خدا نے وہ بے مثال
کڑوے کو میٹھا کر دے جو اپنے لعاب سے

شتربان سارے جہاں باں بنے ہیں
بیانِ نبی ﷺ کے قرینے کے صدقے

تناول کھانا فرماتے وہ جس مٹی کے برتن میں
ظروفِ سیم و زر سے ہے وہ برتن آپ کا ارفع

دل میں نہیں ہے جس کے مدینے کی آرزو
مدحت وہ لکھ نہ پائے گا قائم گداز سے

خدا نے سجائی ہے بزمِ محمد ﷺ
درودوں کے نغمے ہیں سب کی زباں پر

لحد میں کاش مجھ سے شاہِ دو عالم یہ فرمائیں
سنا دے نعت مجھ کو اے مرے حب دار بسم اللہ

ان ﷺ پہ لکھنا شعار ہے میرا
دل یہ مدحت نگار ہے میرا

ذکرِ بطحا نہیں سناتے ہو
کیوں مرا صبر آزماتے ہو

عندلیبِ خیال آپ ﷺ سے ہے
ہر سخن لازوال آپ ﷺ سے ہے

جس قلم سے ثنا کے پھول جھڑیں
وہ قلم بے مثال آپ ﷺ سے ہے

زمزمے جو فضاؤں میں ہیں کھلے
ان میں سارا کمال آپ ﷺ سے ہے

جس پہ رہتا ہے نور مدحت کا
وہ قلم خوش خصال آپ ﷺ سے ہے

جیسے سرکار ﷺ کو خدا نے دیں
ایسی دنیا میں ہیں کہاں آنکھیں

سلام سے انتخاب:

سرکار ﷺ کی الفت میں کرتے تھے رقم مدحت
آقا ﷺ نے سنی ہو گی مدحت ابو طالب کی

احسان کیے اس نے اسلام کی عظمت پر
پھر کیسے کوئی بھولے خدمت ابو طالب کی

اسے ملتی ہے جنت بھی اسے عرفان ملتا ہے
جسے ان کی حمایت ہے علی ہمدم علی ہستم

کیسے لڑیں گے غم سے یہ ولولہ ملا ہے
ہم کو حسینیوں سے اک راستہ ملا ہے

تیری ہر اک ادا علی اکبر
صورتِ مصطفیٰ علی اکبر

قائمِ بے نوا نے رو رو کر
ذکر تیرا سنا علی اکبر

نور کی شاخِ دلربا اصغر
دین پر ہوگیا فدا اصغر

ایک مغموم حوصلے والا
سب سے آگے نکل گیا اصغر

دینِ مرسل پہ شیرخواروں میں
جان دینے کی ابتدا اصغر

سیدحب دارقائم صاحب کواس مبارک کتاب کی اشاعت پر بہت بہت مبارک باد۔اللہ کرے وہ یونہی مدحتِ رسول وآلِ رسول ﷺ کرتے رہیں۔

تبصرہ کتاب: مدحِ شاہِ زمن

تحریر: راوی ءِ کربلا ارشاد ڈیروی ڈیرہ غازی خان

اللہ تبارک وتعالیٰ جیڑھے انسان دے ساہ دی ریشم سِلک دے سلیقے دی فطرت وچ عرقِ نعت دی صلاحیت شامِل کر چھوڑے تاں اُوں انسان دے قلم دے نوک توں نِکھتے ہُوئے لفظیں دی خوشبو داناں،، مدحِ شاہِ زمن،، دی علامت بنڑدی ھے، میڈے نزدیک سلامتی دے اِستعارے داناں صلوات ھے، جیکر اساں لِسانی ادب دی لغات پھّلورُوں تاں صلوات دے غلاف وچ وِلھیٹی ہُوئی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلِ وسلم دی نعت مبارک نظر آندی ھے، اربابِ سخن اِیں گالھ توں چنگی طرحانویں واقف ہِن جو نعت لِکھنڑ ہر شاعر دا کم نہیں، نعت مبارک لِکھنڑ دا ڈھنگ کہیں اُستاد دے ڈساونڑ یا سِکھاونڑ نال نہیں اُوندا بلکہ نعت لِکھنڑ دے کیتے انسان کوں پہلے اپنڑیں آپ کوں مدینے پاک دیں گلیں وچ نِیونڑاں پوندے یا مدینے پاک دے ماحول کوں اپنڑیں سینے دی مسجدِ اقصیٰ وچ وسانڑ ضروری ھے، جیڑھا انسان اپنڑیں دل کوں تختِ رسالت سمجھدا ہُووے تاں اُوں انسان دی تخلیق کیتی ہوئی کتاب مدحِ شاہِ زمن دے صفہ نمبر 131 تے اِینجھی نعت کیوں نہ لِکھی ہوئی ہووے۔

دل کشا دل ربا دل کشی ہو گئی
آپ آئے تو پھر روشنی ہو گئی

نقشِ پا جس جگہ خاک پر پڑ گئے
اس جگہ سے مری دوستی ہو گئی

دہر میں جس کسی نے انہیں پا لیا
معتبر اس کی پھر زندگی ہو گئی

مصطفٰی کی نظر جس بشر پر پڑی
اُس کی طیبہ میں پھر حاضری ہوگئی

پھر کسی اور جانب گئی کب نظر
مصطفٰی کی جسے آگہی ہو گئی

دین کامل ہوا آپ کے نور سے
جو رسالت ملی آخری ہو گئی

چرخِ درویش یوں روشنی دے گیا
ہر گلی میں علی حق علی ہو گئی

عاشقی کی نظر سے نبی ﷺ مل گئی
زندگی چاشنی چاشنی ہو گئی

انگلیوں سے بہا فیضِ آبِ رواں
دور اصحاب کی تشنگی ہو گئی

دل دھڑکنے لگا نعت ہونے لگی
مجھ پہ ان کی نظر مدھ بھری ہو گئی

قائمِ بے نوا، بے نوا ھے کہاں
جب زباں سے بیاں ذاکری ہو گئی

جناب عزتِ مآب ڈاکٹر محبوب عام محبوب اپنڑی کتاب، تنقیدِ نعت، دے صفہ نمبر 127 تے لِکھدن جواے ادنی غلام اِیں گالھ تے ایمان رکھیندے جو نعت دا ہک ہُولا جھئیاں شعر وی دنیا بھر دے غزلیہ کلام توں بھاری ہُوندے۔ کیونکہ نعت عطا تھیندی ھے ڈِکھاوے دے طور تے نئیں لکھی ویندی میں تُساں دوستیں دی بارگاہ وچ درخواست کریندااں جو میڈے نال رل کے سید حب دار قائم دے قلم کوں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے دروازیتوں لفظیں دی چنی ہوئی خیرات دی خشبو کاغذ دے مصلیتے کھنڈیندا ڈیکھوں،

سبز گنبد کی فضاؤں کا سفر مانگتے ہیں
ہم کسی روز مدینے کی سحر مانگتے ہیں

نعت سُنتے ہوئے آنکھوں میں گہر آ جائیں
اپنی مدحت سے دعاؤں میں اثر مانگتے ہیں

ہر طرف مولا کے ہم نقشِ کفِ پا دیکھیں
جس پہ حسنین کا جلوہ ہو وہ در مانگتے ہیں

دوڑ کر اُن کے اشارے پہ شجر آ جاتے
اُن کو شاخوں میں چھپاتے وہ شجر مانگتے ہیں

اپنی قسمت میں بھی سرکار کی بستی لکھ دے
جس میں سرکار کا مسکن تھا وہ در مانگتے ہیں

دنیا داروں سے پزیرائی کا لالچ کب ہے
اپنے آقا سے پزیرائی کا زر مانگتے ہیں

جب ارادہ ہو غزل کا تو رقم ہو مدحت
ایسا دلدار کی مدحت کا ہنر مانگتے ہیں

کب سے میلاد منانے کے لیے دنیا میں
جو بھی آکاش کی مانند ہو گھر مانگتے ہیں

رب سے ناموسِ رسالت کے لیے ہم قائم
جس میں للکار کی جرات ہو جگر مانگتے ہیں

سید حب دار قائم دا قلم ہو سکتے مدِحتِ شاہِ زمن لکھنڑی ہووے تاں خالقِ کم یزل دی حمد و ثنا دے بغیر کتاب دی ابتدا تھی وی نہیں سگدی۔

گل و لالہ کی تحریروں میں بس فِکر رسا تُو ہے
یہی دل میرا کہتا ہے کُجا میں ہوں کُجا تُو ہے

کوئی مشکل جو آ جائے پریشاں دل نہیں ہوتا
کہ ہر مشکل کے رستے میں مرا مشکل کشاء تُو ہے

جہاں تک یہ نظر جائے وہاں تک نور ہے تیرا
ہر اک تصویر کے جلوے میں شامل مقتضا تُو ہے

ہدایت یہ مجھے قرآن کی سطروں سے حاصل ہے
محمد کی قسم مجھ کو، فنا میں ہوں بقا تُو ہے

گلابوں کے تبسم اور تتلی کی نزاکت میں
نظر خوش رنگ جو آئے خدایا وہ ادا تُو ہے

گل و لالہ میں چنبیلی میں رنگ و نور ہے قائم
ہر اک جلوے کی رعنائی میں اک جلوہ نما تُو ہے

سید حب دار قائم دے قلم تے کربلا والے سیداں دا اتنا کرم ھے جو اردو شاعری دی کہیں صنف وچ وی لکھنڑاں ہو وے تاں انھیں دے قلم کوں حرفیں دی گنڈھ گروپ نہیں کرنڑی پوندی بلکہ مولائے کائنات دی عنایت دے صدقے اِنھیں کوں مکمل مصرعے عطا تھیندن تھوں تاں جنابِ امیر المومنین دی مودت وچ اِنھیں دا قلم جھومدا ہویا نظر آندے

تبھی دل میں سرایت ہے علی ہمدم علی ہستم
فصاحت ہے بلاغت ہے علی ہمدم علی ہستم

قیامت سے نہیں ڈرتا مجھے نسبت علی سے ہے
علی امیدِ راحت ہے علی ہمدم علی ہستم

اسے ملتی ہے جنت بھی اسے عرفان ملتا ہے
جسے ان کی حمایت ہے علی ہمدم علی ہستم

علی کا نام لے لینا علی کا جام پی لینا
ملنگوں کی اطاعت ہے علی ہمدم علی ہستم

مجھے خیرات میں قائم سخنور ہاتھ بخشے ہیں
یہ کیا حسنِ عنایت ہے علی ہمدم علی ہستم

کربلا دی کہانی کوئی اِنجھی ڈِکھ بھری کہانی ھے، جو چوڈاں سوٗ سال توں ایں کہانی کوں حق لکھنڑ والے شعراء کرام لِکھیندے آئین تے لکھدے راہسن مگر کربلا نہ مُکنڑ وچ آئی ھے نہ مُکسی کربلا دے واقعات کوں لِکھنڑ کہیں عام شاعر دا کم نہیں بلکہ سرکار صادقِ آلِ محمد علیہ السلام فرمیندن جو اساں جیھڑی زبان کوں چاہندے ہیں اپنڑیں ذکر دی خاطر چُنڑ گھندے ہیں، کربلا ہر او شاعر لکھ سگدے جئیندے سینے وچ حسین علیہ السلام دی کربل وسدی ہے،

لبِ فرات نہ پانی پلا سکا جس کو
وہ تشنہ لب ہے ہمارا حسین ابن علی
وہ جس نے موت کو دے دی شکست کربل میں
نبیﷺ کا وہ ہے دلارا حسین ابن علی

ہر دکھ یزیدیوں سے اٹھایا حسین نے
پھر یوں ہوا کہ سر کو کٹایا حسین نے
مذہب ستم گروں سے بچانے کے واسطے
ہر درد و غم گلے سے لگایا حسین نے

چیخ نکلی رباب کی! بیٹا
جب زمیں پر گرا علی اکبر

ابن حیدر نے پھر کہا رب سے
لے مرے کبریا علی اکبر

نور کی شاخِ دلربا اصغر
دین پر ہو گیا فدا اصغر

نامِ اصغر کو پھونک کر دیکھا
ننھے بچوں کی ہے دوا اصغر

تیرِ حرمل جو کھا کے گردن پر
چار سو کر گیا ضیاء اصغر

دینِ مُرسل پہ شیر خواروں میں
جان دینے کی ابتدا اصغر

کیا وفا مصطفٰی سے ہوتی ہے؟
کربل میں دکھا گیا اصغر

میرا قائم سلام ہے اُس پر
تشنہ لب جو فدا ہوا اصغر

اساں سرائیکی ادب ڈیرہ غازی خان دی طرفوں قبلہ سید حب دار قائم ہوراں کوں اُنھیں دی اِیں کتاب ''مدحِ شاہِ زمن'' دی مُبارک باد پیش کریندیہیں آتے دعا گوہئیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اِنھیں دے قلم دے رزق وچ مزید اضافہ عطا فرماوے (امین) زندگی رہی تاں وت کہیں کتاب وچ ملسوں۔

❁❁❁

سید حب دار قائم اور صبحِ نعت

تحریر: نیاز خان اعوان

سید حب دار قائم کا تعلق غریب وال پنڈی گھیب ضلع اٹک سے ہے۔اب تک ان کی تین نثری کتابیں نمازِ شب، اکھیاں وچ زمانے، چھانگلا ولی موجِ دریا حضرت رحمت اللہ شاہ بخاری سیرت وکردار اور دو عدد نعتیہ مجموعے مدحِ شاہ زمن اور صبح نعت شائع ہوکر عوام میں سندِ مقبولیت حاصل کر چکے ہیں، اوران کی پزیرائی، مقبولیت اورشہرت کا باعث بنے ہیں۔اس کے پہلے شعری مجموعے مدحِ شاہ زمن پہ انھیں گولڈ میڈل ملا، ان کا دوسرا نعتیہ مجموعہ 160 صفحات پہ مشتمل ہے۔اس نعتیہ مجموعے میں ان کے ایک مضمون اظہارِ خیال، گہر رحمان گہر مردانوی کی تقریظ کے ساتھ ایک عدد حمدِ باری تعالیٰ، اڑسٹھ نعتیں اور چھ عدد سلام و مناقب شامل ہیں۔ اسلوب کے لحاظ سے انھوں نے اپنی نعتوں کے اظہار کے لیے آسان اور عام فہم زبان کا انتخاب کیا ہے، جو کہ ان کی شاعری کا خاص وصف ہے۔

ہیئت کے لحاظ سے ان کی حمدِ باری تعالیٰ، تمام نعتیں اور سلام و مناقب غزل نما ہیں۔جس سے ان کی شاعری میں غنائیت پیدا ہوگئی ہے۔کوئی بھی نعت خوان ان کی نعتیں آسانی سے ترنم سے پڑھ سکتا ہے۔انھوں نے اپنی نعتوں میں خوب صورت ردیف اور قافیے استعمال کیے ہیں، جس سے ان کی نعتوں میں خوب صورتی اور حسن پیدا ہوگیا ہے۔انھوں نے اپنے کلام کے اظہار کے لیے سالم و مزاحف اور طویل و قلیل بحور سے زبردست استفادہ کیا ہے۔انھیں بحور پر مکمل عبور حاصل ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشیں اپنے در میں منظور و قبول فرمائے اور انھیں مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔

ان کی نعتوں سے نعتیہ اشعار کے نمونے ملاحظہ فرمائیں:

جب نام ان کا آئے تو صلِ علیٰ کہو
آئے گی پھر مٹھاس تمھاری زبان میں

ناموسِ مصطفٰی کے لیے جان بھی فدا
کچھ تیر پاس رکھتا ہوں اپنی کمان میں

اشک سے تر ہوگیا دامن مرا
جب محمدؐ وسلم نام آئے نعت میں

اشک لے کر مدینے جاؤں گا
اپنے رخسار پر سمائے ہوے

درودِ نبی سے منایا ہے رب کو
مجھے زندگی میں یہ کام آگیا

چلنا ہے گر حضور کی سیرت پہ مستقل
حب دار نفس و قلب کو پہلے سدھار رکھ

نبی پر جو قائم رقم کی ہے مدحت
منور معتبر یہی شاعری ہے

مسلماں نے چھوڑا جو طرزِ نبی کو
تو دنیا میں درگت بنی ہے ہماری

اندھیروں سے اجالے دریافت کرنے کا سفر

نوید ملک، اسلام آباد

میرے سامنے سید حب دار قائم کی کتاب ''نمازِ شب'' ہے اور میرے قلوب واذہان معطر ہو رہے ہیں۔ میں اکثر دوستوں سے کہتا ہوں کہ شاعری کے علاوہ بھی کوئی کام ہونا چاہیے اور اگر شاعری نہیں چھوٹتی تو دونوں کو ملا کر یعنی نثری کاوشوں کو شامل کر کے بھی قارئین کو اچھوتے ذائقے سے روشناس کروایا جا سکتا ہے۔ اس کتاب میں شاعری بھی ہے اور نثر بھی۔ آغاز دعا سے ہوتا ہے اور ایسی دعا جو ہر مسلمان کے لبوں پر ہونی چاہیے۔ اس کے بعد نعت اور نعت کا شعر دیکھیے:

جن کی دھڑکن میں بسے ہیں مرے آقا ﷺ
عشقِ احمد ﷺ سے وہ سرشار ہوئے خوب ہوئے

عہدِ جدید میں عشقِ احمد ﷺ سے سرشاری ضروری ہے۔ ورنہ جو مسائل جنم لے رہے ہیں ہر دن کے ساتھ اسی طرح طلوع ہوتے رہیں گے۔ ان ابتدائی سطروں کا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب کا ہر صفحہ جو شہدائے کربلا کی یادوں سے معطر ہے آپ کو بیداریِ شب کی طرف مائل کرتا ہے۔

کوفے والوں کو بھلا کیسے سمجھ آئے یہ بات
گھر تو گھربار لٹانے سے بڑا ہوتا ہے

موجودہ دور میں گھربار لٹانے سے ایک مراد نیندوں کو قربان کرنا بھی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ مصنف نے شب بیداری کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک قیمتی کتاب ہے

جسے پڑھ کر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ ایسی کتاب نہ صرف شائع ہونی چاہیے بلکہ اس میں شامل باتیں سوشل میڈیا کے ذریعے دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئیں۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو سکون کی تلاش میں ماہرینِ نفسیات اور موٹیویشنل اسپیکرز کے پاس جاتے ہیں۔ کیا وہ بھلا بیٹھے ہیں کہ دل کو سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے میسر آ سکتا ہے۔ آیئے اندھیروں میں ذکر وفکر کے چراغ روشن کریں اور اندھیروں سے اجالے دریافت کرنے کا سفر شروع کریں۔ مصنف کے لیے بہت ساری دعائیں۔

۞۞۞

کتاب تعارف ۔مجموعہ نعت ،، مدحِ شاہِ زمن ،،

تحریر: گل احمد بخشالوی

مجموعہ نعت مدحِ شاہِ زمن ،، کے شاعر سید حب دار قائم کی شاعری اور شخصیت پر جناب محمد عارف صاحب ، جناب ڈاکٹر ریاض مجید صاحب ،، جناب اشفاق احمد غوری صاحب ،، جناب ثاقب خیر آبادی صاحب ، اور جناب سید عرفی ہاشمی صاحب نے لفظوں کی گل پاشی کی ہے ۔سید عرفی ہاشمی کہتے ہیں ،، حب دار کی نعتیہ شاعری میں شعروں کی سلاست اور لہجے کا اخلا ص ایک طرف اللہ کی جانب توجہ مبذول ہو جانے کا سبب بنتا ہے تو دوسری طرف سرکار اور ان کے اہلِ بیت سے مودت ان کی شاعری کو اللہ کی قدرت وحکمت کا آئینہ بنا دیتی ہے ،حب دار جس اخلاص سے نعت کہتے ہیں وہی اخلاص نہ ہونے سے ہونے تک کی آوارگی نقل مکانی کو ہجرت کی عبادتِ کبریٰ میں تبدیل کرتا ہے!

محمد عارف قادری لکھتے ہیں ،، سید حب دار قائم کی ’’مدح شاہ زمن‘‘ ضلع اٹک کی زرخیز نعتیہ ادبی فضا سے اٹھتی ہوئی باوقار اور خوش گوار ہوا کا پر لطف جھونکا ہے ،،

ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں ،، حب دار کی نعت میں نعت کے جو مضامین و موضوعات موجود ہیں ان کے تخلیقی پس منظر میں ان کا جذبہ ءمحبتِ رسول جھلکتا ہے ، مقام مسرت واطمینان ہے کہ حب دار کا طرزِ اظہار معاصرِ نعت کے شعری اسلوب سے واقف ہے ۔اشفاق احمد غوری لکھتے ہیں ،، سید حب دار قائم کی تخلیقات تصنع اور تکلف سے پاک ہیں اس نے الفاظ کے بناوٹ اور فنکارانہ محل کھڑے کرنے کی بجائے سچے اور کھرے جذبات کی کچے لیکن پاکیزہ گھروں میں آباد کاری کی ہے اور اپنے خوبصورت اور خوب سیرت جذبوں کو صاف اور سادہ

الفاظ کا پیرہن دے کر سرکار دو عالم کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے

سید حب دار قائم لکھتے ہیں،، اٹک کی ادبی فضا قابل تحسین ہے جسے میں اکثر ''سنگِ پارس'' کہا کرتا ہوں اس لئے کہ اس شہر میں سعادت حسن آس جیسے بزرگ نعت گو شاعر موجود ہیں جو میرے استاد بھی ہیں اور ان ہی کی محبت میں اس مقام پر پہنچا ہوں،، سید حب دار حسین نے ادبی زندگی میں ان تمام ادب دوستوں کا بڑی خوبصورتی سے ذکر بھی کیا ہے، جنہوں نے ادبی سفر میں ان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے،،

یہ بلبل یہ تتلی، یہ خوش بو بنا کر
ارم کی طرح دی زمیں یہ سجا کر
نشاں کچھ بتائے ہمیں یوں ازل کے
وہ نہروں کو دریا، سمندر میں لا کر
مسلماں ان کے گھر سے جو وفا کرتا نظر آیا
خدا کو وہ عمل احسن ادا کرتا نظر آیا
محمد کے وسیلے سے کبھی مانگے زباں میری
خدا مجھ کو خطا پر بھی عطا کرتا نظر آیا
مہک مدینے کی لائے بہار اب کے برس
تو میرے دل کو بھی آئے قرار اب کے برس
جھکائیں سر کو رکوع و سجود میں قائم
ہمارے دل کی یہی ہے پکار اب کے برس

❁❁❁

معروف شاعر و ادیب سید حب دار قائم سے مصاحبہ

مصاحبہ نگار: مقبول ذکی مقبول ،بھکر

سوال: آپ کا مختصر تعارف؟

جواب: میں نقوی سادات سے ہوں اور 38 ویں سلسلے کے بعد میرا سلسلہ شجرہ ءنسب جدالسادات امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ ہمارے جد پاک مدینہ سے سامرہ اور سامرہ سے بخارا ہجرت کر کے آئے تھے۔ بخارا سے ہندوستان موجودہ پاکستان کے اُچ شریف میں ہمارے جد پاک حضرت جلال الدین شیر شاہ سرخ پوش بخاری رح ہجرت کر کے آئے اور اب ہم پاکستان کے کونے کونے میں بس رہے ہیں۔

سوال: آپ بچپن کے بارے میں معلومات دیں؟

جواب: میرا بچپن بہت خوب صورت گزرا ہے جس میں محرومیاں بھی تھیں اور خوشیاں بھی تھیں۔زیادہ گاؤں میں ہی شرارتیں کرتے اپنے دیہاتی کھیل کھیلتے جن میں گلی ڈنڈا ڈنڈ پا کی وغیرہ شامل تھے کھیلتے تھے اور یہی خوشیوں کا باعث ہوتا تھا

میرے والد صاحب چونکہ فوجی تھے اس لیے گاؤں کے علاوہ میرا بچپن والد صاحب کے ساتھ مختلف شہروں میں بھی گزرا جن میں لاہور کینٹ ،کھاریاں کینٹ ،راولپنڈی کینٹ اور ایبٹ آباد کینٹ شامل ہے۔

سوال: آپ کی تعلیم کیا ہے؟

جواب: جی میں نے ایف اے،، کیا ہوا ہے۔

سوال: ملازمت کا سلسلہ کہاں کہاں رہا؟

جواب: اٹک شہر، گوجرانوالا، گلگت سیاچین گلیشیئرز، منگلا، مری ہلز، اور لاہور میں اپنی

عسکری خدمات سرانجام دے چکا ہوں اور ستمبر 2016ء کو لاہور سے ہی ریٹائر ہوا ہوں۔

سوال: آپ دنیائے ادب میں کس طرح وارد ہوئے؟

جواب: میں پنڈی گھیب کالج میں پڑھتا تھا میرے گاؤں کا ایک لڑکا علی احمد تبسم مرحوم مختلف رسالوں میں کہانیاں لکھتا تھا۔

جس کو دیکھ کر مجھے بھی لکھنے کا شوق ہوا تو میں نے بھی 1987ء میں ناقابلِ فراموش واقعات لکھنے شروع کر دیے۔ یوں دنیائے ادب میں داخل ہوا۔ ساتھ ہی پنڈی گھیب میں کرنل شیر محمد شاد مرحوم کے نام پر ایک ادبی تنظیم ''حلقہ اربابِ شاد'' بنی تو میں نے بھی اس کی رکنیت اختیار کی۔ اور شعر کہنا شروع کر دیا۔

سوال: آپ کا تخلیقی سفر؟

جواب: دیکھیے تخلیقی سفر میں نے 1987ء میں چھوٹے رسالوں سے شروع کیا جن میں ماہنامہ سلام عرض، ماہنامہ جواب عرض اور سچی کہانی شامل تھے اور اب تو میری اپنی تین کتابیں ہیں جن میں:

پہلی کتاب: نمازِ شب

دوسری کتاب: چھانگلا ولی موجِ دریا

تیسری کتاب: اکھیاں وچ زمانے (پنجابی)

اس کے علاوہ کئی مضامین اور کتابوں پر تبصرے مختلف اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔

سوال: اٹک کی ادبی فضا کے بارے میں آپ کیا کہنا پسند فرمائیں گے؟

جواب: اٹک کی ادبی فضا سنگِ پارس کی طرح ہے اور اسی کا اثر ہے کہ میں نے ادبی رسالوں اور اخبارات میں لکھنا شروع کر دیا ہے ان عظیم قلم کاروں کی راہنمائی نے مجھے نکھارا ہے جس کی وجہ سے ایک دنیا ہے جو مجھے جانتی ہے الحمدللہ۔

سوال: آپ نے ملازمت کے دوران افسران سے انعامات وصول کئے ہیں۔ ان کے بارے میں کچھ کہنا پسند کریں گے؟

جواب: جی میں نے آرمی میں منعقد ہونے والے تقریری مقابلوں میں کئی انعامات

جیتے ہیں۔اور کئی مرتبہ بریگیڈ اور ڈویژن لیول پر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے ایک مرتبہ کور لیول کے تقریری مقابلے میں بھی ٹاپ کرنے پر جنرل صلاح الدین سے تعریفی سند اور کتابوں کا تحفہ حاصل کر چکا ہوں۔

سوال: رثائی ادب پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں؟

جواب: مرثیہ گوئی کا آغاز کربلا سے شروع ہوا۔عربی سے فارسی میں آیا۔پھر برصغیر پاک و ہند میں اِسے میر انیس اور مرزا دبیر جیسی شخصیات نے بامِ عروج تک پہنچایا۔اس کے بعد مرثیہ جوش ملیح آبادی محسن نقوی سے ہوتا آج کے بہت سے نمائندہ نام لیے جاسکتے ہیں۔حب دار نقوی بھی اسی رثائی اور کربلائی ادب کی ایک کڑی ہیں۔میں تو بس اتنا ہی کہوں گا کہ دنیا میں اس کے ماننے والے تو کم نہیں۔

سوال: سوشل میڈیا نے کتاب بینی کو متاثر کیا ہے۔آپ کیا کہیں گے؟

جواب: جی یہ بات سچ ہے لیکن سوشل میڈیا بہت طاقت ور میڈیا ہے اس نے مجھ جیسے کئی غیر معروف نام دنیا کو متعارف کرائے ہیں میں بھی اگر سوشل میڈیا کا سہارا نہ لیتا تو مجھے کوئی بھی نہ جانتا۔سوشل میڈیا پر سیکھنے کے بہت مواقع ہیں اگر کوئی سیکھنا پسند فرمائے۔

سوال: آج کل آپ کی
مصروفیت کیا ہے؟

جواب: آج کل پی ٹی سی ایل ایکسچینجز پر سیکیورٹی سپروائیزر ہوں ڈیوٹی کے بعد صرف مطالعہ کرتا ہوں۔

سوال: آپ کی تحریریں کون کون سے اخبارات رسائل و جرائد میں شائع ہوتی ہیں؟

جواب: پنجابی رسالہ لہراں، اردو رسالے" دھنک رنگ، جمالیات، الہام، آئی اٹک اور اردو ڈائجسٹ سپین میں لکھ رہا ہوں۔

اخبارات روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ اساس، روزنامہ پاکستان، روزنامہ جناح، ڈیلی گریٹ پاکستان اور ڈیلی کشمیر وغیرہ میں لکھ چکا ہوں

سوال: ادب میں آپ کس شاعر، ادیب سے زیادہ متاثر ہیں اور کیوں؟

جواب: ساغر صدیقی اور علامہ اقبال رح میرے پسندیدہ شاعر ہیں رہ گیا سوال ادیبوں کا تو ان میں احمد ندیم قاسمی، اشفاق احمد اور اٹک شہر کے سعادت حسن آس نمایاں ہیں۔ کسی بھی شخصیت سے متاثر اس کے اخلاق کردار یا اس کی تحاریر میں چھپے ہوئے خوب صورت پیغام کی وجہ سے ہوتا ہوں۔

سوال: جدید ادب کے بارے میں آپ کی رائے؟

جواب: گلوبل ویلج نے ہر چیز بدل کے رکھ دی ہے شاعری سے لے کر نثر تک متاثر ہوئی ہے لیکن یہ بات خوش آئند ہے کہ نو جوان طبقہ اب بھی ادب سے وابستہ ہے اور کئی جوان ہم بوڑھوں سے آگے نکل گئے ہیں کیونکہ ان کو نیٹ پر پڑھنے کے سارے عوامل میسر ہیں۔ ہمارے پاس تو اتنی کتابیں ہی میسر نہیں تھیں

سوال: اپنی نعوت سے کوئی اشعار سنا دیں؟

جواب:

رب کعبہ کی پھیلی ثنا روشنی
کیسے کرتے گئے مصطفیٰؐ روشنی

تیرگی سے ہوئی ہے خفا روشنی
ہر قدم پہ ہوئی جاں فزا روشنی

سوال: شاعری پر تبصرہ کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟

جواب: بہت خوب صورت سوال کیا ہے آپ نے!

شاعری پر تبصرہ کرنے کے لیے پہلے خود صاحبِ مطالعہ ہونا چاہیے اور پھر جو اشعار اوزان میں پورے ہوں اور اُن میں کوئی سقم نہ ہو اُن پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیے ہمیشہ مثبت رویہ اپنا کر تبصرہ کرتا ہوں تو اللہ تعالٰی مجھے عزت دیتا ہے۔

سوال: شاعری میں کوئی ایسا لمحہ جس میں بہت زیادہ خوشی ہوئی ہو؟

جواب: جب میری غزل معروف گلوکار نسیم علی صدیقی نے گائی تھی تو مجھے بہت خوشی ہوئی

تھی۔

سوال: شاعری میں کس شاعر سے باقاعدہ اصلاح لیتے رہے ہیں؟

جواب: 1987 میں توکل سائل مرحوم سے اصلاح لیتا تھا اور اب فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد جب دوبارہ شعر کی طرف رجوع کیا تو معروف نعت گو شاعر سعادت حسن آس سے تبرکاً اصلاح لیتا ہوں۔

مطبوعہ:

روزنامہ ''تھل گزٹ'' لیّہ 15 دسمبر 2022ء

معروف شاعر و ادیب سید حب دار قائم سے مصاحبہ، اٹک کتاب کا نام ''روشن چہرے''

۞۞۞

تحقیق و تنقید میں جہاں جامعات اہم کردار ادا کر رہی ہیں وہاں پر موضوع مصنفین کے لیے بھی دلچسپی کا باعث رہا۔تذکرہ نگاری سے ادبی تاریخ نویسی تک ان موضوعات نے ایرانِ ادب کو اپنی گرفت میں رکھا ۔اہم ترین شخصیات پر انفرادی تحقیقات نے بھی ادبی تاریخ کو مزید تقویت دی ''سید حُب دار قائم فن اور شخصیت''مقبول ذکی مقبول کی ایسی ہی تصنیف ہے۔جس میں انہوں نے اڑتالیس عہدِ حاضر کے محققین و ناقدین کی آرا کو شامل کیا۔یہ طویل ریاضت کا کام تھا جس کو مقبول ذکی مقبول نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔اس کتاب میں اہم شخصیات کی آرااور تبصرے اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ مقبول ذکی مقبول کی تنقیدی بصیرت سے واقفیت ہے۔میں ان کو ان کی تصنیف ''سید حُب دار قائم فن اور شخصیت'' کے کٹھن مرحلے سے گزر کر کامیابی سے ہمکنار ہونے کی مبارکباد دیتی ہوں اور اُمید کرتی ہوں کہ نعت گوئی کے حوالے سے ان کی ہر تصنیف جامعاتی سندی تحقیق کے لیے حوالے کی کتاب ثابت ہو۔

خیر اندیش

ڈاکٹر ثمینہ گل

چیئر پرسن شعبہ اُردو یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس

Maqbool Zaki Maqbool

سیّد حُب دار قائم اٹک کے ایک خوش وضع ،ہنس مُکھ اور محبت کرنے والے انسان ہیں۔میری اُن سے اگر چہ بہت زیادہ ملاقاتیں نہیں تاہم اٹک کی کئی شعری محفلوں میں اُن سے ملنا ملانا پچھلے کئی برسوں سے ہے۔اُن کا خمیر چوں کہ محبت سے اُٹھایا گیا ہے،اس لیے وہ مجھ بے نوا سے بھی محبت کرتے ہیں۔سیّد صاحب سے میرا علاقائی رشتہ بھی ہے کہ وہ پنڈی گھیب تحصیل کے ایک گاؤں غریب وال سے تعلق رکھتے ہیں اور میرا تعلق بھی اسی تحصیل کے ایک گاؤں ڈومیال سے ہے۔سیّد صاحب سے میرا ابتدائی تعارف بھی اُن کے اُن مضامین کے ذریعے ہوا، جو اُنھوں نے اپنے گاؤں غریب وال کی معاشرت ،ثقافت اور تاریخ سے متعلق تحریر کیے تھے۔عزیزِ گرامی طاہر اسیر کے ذریعے اُن کی ایک کتاب ''چھانگلا ولی موجِ دریا'' اولاً میرے مطالعے میں آئی ،جس میں سیّد حب دار قائم نے اپنے ایک جدِ کلاں (حضرت رحمت اللہ شاہ بخاریؒ) کے احوال قلم بند کیے تھے۔بعد ازاں اُن کی شاعری اور نثر نگاری سے واقفیت ہوئی اور اُن کی عنایت سے اُن کی کچھ کتابیں دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملا۔شاعری میں اُن کی زیادہ تر دل چسپی نعت اور سلام ومنقبت سے ہے۔اُن کی تقدیسی شاعری سادگی کے اُس وصف سے مملو ہے جو اُن کی شخصیت کا بھی جزو لاینفک ہے۔شاہ صاحب نے بچوں کے لیے بھی کہانیاں لکھی ہیں، جو مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہو چکی ہیں۔پاک فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اٹک کے ایک ادارے میں سیکورٹی سپروائزر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔اُن کے حسنِ اخلاق، دریا دلی اور مہمان نوازی کے سبب اُن کا دفتر اٹک کے شاعروں ادیبوں کے لیے ایک مستقل ادبی بیٹھک کا درجہ اختیار کر گیا ہے۔

یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ برادرِ عزیز مقبول ذکی مقبول نے سیّد حُب دار قائم کے فن اور شخصیت پر ایک کتاب بہ عنوان: ''سیّد حُب دار قائم۔۔جگمگاتا ستارا'' مرتب کی ہے۔اس کتاب میں اُنھوں نے ان تحریروں، مضامین، آرا اور تبصروں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو سیّد صاحب کی شخصیت اور کتابوں پر لکھے گئے ہیں اور مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔یہ کتاب بلاشبہ سیّد صاحب کی علمی وادبی خدمات کا اعتراف ہے اور میں مقبول ذکی مقبول کو شاہ صاحب کے حوالے سے اس تحسینی کتاب کی ترتیب واشاعت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد

چیئر مین شعبہ اردو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد